لیکوڈ پارٹی کے وزراء اور اراکین کنیسٹ کا مسجد اقصیٰ پر دھاووں میں اضافہ ص:02

روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باا ثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
ISSN 2977-3555

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.11, Friday, 17 July 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۱۱)، بروز جمعہ، ۱۷/ جولائی، ۲۰۲۶ء، ۲/ صفر المظفر، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

بحرین میں پھر بج اُٹھے خطرے کے سائرن، کویت میں امریکی اڈے پر ڈرون حملے

جارحین کے سہولت کار ایران کے نشانے پر، درجنوں خودکش ڈرونز کویت کی فضائی حدود میں داخل، شہریوں کو اپنی حفاظت کیلئے فوری طور پر قریبی محفوظ مقام پر منتقل ہونے کی ہدایات جاری

منامہ، (ایجنسیاں) کویت میں امریکی تنصیبات اور فوجی اڈے پر ڈرون حملے کئے گئے ہیں جبکہ بحرین میں بھی خطرے کے سائرن بجنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق بحرین کی وزارت داخلہ نے ملک میں ایک بار پھر خطرے کے سائرن بجنے کی تصدیق کرتے ہوئے شہریوں اور رہائشیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی حفاظت کے لیے فوری طور پر قریبی محفوظ مقام پر منتقل ہو جائیں۔ عراقی ذرائع ابلاغ نے بحرین میں 10 دھماکوں کی اطلاع دی ہے۔

بعض غیر سرکاری ذرائع کا دعویٰ ہے کہ بحرین میں امریکی فوجیوں کے ٹھکانوں کو فضائی حملے کا نشانہ بنایا گیا، تاہم اس حوالے سے کوئی سرکاری تصدیق سامنے نہیں آئی۔ دوسری جانب المعلومہ نے رپورٹ کیا کہ درجنوں خودکش ڈرونز کویت کی فضائی حدود میں داخل ہوئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ڈرونز کویت کی فضائی حدود سے گزر رہے تھے، تاہم ان کے ماخذ، ممکنہ اہداف یا دفاعی کارروائیوں کی تفصیلات جاری نہیں کی گئیں۔ غیر سرکاری ذرائع نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ کویت میں امریکی فوج کے زیر استعمال علی السالم فضائی اڈے پر زوردار دھماکے ہوئے ہیں، جبکہ بعض اطلاعات میں امریکی اقتصادی مفادات اور تنصیبات کو بھی نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ تاہم ان دعوؤں کی سرکاری سطح پر تصدیق نہیں ہوئی۔ بعد ازاں کویتی فوج نے ایک بیان میں کہا کہ ملک کا فضائی دفاعی نظام ڈرون حملوں کا مقابلہ کر رہا ہے۔ العربیہ کے مطابق فوج نے دعویٰ کیا کہ ان ڈرونز کا ماخذ ایران ہے اور انہیں روکنے کی کارروائیاں جاری ہیں۔ ادھر عراقی خبر رساں ادارے بغداد الیوم نے اطلاع دی ہے کہ سعودی عرب نے اپنی جنوبی فضائی حدود عارضی طور پر بند کر دی ہیں۔ اسی دوران المعلومہ نے بحرین میں مزید دھماکوں اور کویت کے علی السالم فضائی اڈے پر نئے شدید دھماکوں کی بھی اطلاع دی ہے۔

ایران کے خلاف کارروائیاں امریکی افواج کی جانب سے کویتی سرزمین سے انجام دی جارہی ہیں: پاسداران انقلاب

سپاہ پاسداران کے مطابق نصر 2 آپریشن کی آٹھویں لہر میں میزائلوں اور ڈرونز کے مشترکہ حملے کے ذریعے علی السالم اڈے پر 'سی رام' کے ابتدائی انتباہی ریڈار اور امریکی فوجیوں کے اجتماع کو ہدف بنایا گیا۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کے شعبہ تعلقات عامہ نے کہا ہے کہ کویت کے علی السالم فوجی اڈے پر قائم امریکی فوج کے اجتماع اور سی-رام فضائی دفاعی نظام کے ابتدائی انتباہی ریڈار کو مشترکہ میزائل اور ڈرون حملے میں نشانہ بنایا گیا ہے۔ پاسداران نے اپنے بیان میں کہا کہ گزشتہ شب ایران کے جنوبی ساحلی علاقوں اور شہروں پر ہونے والے دشمن کے حملوں کے جواب میں بحریہ اور ایرواسپیس فورس نے نصر 2 آپریشن کی آٹھویں لہر کے دوران 'یا زینب کبریٰ' کے رمز کے ساتھ مشترکہ کارروائی انجام دی۔ بیان میں کہا گیا کہ اس کارروائی میں میزائلوں اور ڈرونز کی مدد سے علی السالم اڈے پر موجود سی-رام کے ابتدائی انتباہی ریڈار اور امریکی فوجیوں کے اجتماع کو نشانہ بنا کر تباہ کر دیا گیا۔ سپاہ پاسداران نے اپنے بیان میں کویت کے عوام سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ ایران کے خلاف کارروائیاں امریکی افواج کی جانب سے کویتی سرزمین استعمال کرتے ہوئے انجام دی جارہی ہیں۔ بیان میں کویت کے عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے ملک کو غیر ملکی جارح افواج سے پاک کرنے کے لیے کردار ادا کریں۔

'امریکہ 'فوجی طاقت سے آبنائے ہرمز نہیں کھول سکتا، ایران اپنے موقف پر قائم'

ایرانی فوج کا کہنا ہے کہ جب تک امریکہ ایرانی قوانین اور طے شدہ طریقہ کار کو تسلیم نہیں کرتا، آبنائے ہرمز بند رہے گی اور اسے طاقت کے ذریعے نہیں کھولا جا سکتا۔ ایرانی فوج کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل محمد اکرمی نیا نے کہا ہے کہ امریکہ طاقت کے ذریعے آبنائے ہرمز کو نہیں کھول سکتا اور جب تک وہ ایرانی قوانین اور ایرانی ارادے پر مبنی نظام کو قبول نہیں کرتا، یہ آبی گزرگاہ بند رہے گی۔ بریگیڈیئر جنرل نے کہا کہ دشمن نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ ایک ہفتے میں ایران کی تمام فوجی تنصیبات تباہ کر دیگا لیکن اسے 40 روز تک ایرانی میزائلوں کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ دشمن نے مفاہمتی یادداشت کی خلاف ورزی کرکے آبنائے ہرمز میں ایک غیر قانونی راستہ قائم کرنے کی کوشش کی جسکے جواب میں ایرانی افواج نے خلاف ورزی کرنیوالوں کو سبق سکھایا۔

شہری انفراسٹرکچر پر حملہ کیا تو خطے کے باقی ماندہ انفراسٹرکچر کو تباہ کریں گے: ایران

تہران، (ایجنسیاں): ایران نے امریکہ کو سخت انتباہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر واشنگٹن نے ایران کے بنیادی ڈھانچے پر حملے کی دھمکی پر

عمل کیا تو خطے کے دیگر ممالک کا انفراسٹرکچر بھی محفوظ نہیں رہے گا۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق خاتم الانبیا سینٹرل ڈیفنس ہیڈ کوارٹر کے ترجمان نے ایران کے اندر شہری تنصیبات اور بنیادی انفراسٹرکچر پر امریکی حملے پر شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ کرنل ذوالفقاری نے کہا ہے کہ امریکہ بدمعاشی کے ذریعے خطے کو بدامنی میں مبتلا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ خطے کے لئے ایک اجنبی ملک ہے لہذا آبنائے ہرمز کے معاملات میں اس کو کسی بھی لحاظ سے مداخلت کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ یہ ایران کے لیے سرخ لکیر کی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے انتباہ کیا کہ امریکی صدر کی جانب سے دی گئی دھمکی کے مطابق ایران کے اندر شہری تنصیبات اور انفراسٹرکچر کو نشانہ بنایا گیا تو ایران کی طاقتور فوج خطے کی انفراسٹرکچر کو نشانہ بنائے گی جس کو ابھی تک باقی رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کبھی سر تسلیم خم نہیں کرے گا۔ دشمن کے حملوں کا پہلے سے زیادہ سخت، تباہ کن اور وسیع جواب دیں گے۔

حالیہ امریکی حملوں میں 26 شہید، 260 افراد زخمی، ایرانی وزارت صحت

تہران، (ایجنسی) ایران کی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ حالیہ امریکی حملوں کے نتیجے میں ملک بھر میں 260 افراد زخمی جبکہ 26

افراد شہید ہوئے ہیں، جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق ایران کی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ حالیہ امریکی حملوں کے نتیجے میں ملک بھر میں 260 افراد زخمی جبکہ 26 افراد شہید ہوئے ہیں، جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ وزارت صحت کے شعبہ تعلقات عامہ و اطلاعات کے سربراہ حسین کرمانپور نے سماجی رابطے کے پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ حالیہ امریکی جارحیت میں شہید ہونے والوں میں 3 خواتین اور 18 سال سے کم عمر 6 بچے شامل ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ زخمی ہونے والے افراد میں سے 222 مریضوں کو علاج کے بعد اسپتالوں سے فارغ کر دیا گیا ہے، جبکہ دیگر زخمیوں کا علاج جاری ہے۔

ایران کا غیر معمولی قدم، امریکی شہری کی رہائی کو صدر ٹرمپ نے بتایا خیر سگالی کا اشارہ

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کی جانب سے ایک امریکی شہری کی رہائی کو خیر سگالی کا اشارہ قرار دیتے ہوئے اس اقدام کا خیر مقدم کیا ہے، جبکہ دوسری جانب مشرق وسطیٰ میں ایران اور امریکا کے درمیان فوجی کشیدگی مسلسل پانچویں رات بھی جاری ہے۔ صدر ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر جاری بیان میں کہا کہ ایک امریکی شہری، جسے ان کے بقول 2024 میں بائیڈن انتظامیہ کے دور میں غلط طور پر حراست میں لیا گیا تھا اب ایران سے بحفاظت باہر آ چکا ہے۔ ٹرمپ نے لکھا کہ متعلقہ امریکی شہری محفوظ مقام پر پہنچ چکا ہے اور اس کی صحت بھی بہتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اس اقدام کو ایران کی جانب سے ایک مثبت اور خیر سگالی کے اظہار کے طور پر دیکھتا ہے۔ امریکی صدر نے مزید کہا کہ ایسے اقدامات دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں، اگرچہ خطے میں موجودہ سکیورٹی صورتحال اب بھی انتہائی نازک ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی

ہے جب امریکہ اور ایران کے درمیان فوجی کارروائیاں جاری ہیں اور آبنائے ہرمز، خلیجی خطے اور مشرق وسطیٰ کی مجموعی صورتحال عالمی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ سیاسی مبصرین کے مطابق امریکی شہری کی رہائی ایک اہم سفارتی پیش رفت سمجھی جا سکتی ہے، تاہم دونوں ممالک کے درمیان جاری کشیدگی اور فوجی تنازع کے باعث مستقبل کی صورتحال کے بارے میں ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔

امریکہ کا سعودی کیساتھ 1.96 ارب ڈالر کا دفاعی معاہدہ منظور

یہ مجوزہ فروخت امریکہ کی خارجہ پالیسی اور قومی سلامتی کے اہداف کے مطابق ہے: محکمہ خارجہ

واشنگٹن، (یو این آئی) امریکی محکمۂ خارجہ نے بدھ کو کہا ہے کہ اس نے سعودی عرب کی فضائی دفاعی صلاحیت کو مضبوط بنانے کے لیے تقریباً 1.96 ارب امریکی ڈالر مالیت کے اسلحے کی فروخت کی منظوری دے دی ہے۔ محکمۂ خارجہ نے اپنے بیان میں کہا کہ یہ مجوزہ فروخت امریکہ کی خارجہ پالیسی اور قومی سلامتی کے اہداف کے مطابق ہے، کیوں کہ اس سے نیٹو سے باہر امریکہ کے ایک اہم اتحادی کی سلامتی بہتر ہوگی، جو خلیجی خطے میں سیاسی استحکام اور اقتصادی ترقی کے لیے ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ سعودی عرب نے زیادہ سے زیادہ دس ہزار ایڈوانسڈ پریسیون کل ویپن سسٹم (اے پی کے ڈبلیو ایس-II) کے فضا سے فضا میں مار کرنے والے رہنمائی یونٹس، اور زیادہ سے زیادہ 10 ہزار فضا سے زمین پر حملے کے لیے اے پی کے ڈبلیو ایس-II رہنمائی یونٹس خریدنے کی درخواست کی ہے۔ اس معاہدے میں ایل اے یو-131 اے/اے لانچرز، ایم کے-152 ہائی ایکسپلوسیو وار ہیڈز، ایم کے 66 راکٹ موٹرز، پراکسیمٹی فیوز، ڈبلیوٹی یو 1/بی تربیتی وار ہیڈز، ایم کے 66 راکٹ موٹرز، آزمائشی معاونتی آلات، لانچ اور استعمال کا سازوسامان، اضافی اور مرمتی پرزے، مطبوعات اور تکنیکی دستاویزات، عملے کی تربیت، تربیتی اور معاونتی آلات، دیگر معاونتی سازوسامان، نقل و حمل، امریکی حکومت اور کنٹریکٹرز کی جانب سے انجینئرنگ، تکنیکی اور لاجسٹک معاونتی خدمات، اور پروگرام سے متعلق دیگر لاجسٹک سہولیات شامل ہوں گی۔ امریکی محکمۂ خارجہ کے مطابق اس پیکیج میں لانچر، وار ہیڈز، راکٹ موٹرز، فیوز، اضافی اور مرمتی پرزے، تکنیکی دستاویزات، تربیتی آلات اور لاجسٹک معاونت کی خدمات بھی شامل ہیں۔ محکمۂ خارجہ کے مطابق اس معاہدے کا مرکزی ٹھیکیدار بی اے ای سسٹمز ہوگا، جو نیشوا، نیوہیمپشائر میں قائم ہے۔ امریکی محکمے نے کہا کہ اس فروخت سے سعودی عرب کی دفاعی صلاحیت میں اضافہ ہو جائے گا۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب سعودی عرب اور ایران کے حمایت یافتہ یمنی حوثیوں کے درمیان دوبارہ جنگ چھڑنے کے خدشات بڑھ گئے ہیں۔ پیر کے روز حوثیوں نے سعودی عرب کے جنوبی شہر ابہا کے ہوائی اڈے پر میزائل حملے کیے تھے۔ حوثیوں کا یہ حملہ اس واقعے کے بعد ہوا، جس میں یمنی حکومت نے صنعا ایئرپورٹ کو نشانہ بنایا تاکہ ایران کے سپریم لیڈر کی آخری رسومات سے واپس آنے والی ایک پرواز، جس میں حوثی وفد سوار تھا، کا رخ موڑا جا سکے۔ حوثیوں نے اس حملے کا ذمہ دار سعودی عرب کو قرار دیا۔

اس معاہدے میں ایل اے یو-131 اے/اے لانچرز، ایم کے-152 ہائی ایکسپلوسیو وار ہیڈز، ایم کے 66 راکٹ موٹرز، پراکسیمٹی فیوز، ڈبلیوٹی یو 1/بی تربیتی وار ہیڈز، ایم کے 66 راکٹ موٹرز، آزمائشی معاونتی آلات، لانچ اور استعمال کا سازوسامان، اضافی اور مرمتی پرزے، مطبوعات اور تکنیکی دستاویزات، عملے کی تربیت، تربیتی اور معاونتی آلات، دیگر معاونتی سازوسامان، نقل وحمل، امریکی حکومت اور کنٹریکٹرز کی جانب سے انجینئرنگ، تکنیکی اور لاجسٹک معاونتی خدمات، اور پروگرام سے متعلق دیگر لاجسٹک سہولیات شامل ہوں گی۔

مغربی کنارے میں 48 گھنٹوں کے دوران 19 مزاحمتی کارروائیاں

غزہ: فلسطین انفارمیشن سینٹر 'معطی' نے گذشتہ 48 گھنٹوں کے دوران مغربی کنارے میں 19 مزاحمتی کارروائیوں کو ریکارڈ مرتب کیا ہے، جو قابض صہیونی فوج اور یہودی آبادکاروں کی جانب سے فلسطینیوں پر جاری حملوں کے تناظر میں ہوئی ہیں۔

مرکز نے وضاحت کی کہ مزاحمتی کارروائیاں 12 مقامات پر قابض صہیونی فوج کے ساتھ جھڑپوں پر مشتمل تھیں جن میں پتھراؤ بھی شامل ہے، جبکہ 5 مقامات پر یہودی آبادکاروں کے حملوں کو پسپا کیا گیا، اس کے علاوہ دو مقامات پر پیٹرول بم (مولوٹوف) پھینکے گئے۔ مقبوضہ بیت المقدس کے قصبے عناتا میں قابض صہیونی فوج کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں۔

رام اللہ میں قراوہ بنی زید، دیر جریر، دیر غسانہ اور بیت ریما کے قصبوں میں قابض صہیونی فوج کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں، جبکہ قصبہ مغیر میں مقامی باشندوں نے یہودی آباد کاروں کے ایک حملے کو ناکام بنایا۔

نابلس میں الظہرہ کے مقام پر قابض صہیونی فوج کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں جن میں یہودی آبادکاروں کے حملے کا مقابلہ بھی شامل تھا۔ اسی طرح قصبہ سبسطیہ میں جھڑپیں ہوئیں اور پیٹرول بم پھینکے گئے، جبکہ قریوت میں مقامی باشندوں نے یہودی آبادکاروں کے حملوں کو پسپا کیا۔ قلقیلیہ کے قصبے عزون میں قابض صہیونی فوج کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں جن میں پیٹرول بم پھینکے گئے، اس کے ساتھ ساتھ مقامی باشندوں نے یہودی آبادکاروں کے حملے کو ناکام بنایا۔ جبکہ الخلیل گورنری کے قصبے بنی نعیم اور بیت لحم گورنری کے علاقے الکرامی میں بھی جھڑپیں ہوئیں جن میں یہودی آبادکاروں کے حملوں کو پسپا کیا گیا۔

گذشتہ عرصے کے دوران سبسطیہ اور عزون کے قصبوں میں جھڑپوں کے دوران پیٹرول بم پھینکنا نمایاں ترین مزاحمتی کارروائیوں میں شامل رہا، اس کے علاوہ قریوت، مغیر، الظہرہ اور الکرامی کے قصبوں میں نوجوانوں اور مقامی باشندوں کی جانب سے یہودی آبادکاروں کے حملوں کو پسپا کرنا بھی اہم مزاحمتی اقدامات رہے۔

غزہ کے 16 ڈاکٹر قابض صہیونی عقوبت خانوں میں زندگی اور موت کی کشمکش میں

غزہ: فلسطینی مرکز برائے دفاع اسیران نے خبردار کیا ہے کہ قابض اسرائیل غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے 16 ڈاکٹروں کو انتہائی سخت اور غیر انسانی حالات میں قید رکھے ہوئے ہے۔ مرکز نے ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔

مرکز نے اپنے ایک بیان میں واضح کیا ہے کہ اسیر ڈاکٹروں کو تنہائی، خاندان سے ملاقات اور رابطے کی ممانعت، بدسلوکی، بھوکا رکھنے، طبی غفلت، اور سخت تشدد پر مبنی تفتیش کا سامنا ہے۔ یہ اسرائیل کی انتقامی پالیسی کا حصہ ہے جس کا مقصد ان فلسطینی طبی عملے کو نشانہ بنانا ہے جو نسل کشی کی جنگ کے دوران زخمیوں اور مریضوں کے علاج کے لیے اپنے مقامات پر ڈٹے ہوئے تھے۔

مرکز نے تمام گرفتار فلسطینی ڈاکٹروں، اسیروں اور اسیرہ خواتین، بالخصوص بیماروں، بچوں اور انتظامی قیدیوں کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ان کی مسلسل گرفتاری عالمی برادری اور انسانی حقوق کے دعویدار اداروں کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ فلسطینی ڈاکٹروں کی مسلسل حراست کو فلسطینی ہیلتھ سسٹم کو درپیش وسیع تر جرم سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ ہسپتالوں، طبی عملے کو نشانہ بنانا اور ڈاکٹروں کو قید کرنا فلسطینی معاشرے کے علاج اور زندگی کے حق پر براہ راست حملہ ہے۔ یہ ایک منظم پالیسی ہے جس کا مقصد طبی نظام کو فعال عملے سے محروم کرنا اور جنگ اور محاصرے کے خلاف طب کا مشن جاری رکھنے والے ہر فرد کو سزا دینا ہے۔

مرکز نے نشاندہی کی کہ قابض صہیونی عقوبت خانوں میں قید ڈاکٹر انتہائی مشکل حالات میں رہ رہے ہیں۔ انہیں ملاقاتوں اور خاندان سے رابطے سے محروم رکھا گیا ہے، علاج، خوراک اور دیکھ بھال کی ضمانتوں کا فقدان ہے، اور ان کی صحت کی حالت کو جان بوجھ کر خفیہ رکھا جا رہا ہے۔ یہ سب ان کی زندگی کے حوالے سے خدشات کو بڑھاتا ہے، خاص طور پر اسیر ڈاکٹروں پر تشدد اور دواؤں سے محرومی کی شہادتیں سامنے آنے کے بعد۔ مرکز نے واضح کیا کہ اسیر ڈاکٹر حسام ابو صفیہ اور مروان الہمص کا کیس اسیر ڈاکٹروں کی تکالیف کی ایک واضح مثال ہے۔ پہلے ڈاکٹر کو تشدد، تنہائی اور دھمکیوں کا سامنا ہے، جبکہ دوسرے کو دوا، رابطے اور صحت کی بگڑتی ہوئی تشویشناک حالت کا سامنا ہے۔

مرکز کے پاس موجود معلومات کے مطابق گرفتار ڈاکٹروں میں ڈاکٹر احمد شحادہ، ڈاکٹر محمود الحلاق، ڈاکٹر رائد مہدی، ڈاکٹر مراد القوقا، ڈاکٹر حمزہ ابوصلحہ، ڈاکٹر احمد موسیٰ، ڈاکٹر ناہض ابوطیمہ، ڈاکٹر غسان ابوزہری، ڈاکٹر مصعب سمعان، ڈاکٹر حسن المقید، ڈاکٹر محمد عبید، ڈاکٹر اکرم ابوعودہ، ڈاکٹر مدحت ابوطبیخہ، ڈاکٹر عمر عمار، ڈاکٹر حسام ابوصفیہ اور ڈاکٹر مروان الہمص۔ مرکز نے اس بات پر زور دیا کہ ان ڈاکٹروں کو سلاخوں کے پیچھے رکھنا جب کہ غزہ اور فلسطین کو ہر ڈاکٹر اور ہر طبی ماہر کی ضرورت ہے، ایک دہرا جرم ہے۔ اس کا نقصان صرف قید ڈاکٹر کو نہیں بلکہ ہزاروں مریضوں اور زخمیوں کو ہو رہا ہے جو ان کی مہارت اور دیکھ بھال سے محروم ہو گئے ہیں۔

مرکز نے عالمی ادارہ صحت، ریڈ کراس، ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز، ڈاکٹرز یونینز اور بین الاقوامی حقوق کے اداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اسیر ڈاکٹروں سے ملاقات، ان کی حراست کے حالات جاننے، علاج کی فراہمی اور ان کی فوری رہائی کے لیے فوری اور عملی اقدام اٹھائیں۔

مرکز نے فلسطینی ڈاکٹروں کی حراست کے حالات اور ان کے ساتھ ہونے والے مظالم کی بین الاقوامی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ اس معاملے میں ہر تاخیر ان کی زندگی اور سلامتی کے لیے مزید خطرات کا باعث بنے گی۔

الخلیل یطا کے مشرق میں یہودی آبادکاروں کے حملے کے بعد فلسطینی زخمی

غزہ: یہودی آبادکاروں نے جمعرات کی شام مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوبی شہر الخلیل کے جنوب میں واقع قصبے یطا کے مشرق میں خربہ امنیزل کے علاقے میں فلسطینیوں پر حملہ کر دیا، جس کے نتیجے میں متعدد فلسطینی زخمی ہو گئے، جبکہ قابض صہیونی فوج نے سات دیگر افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ مسلح یہودی آباد کاروں کے ایک گروہ نے عاید مر خاندان کے افراد پر شدید تشدد کیا، جس کے

باعث خاندان کے متعدد افراد زخمی ہو گئے اور انہیں جسمانی چوٹیں آئیں۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ یہودی آبادکاروں نے عاید مر خاندان کا بھیڑوں کا ریوڑ بھی چوری کر لیا، جس کے فوراً بعد قابض صہیونی فوج نے علاقے میں دھاوا بول دیا، مقامی باشندوں پر تشدد کیا اور ان میں سے سات کو گرفتار کر لیا۔ مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں اور قابض صہیونی فوج کی جانب سے فلسطینی زرعی زمینوں پر حملے مسلسل جاری ہیں۔ ان کارروائیوں میں زمینوں کو آگ لگانا، بلڈوزر سے زمین ہموار کرنا اور کسانوں کو ان کی اپنی زمینوں تک پہنچنے سے روکنا شامل ہے، خاص طور پر ان علاقوں میں جو یہودی بستیوں اور آؤٹ پوسٹس کے قریب واقع ہیں۔

نیتن یاہو کا اچانک امریکی دورہ منسوخ ہو گیا

اسرائیل نواز امریکی سینیٹر لنڈسے گراہم کی یادگاری تقریب ملتوی

تل ابیب، (ایجنسی) اسرائیلی وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو نے آئندہ ہفتے امریکہ کا اپنا مجوزہ دورہ مؤخر کر دیا ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم کے دفتر کے مطابق یہ فیصلہ امریکی سینیٹر لنڈسے گراہم کی یادگاری تقریب ملتوی ہونے کے بعد کیا گیا۔ اسرائیلی میڈیا رپورٹس کے مطابق نیتن یاہو ہفتہ کے روز امریکہ روانہ ہونے والے تھے اور منگل تک وہاں قیام کا پروگرام تھا۔ ان کے دورے کا بنیادی مقصد امریکی سینیٹر لنڈسے گراہم کی یادگاری تقریب میں شرکت کرنا تھا۔ تاہم نیتن یاہو کے دفتر نے تصدیق کی ہے کہ تقریب کے ملتوی ہونے کے باعث وزیراعظم کا دورہ بھی منسوخ کر دیا گیا ہے۔ لنڈسے گراہم گزشتہ ہفتے ایک مختصر اور اچانک علالت کے بعد انتقال کر گئے تھے۔ وہ امریکہ میں اسرائیل کے مضبوط حامی، ایران کے سخت ناقد اور امریکی سینیٹ کی نمایاں شخصیات میں شمار کیے جاتے تھے۔ بنیامین نیتن یاہو نے گراہم کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے انہیں اپنا قریبی دوست قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ لنڈسے گراہم نے ہمیشہ امریکہ اور اسرائیل کے تعلقات کو مضبوط بنانے اور اسرائیل کی سلامتی کے لیے بھرپور کردار ادا کیا۔ سیاسی مبصرین کے مطابق نیتن یاہو کا دورہ مؤخر ہونے سے دونوں ممالک کے درمیان اعلیٰ سطح کی ملاقاتوں کے شیڈول میں بھی تبدیلی آ سکتی ہے، تاہم اسرائیلی حکومت کی جانب سے کسی نئے دورے کی تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا۔

جنگلاتی آگ کے دھوئیں نے کینیڈا کے آسمان کا رنگ تبدیل کر دیا

اوٹاوا، (ایجنسی) کینیڈا کے مختلف حصوں میں جاری شدید جنگلاتی آگ کے باعث اٹھنے والے گھنے دھوئیں نے کئی علاقوں میں آسمان کو نارنجی اور سرخی مائل رنگ میں تبدیل کر دیا ہے جبکہ فضائی آلودگی خطرناک سطح تک پہنچ گئی ہے۔ حکام کے مطابق برٹش کولمبیا، البرٹا، سسکیچوان اور مانیٹوبا سمیت کئی صوبوں میں بڑے پیمانے پر جنگلاتی آگ بھڑک رہی ہے۔ دھوئیں کے بادل سینکڑوں کلومیٹر تک پھیل گئے ہیں، جس سے نہ صرف کینیڈا بلکہ امریکہ کی بعض شمالی ریاستیں بھی متاثر ہوئی ہیں۔ ماہرین کے مطابق جب جنگلاتی آگ سے پیدا ہونے والے باریک ذرات اور دھواں فضا میں بڑی مقدار میں جمع ہو جاتے ہیں تو وہ سورج کی نیلی روشنی کو زیادہ بکھیر دیتے ہیں، جبکہ سرخ اور نارنجی شعاعیں نسبتاً زیادہ نظر آتی ہیں۔ اسی وجہ سے دن کے وقت بھی آسمان نارنجی یا سرخی مائل دکھائی دیتا ہے اور سورج مدھم نظر آتا ہے۔ صحت کے حکام نے شہریوں کو غیر ضروری طور پر باہر نکلنے سے گریز کرنے، کھڑکیاں بند رکھنے، ایئر پیوریفائر استعمال کرنے اور ضرورت پڑنے پر N95 ماسک پہننے کی ہدایت کی ہے کیونکہ دھوئیں میں موجود باریک ذرات سانس، دل اور پھیپھڑوں کے مریضوں کے لیے خاص طور پر خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی، طویل خشک موسم اور شدید گرمی جنگلاتی آگ کے واقعات میں اضافے کی اہم وجوہات میں شامل ہیں، جس کے باعث حالیہ برسوں میں کینیڈا کو ریکارڈ توڑ آگ اور دھوئیں کے واقعات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

وینزویلا میں زلزلوں سے ہلاکتوں کی تعداد 4 ہزار 800 سے متجاوز، مزید بڑھنے کا خدشہ

تازہ ترین سرکاری اعداد و شمار کے مطابق وینزویلا میں آنے والے زلزلوں سے مرنے والوں کی تعداد 4,890 ہوگئی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق امدادی ٹیمیں سب سے زیادہ متاثرہ علاقوں میں منہدم عمارتوں کے ملبے تلے دبے افراد کی تلاش جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ایمرجنسی اور ریسکیو ٹیمیں پھنسے ہوئے افراد تک پہنچنے کے لیے چوبیس گھنٹے کام کر رہی ہیں۔ تاہم انفراسٹرکچر اور سڑکوں کی بڑے پیمانے پر تباہی کی وجہ سے خاصی مشکلات کا سامنا ہے۔ حکام ہزاروں زخمیوں کو طبی امداد فراہم کر رہے ہیں اور اپنے گھر کھونے والے خاندانوں کے لیے عارضی پناہ گاہیں قائم کر چکے ہیں۔

دریں اثنا، امدادی سرگرمیوں میں مدد کے لیے متعدد ممالک اور بین الاقوامی تنظیموں کی جانب سے امداد پہنچ رہی ہے۔

زلزلے حالیہ برسوں میں وینزویلا میں آنے والی سب سے شدید قدرتی آفات میں سے ہیں جس سے جانی نقصان اور بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی ہے۔ حکام نے خبردار کیا ہے کہ ہلاکتوں کی تعداد بڑھ سکتی ہے کیونکہ تلاش اور امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔

نیوزی لینڈ میں 6.3 شدت کا زلزلہ، سونامی الرٹ جاری

آکلینڈ، (ایجنسی) نیوزی لینڈ میں 6.3 کا زلزلہ آیا ہے جس کے بعد سونامی کا الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق نیوزی لینڈ کے جنوبی جزیرے میں تیناؤ کے قصبے کے قریب 6.3 کی شدت کا زلزلہ آیا جس کے بعد حکام نے سونامی کی وارننگ جاری کر دی ہے۔ نیوزی لینڈ کی نیشنل ایمرجنسی مینجمنٹ ایجنسی کے مطابق، زلزلے کا مرکز تیناؤ کے شمال میں تقریباً 40 کلومیٹر (24.85 میل) تھا جو کہ فیورڈ لینڈ کے ساحتی مقام کا گیٹ وے ہے۔ امریکی جیولوجیکل سروے اور جرمن ریسرچ سینٹر فار جیو سائنسز دونوں نے ابتدائی طور پر 50 کلومیٹر سے زیادہ کی گہرائی میں زلزلے کی شدت 5.9 بتائی تھی۔

مکہ مکرمہ میں 1000 سال قدیم قرآن پاک کے نادر نسخے کی نمائش

ریاض، (ایجنسی) سعودی عرب کے مقدس شہر مکہ مکرمہ میں 1000 سال قدیم قرآن پاک کے نادر نسخے کی نمائش کی گئی۔ سعودی خبر رساں ادارے کے مطابق مکہ مکرمہ حرمین شریفین میں دینی امور کے ادارے کے زیر اہتمام 'اقرا' نمائش میں قرآن کریم کا ایک نایاب نسخہ زائرین کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ رپورٹ مطابق اقرا نمائش میں دیگر قدیم و نادر مخطوطات بھی رکھے گئے ہیں، تاہم یہ نایاب نسخہ سب سے نمایاں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم کا یہ نایاب نسخہ ایک ہزار برس قبل معروف خطاط علی بن حلال جو 'ابن البواب' کے لقب سے مشہور تھے، نے تحریر کیا تھا۔ ایک ہزار برس قدیم قرآن کریم کے نسخے پر انتہائی خوبصورتی سے حاشیے لگائے گئے ہیں جنہیں دیکھ کر عربی خطاطی اور اسلامی فنون کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ یہ نسخہ اپنی غیر معمولی علمی، فنی اور تاریخی اہمیت کی وجہ سے نایاب ہے۔ دنیا بھر میں صرف ایسے دو نسخے موجود ہیں جو پوری اسلامی تاریخ میں قرآن کریم کی اعلیٰ شان کی عکاسی کرتے ہیں۔ قرآن کریم کا یہ نسخہ قدیم ترین اسلامی مخطوطات میں شمار ہوتا ہے۔ ان قدیم قرآنی نسخوں سے مسلمانوں کی کتاب اللہ سے محبت و عقیدت کی عکاسی ہوتی ہے۔

یتیم خانے میں آگ لگنے سے 11 بچے جاں بحق، 19 زخمی ہو گئے

الجیرس، (یو این آئی) الجزائر کی راجدھانی الجزائر کے مشرقی نواحی علاقے محمدیہ میں واقع ایک یتیم خانے میں لگنے والی آگ کے نتیجے میں کم از کم 11 افراد جاں بحق اور 19 زخمی ہوگئے۔

شہری دفاع کے ادارے کے مطابق آگ جمعرات کی صبح لگی جس پر قابو پانے کے لیے امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ حکام نے بتایا کہ زخمیوں میں 10 افراد جھلس گئے جبکہ 5 معذور افراد کو باحفاظت عمارت سے نکال لیا گیا ہے۔

حکام نے تاحال جاں بحق افراد کی شناخت، عمریا آگ لگنے کی وجہ سے متعلق کوئی تفصیل جاری نہیں کی۔ ابتدائی معلومات کے مطابق ہلاکتوں کی تعداد 11 ہے تاہم اس میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔

الجزائر میں حالیہ دنوں شدید گرمی کی لہر جاری ہے جبکہ شہری دفاع کے ادارے کے مطابق 8 جولائی سے ملک بھر میں 913 آگ لگنے کے واقعات پر قابو پایا جا چکا ہے۔

میانمار کے قریب پناہ گزینوں سے بھری دو کشتیاں اُلٹ گئیں، 500 افراد کی ہلاکت کا خدشہ

رنگون، (ایجنسیاں) میانمار کے ساحل کے قریب 500 سے زائد افراد کو لے جانے والی

دو کشتیاں الٹ گئیں جس کے تمام افراد کی ہلاکت کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اقوام متحدہ کی ایجنسیوں نے بتایا کہ جنگ زدہ ملک کے پناہ گزین حفاظت اور بہتر مواقع کی تلاش میں خطرناک سمندری سفر جاری رکھے ہوئے تھے۔ انٹرنیشنل آرگنائزیشن فار مائیگریشن اور اقوام متحدہ کی پناہ گزین ایجنسی نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ ابتدائی معلومات کے مطابق، دو جہاز جون کے آخر میں میانمار کی راکھین ریاست سے روانہ ہوئے جن میں زیادہ تر روہنگیا مسافر سوار تھے۔ اُن میں مبینہ طور پر کچھ ایسے تھے جنہوں نے بنگلہ دیش کے کاکس بازار میں پناہ گزین کیمپوں سے سفر کیا تھا۔ اگرچہ واقعات اور ہلاکتوں کے اعداد و شمار کی سرکاری طور پر تصدیق ہونا باقی ہے، یو این ایچ سی آر اور آئی او ایم ممکنہ طور پر تباہ کن جانی نقصان پر سخت تشویش میں مبتلا ہیں۔

بدنام زمانہ جنسی مجرم اپسٹین کا تعلق موساد کی اعلیٰ سطح انٹیلی جنس سے تھا

اسرائیلی 'بلیک میل' نے امریکہ کو ایران کے ساتھ جنگ پر مجبور نہیں کیا: امریکی نائب صدر

واشنگٹن، (یو این آئی) امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے دعویٰ کیا ہے کہ بدنام زمانہ اور سزا یافتہ جنسی مجرم جیفری اپسٹین کے امریکی اور اسرائیلی انٹیلی جنس کے اعلیٰ عہدیداروں سے روابط تھے۔ امریکی نائب صدر نے ایک پوڈکاسٹ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ اپسٹین فائلز جاری کرنے کے معاملے کو ٹرمپ انتظامیہ نے درست انداز میں نہیں سنبھالا۔ انٹرویو کے دوران جب جیفری اپسٹین کے موساد سے مبینہ تعلقات سے متعلق زیر گردش دعووں پر سوال کیا گیا تو جے ڈی وینس نے کہا کہ یہ واضح ہے کہ اس کے امریکی انٹیلی جنس کے اعلیٰ ترین حلقوں سے روابط تھے اور اسی طرح اسرائیلی انٹیلی جنس کے اعلیٰ سطح کے حلقوں سے بھی اس کے تعلقات تھے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اپسٹین بظاہر اسرائیلی ڈیپ اسٹیٹ کے ان عناصر سے منسلک تھا جو بائیں بازو کی سوچ رکھتے تھے، مجھے یہ بات ہمیشہ دلچسپ لگی۔ انٹرویو کے دوران جے ڈی وینس نے یہ بھی تسلیم کیا کہ اپسٹین فائلز کے معاملے میں ہماری کمیونیکیشن واقعی خراب رہی، اس میں کوئی شک نہیں لیکن میرا نہیں خیال کہ ہم نے یہ سب کچھ کسی حقیقت کو چھپانے کے لیے کیا، میں ایسا نہیں سمجھتا۔ انہوں نے اپسٹین فائلز کے معاملے میں سنگین غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ٹرمپ انتظامیہ کو ابتداء ہی میں تمام دستاویزات جاری کر دینی چاہئیں تھیں۔ جے ڈی وینس نے سابق اٹارنی جنرل پام بانڈی کے اس بیان کا حوالہ دیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ سزا یافتہ مجرم کی مبینہ کلائنٹ لسٹ ان کی میز پر موجود ہے۔ امریکی نائب صدر نے کہا کہ میں پام بانڈی کو جانتا ہوں، مجھے پیم پسند ہیں، مجھے نہیں لگتا کہ اس معاملے میں کوئی بدنیتی شامل تھی، میرا خیال ہے کہ پام اس وقت کے سیاسی دباؤ کا جواب دینے کی کوشش کر رہی تھیں، لیکن انہوں نے ہمارے پاس موجود اور غیر موجود معلومات کے بارے میں بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔ جے ڈی وینس کے مطابق پام بانڈی کے بیانات کے بعد انہیں عوامی سطح پر شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا، جس کے نتیجے میں انتظامیہ کی شفافیت سے متعلق اعتماد مزید متاثر ہوا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق پام بانڈی کے دور میں محکمۂ انصاف نے بعض قدامت پسند تجزیہ کاروں اور سوشل میڈیا شخصیات کو دی اپسٹین فائلز: فیز 1 اور ڈی کلاسیفائیڈ کے نام سے دستاویزات بھی فراہم کی تھیں، جن میں بڑی حد تک وہی دستاویزات شامل تھیں جو پہلے ہی عوامی سطح پر دستیاب تھیں۔

لیکوڈ پارٹی کے وزراء اور اراکین کنیسٹ کا مسجد اقصیٰ پر دھاووں میں اضافے

مسلمانوں پر پابندی کا اشتعال انگیز مطالبہ، عبرانی اخبار 'یدیعوت احرونوت' کا انکشاف

غزہ (ایجنسیاں): عبرانی اخبار 'یدیعوت احرونوت' نے انکشاف کیا ہے کہ لیکوڈ پارٹی کے وزراء اور کنیسٹ (اسرائیلی پارلیمنٹ) کے اراکین نے مقبوضہ بیت المقدس میں نام نہاد 'ٹیمپل ماؤنٹ ایڈمنسٹریشن' کے زیر اہتمام منعقدہ ایک کانفرنس کے دوران مسجد اقصی پر دھاووں کا مجرمانہ عمل تیز کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ کانفرنس مسجد اقصی میں مبینہ 'مثبت تبدیلی کے ایک دہائی' مکمل ہونے اور اس پر قبضے کے 59 سال مکمل ہونے کے موقع پر منعقد کی گئی تھی۔

اخبار نے کنیسٹ کے نائب صدر نسیم فاتوری کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ انہیں مسجد اقصی کو مسلمانوں (عربوں) کے لیے بند کر دینا چاہیے "تاکہ ہم یہاں واحد قابل قبول صورتحال تک پہنچ سکیں اور وہ یہ کہ یہودی روزانہ آزادانہ طور پر اس جگہ پہنچیں۔ اگر ہم آزادانہ نہیں پہنچ سکتے تو کسی کو بھی وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے"۔

اخبار کے مطابق یہودی ربی شمشون البوئم کی زیر صدارت منعقدہ اس کانفرنس کے شرکاء نے مسجد اقصی میں اپنے دھاووں اور تلمودی رسومات کے دائرہ کار کو مزید وسیع کرنے کا مطالبہ کیا، اور حالیہ برسوں میں مسجد کے اندر یہودیوں کی حیثیت میں لائی گئی تبدیلیوں کا فخر سے اظہار کیا۔

اس کانفرنس میں وزیر توانائی ایلی کوہن، وزیر عیدیت سلمان اور زئیف الکین کے علاوہ لیکوڈ پارٹی کے کئی اراکین کنیسٹ نے شرکت کی۔ اخبار کے مطابق ایلی کوہن نے دعویٰ کیا کہ 60 ہزار سے زائد یہودی سالانہ مسجد اقصی کے صحنوں میں 'عبادت' کرتے ہیں۔ اس نے بتایا کہ وہ خود بھی ایک گروہ کی قیادت کرتے ہوئے مسجد پر دھاوا بول چکا ہے، وہاں عبادت کی ہے۔ عیدیت سلمان نے 'ٹیمپل ماؤنٹ ایڈمنسٹریشن' کی سرگرمیوں کو سراہا، جبکہ رکن کنیسٹ بوعز بیسموٹ نے کہا: "پوری قوم اسرائیل ٹیمپل ماؤنٹ (مسجد اقصی) پر آپ کے پیچھے چلے گی۔"

رکن کنیسٹ موشے سعادہ نے 'یدیعوت احرونوت' سے گفتگو کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اسلامی تہواروں کے دوران یہودیوں کو مسجد اقصی میں داخل ہونے سے روکنے کے پیچھے سیکورٹی ادارے نہیں، بلکہ قانونی مشیر اور ان کے حامی عناصر ہیں۔ مسجد اقصی جسے یہودی گروہ 'ٹیمپل ماؤنٹ' کہتے ہیں، وہاں قابض صہیونی فوج کی حفاظت میں یہودی آباد کاروں اور شدت پسند گروہوں کے منظم دھاوے جاری ہیں۔ ان اسرائیلی خلاف ورزیوں میں شدت آتی جا رہی ہے، جن کی تعداد گزشتہ جون کے مہینے میں 26 تک پہنچ گئی تھی۔ اس کے برعکس فلسطینیوں کی جانب سے مسجد اقصی میں مسلسل موجودگی (رباط) بڑھانے اور اس کے اندر نئے حقائق مسلط کرنے کی کوششوں کو ناکام بنانے کی اپیلیں جاری ہیں۔

حماس کی کولمبیا اور قابض اسرائیل کے درمیان سفارتی تعلقات کی بحالی کی مذمت

تل ابیب: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے قابض اسرائیلی حکومت اور کولمبیا کی آنے والی حکومت کے درمیان سفارتی تعلقات کی بحالی اور مقبوضہ بیت المقدس میں کولمبیا کا سفارت خانہ کھولنے کے معاہدے کی شدید مذمت کی ہے۔ حماس نے اپنے جاری کردہ بیان میں اس معاہدے کو "ایک غیر ذمہ دارانہ فیصلہ، فلسطینی عوام کے حقوق پر حملہ اور منصفانہ مسائل کے ساتھ کھڑے ہونے والے کولمبیا کے عوام کے شاندار موقف سے پسپائی" قرار دیا ہے۔

'حماس' نے کولمبیا کی آنے والی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ "اس خطرناک فیصلے سے فوری طور پر پیچھے ہٹ جائے"، اور یاد دلایا کہ یہ فیصلہ بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے منافی ہے۔

تحریک نے حکومتِ کولمبیا سے مطالبہ کیا کہ وہ جنگی جرائم کے مرتکب ہونے پر انٹرنیشنل کریمنل کورٹ کو مطلوب مجرم نیتن یاہو کی حکومت کو کوئی سفارتی ڈھال یا حمایت فراہم نہ کرے۔ یہ حمایت ایسے وقت میں دی جا رہی ہے جب فلسطینی عوام اور خطے کے لوگوں کے خلاف بے مثال جرائم کے باعث اس حکومت کی بین الاقوامی سطح پر تنہائی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اسرائیلی وزیر خارجہ یسرائیل کاٹز نے اعلان کیا کہ واشنگٹن میں کولمبیا کے نامزد وزیر خارجہ عمر پولا اسکوبار کے ساتھ ہونے والی ملاقات میں مکمل سفارتی اور اقتصادی تعلقات کی بحالی کے ساتھ ساتھ مقبوضہ بیت المقدس میں کولمبیا کا سفارت خانہ کھولنے پر اتفاق ہوا ہے۔

واضح رہے کہ کولمبیا کے سبکدوش ہونے والے صدر گستاوو پیٹرو نے مئی سنہ 2024ء میں غزہ کی پٹی میں جاری نسل کشی کی جنگ کے ردعمل میں قابض اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا اعلان کیا تھا۔

تعلقات کی بحالی کا یہ معاہدہ گزشتہ جون میں ہونے والے کولمبیا کے صدارتی انتخابات میں اسرائیل کے قریبی سمجھے جانے والے دائیں بازو کے امیدوار ابیلارڈو ڈی لا ایسپریا کی جیت کے بعد ہوا ہے، جنہیں سات اگست سنہ 2026ء کو باضابطہ طور پر عہدے کا حلف اٹھانا ہے۔

ڈاکٹر ابو صفیہ کی دنیا سے اپیل، قابض صہیونی جیلوں سے رہائی کا مطالبہ

غزہ: غزہ کے کمال عدوان ہسپتال کے ڈائریکٹر ڈاکٹر حسام ابو صفیہ، جو دسمبر 2024 سے صہیونی جیلوں میں قید ہیں، نے انکشاف کیا ہے کہ وہ زیرِ زمین واقع "رکیفیت" عقوبت خانے کے انتہائی سخت حالات میں قید ہیں۔ انہوں نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں کسی بھی قیمت پر اس جگہ سے نکالا جائے۔ منگل 14 جولائی کو "ڈاکٹرز فار ہیومن رائٹس" کے قانونی مشیر تمیر بلانک اور وکیل ناصر عودہ نے ڈاکٹر ابو صفیہ سے ملاقات کی۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ ان کی حالت میں کوئی بہتری نہیں آئی ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ پچھلی ملاقات کے بعد سے صہیونی جیلرز نے انہیں دوبارہ تشدد کا نشانہ بنایا، جس سے ان کی انگلی زخمی ہوگئی اور اس میں سے خون بہنے لگی۔ وہ مسلسل تنہائی اور مکمل سکیورٹی حصار میں قید ہیں۔

ڈاکٹر ابو صفیہ کے مطابق پچھلی ملاقات کے چند دن بعد ان کا طبی معائنہ اور ایکسرے تو کیا گیا، لیکن جیل انتظامیہ نے نتائج یا ان کی صحت کی حالت سے انہیں آگاہ نہیں کیا۔ چند دنوں کے لیے دی جانے والی درد کش ادویات کو بغیر کسی وجہ یا متبادل علاج کے بند کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ ہفتے ڈاکٹر ان سے ملنے تو آئے، لیکن بغیر کسی طبی مداخلت یا علاج کے واپس چلے گئے۔ ڈاکٹر نے اپنی دائیں آنکھ میں واضح تکلیف اور بینائی کے مسائل کا ذکر کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ انہیں آنکھوں کے ماہر ڈاکٹر کو دکھایا جائے اور ان کا چشمہ واپس کیا جائے، جو ان سے چھین لیا گیا ہے۔ وکیلوں نے بتایا کہ ملاقات کے دوران دو نقاب پوش جیلرز کمرے میں موجود تھے اور بات چیت ایک تاریک رکاوٹ کے پیچھے ٹیلی فون کے ذریعے ہوئی، جس سے رابطے کی رازداری متاثر ہوئی۔ اسرائیلی حکومت نے عدالتِ عظمیٰ میں دعویٰ کیا تھا کہ ڈاکٹر ابو صفیہ کی زندگی کو کوئی خطرہ نہیں ہے اور ان کا طبی معائنہ کیا جا رہا ہے، تاہم صہیونی حکام نے تو ان معائنوں کے نتائج جاری کیے ہیں اور نہ ہی ان پر ہونے والے شدید تشدد کے الزامات کا کوئی تفصیلی جواب دیا ہے۔ "ڈاکٹرز فار ہیومن رائٹس" نے ڈاکٹر ابو صفیہ کی حالت پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان پر تشدد اور زیرِ زمین قید کے حالات فوری بین الاقوامی مداخلت کے متقاضی ہیں۔ تنظیم نے ایک آزاد اور غیر جانبدارانہ طبی و قانونی معائنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ڈاکٹر حسام ابو صفیہ ان 14 فلسطینی ڈاکٹروں میں شامل ہیں جن کی رہائی کے لیے "ڈاکٹرز فار ہیومن رائٹس" نے عدالتِ عظمیٰ میں پٹیشن دائر کر رکھی ہے۔ یہ تمام ڈاکٹر بغیر کسی الزام یا مقدمے کے قید ہیں۔ عدالت نے اس معاملے پر حتمی موقف پیش کرنے کے لیے 19 جولائی کی تاریخ مقرر کر رکھی ہے۔ ڈاکٹر حسام ابو صفیہ کو دسمبر 2024ء میں کمال عدوان ہسپتال پر اسرائیلی فوج کے حملے کے دوران گرفتار کیا گیا تھا، جب وہ ہسپتال میں طبی خدمات انجام دے رہے تھے۔

القدس ہسپتال میں محاصرے اور طبی سامان کی قلت کے باوجود ایک ہزار سے زائد کارڈیک کیتھیٹرائزیشن آپریشن مکمل

غزہ: فلسطینی ہلال احمر سوسائٹی کے ماتحت القدس ہسپتال نے ایک نئی کامیابی درج کی ہے۔ ہسپتال کے کارڈیک کیتھیٹرائزیشن ڈیپارٹمنٹ نے اسے دوبارہ فعال کیے جانے کے ایک سال سے بھی کم عرصے میں ایک ہزار سے زائد آپریشنز کا سنگ میل عبور کر لیا ہے۔ یہ شعبہ اس وقت غزہ کی پٹی میں کارڈیک کیتھیٹرائزیشن کی واحد فعال مشین کے ذریعے اپنی خدمات فراہم کر رہا ہے، جبکہ محاصرے اور طبی سامان کی قلت کی وجہ سے غزہ کے صحت کے شعبے کے وسائل انتہائی محدود ہو چکے ہیں۔

ہسپتال نے اپنے جاری کردہ پریس بیان میں وضاحت کی کہ یہ آپریشنز محض اعداد و شمار نہیں ہیں، بلکہ یہ تشخیص اور علاج معالجے کی ایسی مداخلتیں تھیں جنہوں نے سینکڑوں مریضوں کی جان بچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان آپریشنز میں تشخیصی کیتھیٹرائزیشن، سٹینٹ (دعامات) لگانا، پیس میکر (دل کی دھڑکن کو منظم کرنے والے آلات) لگانا، اور غزہ اور جنوبی غزہ کے مرکزی ہسپتالوں کے انتہائی نگہداشت کے شعبوں (ICU) سے منتقل کیے گئے نازک ترین مریضوں کا فوری علاج شامل ہے جنہیں جان بچانے کے لیے فوری طبی مداخلت کی ضرورت تھی۔

القدس ہسپتال میں کارڈیک کیتھیٹرائزیشن ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ ڈاکٹر احمد نصار نے کہا: "آج ہم ایک ہزار آپریشنز مکمل ہونے کے بعد تیرہواں کیس کر رہے ہیں، اور یہ کامیابی غزہ کی پٹی میں اس وقت فعال واحد کیتھیٹرائزیشن مشین کے استعمال سے ممکن ہوئی ہے۔"

انہوں نے مزید کہا: "محاصرے اور طبی سامان کی شدید قلت کے باوجود ہم اس تعداد تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اگر وسائل دستیاب ہوتے تو نہ کوئی انتظار کی فہرست ہوتی اور نہ ہی ہم آج اس تعداد پر ہوتے، بلکہ ہم اس سے کئی گنا زیادہ کام مکمل کر چکے ہوتے۔"

ڈاکٹر نصار نے نشاندہی کی کہ یہ شعبہ القدس ہسپتال کو دوبارہ فعال کرنے کے بعد 30 اگست سنہ 2025ء کو بحال کیا گیا تھا، اور تب سے اب تک ایک ہزار تیرہ سے زائد قلبی مداخلتیں کی جا چکی ہیں، جن میں تشخیصی کیتھیٹرائزیشن، سٹینٹ لگانا، اور پیس میکر لگانا شامل ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ان میں سے کئی کیسز انتہائی ہنگامی نوعیت کے تھے جنہوں نے مریضوں کی جانیں بچائیں۔

اس کامیابی کے باوجود چیلنجز بدستور برقرار ہیں۔ شعبے کو سٹینٹس، بیلونز اور طبی تاروں (وائرز) کی شدید قلت کا سامنا ہے، ساتھ ہی کیتھیٹرائزیشن مشین کے پرزہ جات کی فراہمی میں مشکلات پیش آ رہی ہیں، جو مزید مریضوں کو قبول کرنے کی ہسپتال کی صلاحیت کو محدود کر رہی ہیں۔

ڈاکٹر نصار نے اس بات پر زور دیا کہ اگر ضروری طبی سامان دستیاب ہوتا تو یہ شعبہ سالانہ تقریباً تین ہزار آپریشنز کرنے کے قابل ہوتا اور ان مریضوں کی انتظار کی فہرستوں کو ختم کر سکتا تھا جن میں اس وقت تقریباً پانچ سو مریض شامل ہیں، جنہیں اپنے علاج کا راستہ متعین کرنے کے لیے تشخیصی کیتھیٹرائزیشن کی اشد ضرورت ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.

Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

ایران اور ہندوستان: دو عظیم تہذیبوں کا تاریخی وثقافتی رشتہ

نمائندۂ ولی فقیہ در ہند، کی نظر میں

ڈاکٹر عبدالمجید حکیم الٰہی

بین الاقوامی تعلقات کی دنیا میں کچھ رشتے ایسے ہوتے ہیں جن کی بنیاد وقتی سیاسی مفادات یا سفارتی معاہدوں پر نہیں بلکہ تاریخ، تہذیب، ثقافت اور مشترکہ انسانی اقدار پر استوار ہوتی ہے۔ ایران اور ہندوستان کا تعلق بھی انہی نادر رشتوں میں شمار ہوتا ہے۔ یہ دو ایسے قدیم تمدن ہیں جنہوں نے نہ صرف اپنی اپنی سرزمینوں کو علم وحکمت سے منور کیا بلکہ ایک دوسرے کی تہذیبی تشکیل میں بھی گراں قدر کردار ادا کیا۔ ان کے درمیان قائم تعلقات کی اصل قوت مشترکہ تہذیبی شعور، علمی تبادلے اور ثقافتی ہم آہنگی ہے، نہ کہ محض سیاسی مفادات۔

صدیوں تک فارسی زبان برصغیر میں علم، ادب، عدالت اور تہذیب کی زبان رہی۔ ہندوستان کے مدارس، جامعات، دربار اور علمی مراکز ایرانی فکر وادب سے فیض یاب ہوتے رہے، جبکہ ہندوستان کی فکری، روحانی اور تمدنی روایات نے بھی ایرانی دانشوروں، شعرا اور مفکرین کو متاثر کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ایران اور ہندوستان کے تعلقات کو اگر ''دو ریاستوں کے تعلقات'' کے بجائے ''دو تہذیبوں کی رفاقت'' کہا جائے تو یہ حقیقت سے زیادہ قریب ہوگا۔

اسی تاریخی حقیقت کو ہندوستان میں نمائندۂ ولی فقیہ عبدالمجید حکیم الٰہی نے اپنی حالیہ گفتگو میں نہایت واضح انداز میں بیان کیا۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ ایران اور ہندوستان کے تعلقات وقتی سیاسی حالات یا حکومتوں کی تبدیلی کے تابع نہیں بلکہ صدیوں پر محیط تہذیبی، ثقافتی اور روحانی رشتوں پر استوار ہیں۔ ایسے تعلقات کو مزید مستحکم کرنا نہ صرف دونوں ممالک کے مفاد میں ہے بلکہ یہ پورے ایشیا میں امن، استحکام اور بین الحضاراتی تعاون کے فروغ کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔

ان کی گفتگو کا اہم ترین پہلو یہ تھا کہ ہندوستان میں نمائندہ ولی فقیہ کا دفتر اپنی تمام سرگرمیاں ہندوستان کے آئین، قوانین اور قومی خودمختاری کے مکمل احترام کے ساتھ انجام دیتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ دفتر کا کردار خالصتاً علمی، ثقافتی، تعلیمی اور دینی ہے اور وہ ہندوستان کے داخلی سیاسی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرتا۔ یہ مؤقف نہ صرف ہندوستانی قوانین کے احترام کی عکاسی کرتا ہے بلکہ بین الاقوامی تعلقات کے اس بنیادی اصول کی بھی توثیق کرتا ہے کہ پائیدار دوستی ہمیشہ احترام خودمختاری اور اعتماد کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے۔

ہندوستان میں نمائندہ ولی فقیہ کا دفتر اپنی تمام سرگرمیاں ہندوستان کے آئین، قوانین اور قومی خودمختاری کے مکمل احترام کے ساتھ انجام دیتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ دفتر کا کردار خالصتاً علمی، ثقافتی، تعلیمی اور دینی ہے اور وہ ہندوستان کے داخلی سیاسی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرتا۔ یہ مؤقف نہ صرف ہندوستانی قوانین کے احترام کی عکاسی کرتا ہے بلکہ بین الاقوامی تعلقات کے اس بنیادی اصول کی بھی توثیق کرتا ہے کہ پائیدار دوستی ہمیشہ احترام خودمختاری اور اعتماد کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے۔

نمائندۂ ولی فقیہ نے بجا طور پر اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ ایران کو ہندوستان میں صرف سیاسی زاویے سے نہیں بلکہ ایک عظیم تہذیب، علمی مرکز، اعلیٰ جامعات، مضبوط ثقافتی ورثے اور قابلِ قدر سائنسی واقتصادی صلاحیتوں کے حامل ملک کے طور پر متعارف کرایا جانا چاہیے۔ اسی طرح ہندوستان کی علمی، صنعتی، طبی، تکنیکی، جمہوری اور ثقافتی کامیابیوں کو بھی ایرانی عوام کے سامنے پیش کیا جانا ضروری ہے تاکہ دونوں قومیں ایک دوسرے کی حقیقی صلاحیتوں سے آگاہ ہوں اور باہمی اعتماد مزید مضبوط ہو۔

عصر حاضر میں ثقافتی سفارت کاری (Cultural Diplomacy) اور عوامی سفارت کاری (Public Diplomacy) عالمی تعلقات کے اہم ستون بن چکے ہیں۔ آج ریاستوں کے درمیان تعلقات صرف سفارت خانوں یا حکومتی معاہدوں سے مضبوط نہیں ہوتے بلکہ جامعات، تحقیقی مراکز، دانشوروں، ادیبوں، مذہبی شخصیات، فنکاروں اور نوجوانوں کے باہمی روابط بھی اعتماد سازی میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ یہی وہ میدان ہے جہاں ایران اور ہندوستان اپنی مشترکہ تہذیبی میراث کو مستقبل کی ترقی کا سرمایہ بنا سکتے ہیں۔

یہ حقیقت بھی نظرانداز نہیں کی جاسکتی کہ موجودہ عالمی حالات میں دنیا کو تصادم، انتہا پسندی اور تہذیبی کشیدگی کے بجائے مکالمے، رواداری، انصاف اور باہمی احترام کی ضرورت ہے۔ ایران اور ہندوستان جیسی قدیم تہذیبیں، جن کے پاس وسیع علمی سرمایہ، انسانی وسائل، روحانی روایت اور ثقافتی تنوع موجود ہے، اس عالمی ضرورت کو پورا کرنے میں نمایاں کردار ادا کرسکتی ہیں۔ اگر دونوں ممالک علمی تعاون، مشترکہ تحقیق، جامعاتی روابط، طلبہ واساتذہ کے تبادلے، ثقافتی وفود، زبان وادب کے فروغ، سیاحت اور اقتصادی شراکت داری کو مزید وسعت دیں تو یہ تعلقات ایک نئی بلندی تک پہنچ سکتے ہیں۔

درحقیقت، ایران اور ہندوستان کے درمیان تعلقات کا سب سے قیمتی سرمایہ وہ اعتماد ہے جو صدیوں کی تہذیبی رفاقت سے پیدا ہوا ہے۔ اس اعتماد کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے نئی نسلوں تک منتقل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ علمی ادارے، جامعات، تحقیقی مراکز، ثقافتی تنظیمیں اور اہل قلم اس سلسلے میں بنیادی کردار ادا کرسکتے ہیں۔

آج جبکہ دنیا مختلف بحرانوں سے دوچار ہے، ایران اور ہندوستان کے لیے یہ ایک تاریخی موقع ہے کہ وہ اپنی مشترکہ تہذیبی میراث کو عالمی امن، بین الحضاراتی مکالمے اور انسانی تعاون کے فروغ کا ذریعہ بنائیں۔ اگر دونوں ممالک اپنے تعلقات کو علم، ثقافت، تحقیق اور باہمی احترام کی بنیاد پر مزید مستحکم کریں تو وہ نہ صرف اپنے عوام کے لیے ترقی اور خوشحالی کی نئی راہیں ہموار کریں گے بلکہ ایشیا اور عالمی برادری کے لیے بھی ایک مثبت اور قابلِ تقلید نمونہ پیش کریں گے۔

تاریخ گواہ ہے کہ طاقت سے قائم ہونے والے اتحاد وقتی ہوتے ہیں، مگر تہذیب، علم، ثقافت اور باہمی احترام پر استوار ہونے والے تعلقات صدیوں تک زندہ رہتے ہیں۔ ایران اور ہندوستان کا رشتہ بھی اسی ابدی حقیقت کی ایک روشن مثال ہے، اور یہی رشتہ مستقبل میں دونوں ممالک کے درمیان امن، دوستی اور مشترکہ ترقی کی مضبوط ترین بنیاد ثابت ہوسکتا ہے۔ ○○

گول مال کی پرتیں

روزنامہ صحافت

ایودھیا کے رام مندر میں پرساد کی چوری کے انکشاف کے بعد اب مندروں میں مالی بے ضابطگیوں کی پرتیں سامنے آرہی ہیں۔ بدری ناتھ مندر میں غبن کے بعد، جموں کے ویشنو دیوی مندر میں چاندی کے نذرانے کے بڑے پیمانے پر غلط استعمال کے الزامات سامنے آئے ہیں، جس سے پولیس کے تفتیشی نظام پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ مندر کے مالی معاملات کی نگرانی، شفافیت کو یقینی بنانے اور اس کے اثاثوں کی حفاظت کے ذمہ دار یا تو اپنی ذمہ داریوں کو نظرانداز کر رہے ہیں یا پھر خود کو جانچ پڑتال کا سامنا کر رہے ہیں۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ ملی بھگت کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ ویشنو دیوی مندر میں پانچ سو کروڑ روپے سے زیادہ کے چاندی کے نذرانے کے غلط استعمال کے الزامات سامنے آئے ہیں۔ اس معاملے میں ابتدائی طور پر پولیس میں شکایت درج کروائی گئی تھی، لیکن جب پولیس رپورٹ پر سوالات اٹھائے گئے تو معاملہ عدالت میں پہنچا۔ عدالت نے پولیس کو شکایت سے متعلق مکمل تفصیلات جمع کرانے کی ہدایت کی۔ شکایت کنندہ کا کہنا ہے کہ پولیس رپورٹ میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ آیا اس معاملے میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ مزید برآں، اس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ آیا عقیدت مندوں کی طرف سے پیش کردہ تقریباً بیس ٹن چاندی کے بارے میں الزامات کی کوئی بامعنی یا تفصیلی چھان بین کی گئی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ مندر کی انتظامیہ نے حال ہی میں دعویٰ کیا تھا کہ تقریباً پانچ سو پچاس کروڑ روپے کی چاندی بطور نذرانہ موصول ہوئی تھی، جس میں سے صرف بیس سے تیس کروڑ روپے ہی اصلی تھے، جب کہ باقی جعلی یا ملاوٹ شدہ تھے۔ اس دعوے پر اس لیے بھی سوال اٹھائے جارہے ہیں کیونکہ یہ پتہ چلا ہے کہ پیش کی جانے والی چاندی میں کیڈمیم موجود تھا۔ یہ بات قابل غور ہے کہ کیڈمیم ایک زہریلی دھات ہے اور اس کی تجارت اور استعمال صرف قواعد وضوابط کے مطابق ہی کیا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی سرکاری اداروں کی طرف سے اس کی کڑی نگرانی کی جاتی ہے۔ اس معاملے میں الزامات کو سنگین سمجھا جاتا ہے کیونکہ، پہلی نظر میں، یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں عقیدت مند کیڈمیم سے جڑی چاندی خرید سکتے ہیں۔ اگر مندر انتظامیہ کا دعویٰ سچ ثابت ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ملک بھر میں لاتعداد دکاندار زہریلی دھات سے ملاوٹ والی چاندی خریدنے اور اسے عوام کو بیچ کر کافی منافع کمانے کے ریکیٹ میں ملوث ہیں۔ اس سے سنگین سوالات اٹھتے ہیں۔ دریں اثنا، پولیس کا استدلال ہے کہ شکایت موصول ہونے کے بعد اسے انسپکٹر جنرل آف پولیس اور کرائم برانچ کو منظوری کے لیے بھیجا گیا تھا اور بعد میں اسے کسی اور پولیس اتھارٹی کو منتقل کر دیا گیا تھا۔ نتیجتاً یہ سوال اٹھنا فطری ہے کہ جب کرائم برانچ خود ایک مطلع شدہ پولیس اسٹیشن کے طور پر کام کرسکتی ہے تو اس شکایت کو کسی اور اتھارٹی کو منتقل کرنے کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی؟ مجموعی طور پر مندروں میں دیکھی جانے والی بے ضابطگیوں کے پیش نظر ملک بھر کے مندروں میں پرساد اور مالیاتی کھاتوں کی نگرانی کے لیے ایک نظام بنانا ضروری ہوگیا ہے تاکہ مکمل شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بنایا جاسکے۔

ایران - امریکہ بحران: دنیا کیوں پریشان؟

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

اکیسویں صدی میں دنیا نے کئی علاقائی جنگیں اور بین الاقوامی بحران دیکھے ہیں، لیکن امریکہ اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی اپنی نوعیت، جغرافیائی اہمیت اور عالمی اثرات کے اعتبار سے سب سے زیادہ حساس تنازعات میں شمار ہوتی ہے۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران دونوں ممالک کے درمیان تعلقات مسلسل خراب ہوتے رہے ہیں، تاہم حالیہ مہینوں میں عسکری کارروائیوں، جوابی حملوں، آبنائے ہرمز میں کشیدگی اور جنگ بندی کے خاتمے نے اس تنازع کو ایک نئے مرحلے میں داخل کر دیا ہے۔

[illegible] تو اس کے اثرات مشرق وسطیٰ تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ ایشیا، یورپ، افریقہ اور امریکہ سمیت پوری دنیا کو اس کے معاشی، سیاسی اور انسانی نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

امریکہ اور ایران کے تعلقات ہمیشہ سے کشیدہ نہیں تھے۔ 1979ء کے اسلامی انقلاب سے پہلے ایران امریکہ کا اہم اتحادی تھا، لیکن انقلاب کے بعد دونوں ممالک کے تعلقات دشمنی میں بدل گئے۔ ایران نے امریکی پالیسیوں کو اپنی خودمختاری کے لیے خطرہ قرار دیا، جبکہ امریکہ نے ایران پر دہشت گرد تنظیموں کی حمایت اور جوہری پروگرام کے ذریعے عالمی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے کے الزامات عائد کیے۔

ایرانی انقلاب کو چند دن بھی نہیں گزرے تھے کہ امریکہ نے اسے عراق کے ساتھ جنگ میں الجھا دیا۔ کئی سال کی جنگ کے بعد بھی ایران کے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تو اس پر اقتصادی پابندیاں عائد کی گئیں۔ گزشتہ کئی دہائیوں میں سفارتی کشیدگی، خلیج فارس میں فوجی موجودگی اور پراکسی جنگیں دونوں ممالک کے درمیان تنازع کو مسلسل بڑھاتی رہی ہیں لیکن موجودہ بحران اس وقت شروع ہوا جب سفارتی بات چیت کے دوران بغیر کسی اعلان کے اسرائیل، امریکہ نے اچانک حملہ کرکے ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ سید علی خامنہ ای اور ان کے اہل خانہ کو شہید کردیا۔ بچیوں کے اسکول کو بھی نشانہ بنایا جس میں 135 بچیاں شہید ہوگئیں۔ پوری دنیا نے اس حملہ کی مذمت کی۔ سو دن چلی شدید جنگ کے بعد آخرکار امن معاہدے کے تحت سیز فائر ہوا لیکن اسرائیل نے اس معاہدے کے برعکس لبنان پر حملے جاری رکھے۔

حالیہ بحران کی بنیادی وجہ جنگ بندی کے معاہدے کا ناکام ہونا ہے۔ دونوں ممالک نے معاہدے کی مختلف تشریح کی۔ ایران کا مؤقف تھا کہ اسے آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کے انتظام کا حق حاصل ہے، جبکہ امریکہ اسے بین الاقوامی آبی گزرگاہ قرار دیتا ہے جہاں کسی ایک ملک کی اجارہ داری قبول نہیں کی جاسکتی۔ تجارتی جہازوں پر حملوں، امریکی فضائی کارروائیوں اور ایران کے جوابی میزائل حملوں نے صورتحال کو مزید سنگین بنا دیا۔ دونوں ممالک نے ایک دوسرے پر معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا، جس کے نتیجے میں جنگ بندی عملی طور پر ختم ہوگئی۔

موجودہ بحران کا سب سے اہم مرکز آبنائے ہرمز ہے۔ یہ دنیا کی سب سے اہم سمندری گزرگاہوں میں سے ایک ہے، جہاں سے روزانہ عالمی سطح پر استعمال ہونے والے خام تیل کا تقریباً پانچواں حصہ گزرتا ہے۔ اس راستہ کے بند ہونے سے عالمی منڈی میں تیل کی شدید قلت پیدا ہوسکتی ہے۔ خام تیل اور قدرتی گیس کی قیمتیں غیر معمولی حد تک بڑھ سکتی ہیں۔ بین الاقوامی تجارت متاثر ہوگی۔ جہاز رانی کے اخراجات میں اضافہ ہوگا۔ جس کی وجہ سے دنیا بھر میں مہنگائی بڑھ جائے گی۔ اسی لیے آبنائے ہرمز کو عالمی معیشت کی شہ رگ کہا جاتا ہے۔ دنیا کی بڑی معیشتیں خلیجی ممالک سے درآمد ہونے والے تیل پر انحصار کرتی ہیں۔ چین، بھارت، جاپان، جنوبی کوریا اور یورپی ممالک کی توانائی کی ضروریات کا بڑا حصہ اسی خطے سے پورا ہوتا ہے۔

اگر امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ شدت اختیار کرنے کی صورت میں خام تیل کی قیمتوں میں کئی گنا اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ عالمی اسٹاک مارکیٹوں میں شدید اتار چڑھاؤ ہوگا اور بین الاقوامی سرمایہ کاری متاثر ہوگی۔ فضائی اور بحری نقل وحمل مہنگی ہوگی اور صنعتی پیداوار میں کمی آسکتی ہے۔ یہ تمام عوامل عالمی کساد بازاری کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔

دنیا اس وقت توانائی کے ایک نازک دور سے گزر رہی ہے۔ روس۔ یوکرین جنگ کے بعد عالمی توانائی کا نظام پہلے ہی دباؤ کا شکار ہے۔ اگر خلیج فارس بھی غیر مستحکم ہوجائے تو دنیا کو بیک وقت دو بڑے توانائی بحرانوں کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ تیل اور گیس کی قیمتوں میں اضافے کا اثر صرف ایندھن تک محدود نہیں رہتا بلکہ بجلی، صنعت، زراعت، ٹرانسپورٹ اور روزمرہ استعمال کی تقریباً ہر چیز متاثر ہوتی ہے۔

یہ تنازع صرف امریکہ اور ایران کے درمیان نہیں بلکہ پورے مشرق وسطیٰ میں طاقت کے توازن کی جنگ بھی ہے۔ ایک طرف امریکہ، اسرائیل اور بعض خلیجی ممالک ہیں جبکہ دوسری جانب ایران اپنے علاقائی اتحادیوں کے ساتھ موجود ہے۔ اگر جنگ پھیلتی ہے تو لبنان، شام، عراق، یمن اور خلیجی ریاستیں بھی اس کی لپیٹ میں آسکتی ہیں۔ اسی وجہ سے ماہرین اسے ایک ممکنہ علاقائی جنگ قرار دیتے ہیں۔

اسرائیل ایران کو اپنی سلامتی کے لیے سب سے بڑا خطرہ قرار دیتا ہے۔ ایران کے جوہری پروگرام، میزائل صلاحیت اور خطے میں اس کے اثر ورسوخ پر اسرائیل مسلسل اعتراض کرتا رہا ہے۔ اگرچہ حالیہ جنگ میں امریکہ کا کردار زیادہ نمایاں ہے، لیکن اسرائیل کی جنگ میں محدود موجودگی اور پالیسیاں بھی اس تنازع کو متاثر کر رہی ہیں۔ غزہ اور لبنان میں جاری فوجی کارروائیوں نے پہلے ہی پورے خطے کو غیر یقینی صورتحال سے دوچار کر رکھا ہے۔

امریکہ۔ ایران کشیدگی نے عالمی سفارت کاری کو بھی متاثر کیا ہے۔ اقوام متحدہ، یورپی یونین، چین، روس، قطر، عمان اور پاکستان جیسے ممالک کشیدگی کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن ابھی تک کوئی مستقل حل سامنے نہیں آسکا۔ اگر بحران مزید بڑھتا ہے تو عالمی طاقتوں کے درمیان نئے اتحاد اور نئے اختلافات پیدا ہوسکتے ہیں۔

بھارت دنیا میں خام تیل درآمد کرنے والے بڑے ممالک میں شامل ہے۔ اس بحران کے باعث بھارت کو فوری معاشی خطرات اور طویل مدتی اسٹریٹجک چیلنجز کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے مثلاً تیل کی درآمد مہنگی ہوگی، مہنگائی میں اضافہ ہوگا، روپے پر دباؤ بڑھے گا، جس سے تجارتی خسارہ بڑھ سکتا ہے اور خلیجی ممالک میں مقیم لاکھوں بھارت کے شہریوں کی سلامتی متاثر ہوسکتی ہے۔ بھارتی بحری جہاز مسلسل خلیجی پانیوں سے گزرتے ہیں، اس لیے ان کی حفاظت بھی حکومت کے لیے ایک اہم مسئلہ بن چکی ہے۔

پاکستان نے ماضی میں دونوں ممالک کے درمیان ثالثی کی کوشش کی ہے۔ حالیہ جنگ بندی میں بھی پاکستان اور قطر کی سفارتی سرگرمیوں کا ذکر کیا جاتا رہا ہے۔ امریکہ، ایران کی جنگ بندی میں ثالثی کی وجہ سے عالمی سطح پر پاکستان کو مضبوطی اور برتری حاصل ہوئی تھی۔ بھارت نے تب ایک اچھا موقع کھو دیا تھا، اب ایک بار پھر مودی کے سامنے بھارت کی قائدانہ صلاحیت دنیا کو دکھانے کا موقع آیا ہے، سوال یہی ہے کہ کیا وہ ایسا کر پائیں گے۔ ویسے پاکستان کے لیے یہ بحران کئی حوالوں سے اہم ہے۔ ایران اس کا ہمسایہ ملک ہے، تیل کی قیمتوں میں اضافہ اس کی معیشت کو متاثر کرے گا۔ خطے میں عدم استحکام سے سکیورٹی کے مسائل پیدا ہوں گے اور سفارتی توازن برقرار رکھنا ایک بڑا چیلنج ہوگا۔

ہر جنگ کی سب سے بڑی قیمت عام شہری ادا کرتے ہیں۔ اگر یہ جنگ مزید پھیلتی ہے تو ہزاروں افراد ہلاک یا زخمی ہو سکتے ہیں۔ لاکھوں افراد بے گھر ہونے پر مجبور ہوں گے۔ خوراک اور ادویات کی قلت پیدا ہوگی، تعلیمی اور طبی نظام متاثر ہوگا۔ پناہ گزینوں کی نئی لہر پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لیے عالمی ادارے فوری جنگ بندی اور مذاکرات پر زور دے رہے ہیں۔

اگرچہ دونوں ممالک سخت بیانات دے رہے ہیں اور فوجی کارروائیاں جاری ہیں، لیکن بیشتر عالمی تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ امریکہ اور ایران دونوں مکمل جنگ سے گریز کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی کئی وجوہات ہیں مثلاً جنگ پر اربوں ڈالر خرچ ہوگا۔ اس کی وجہ سے عالمی برادری کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔ دونوں ممالک اندرونی سیاسی اور معاشی مسائل سے دوچار ہیں۔ مکمل جنگ پورے خطے کو تباہ کرسکتی ہے۔ اسی لیے سفارت کاری کے دروازے ابھی مکمل طور پر بند نہیں ہوئے ہیں۔

اس بحران کے پائیدار حل کے لیے درج ذیل اقدامات ضروری ہیں:

1- فوری اور غیر مشروط جنگ بندی۔
2- آبنائے ہرمز میں بین الاقوامی نگرانی کے تحت جہاز رانی کا محفوظ نظام۔
3- ایران کے جوہری پروگرام پر شفاف اور قابلِ قبول معاہدہ۔
4- تمام فریقوں کے درمیان براہ راست مذاکرات۔
5- اقوام متحدہ اور علاقائی طاقتوں کا فعال کردار۔
6- عالمی قوانین اور سمندری آزادی کا احترام۔

امریکہ اور ایران کا بحران صرف دو ممالک کا تنازع نہیں بلکہ عالمی امن، بین الاقوامی تجارت، توانائی کی سلامتی اور انسانی بقا سے جڑا ہوا ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ آبنائے ہرمز کی اہمیت، عالمی تیل کی منڈی، خلیجی ممالک کی سلامتی اور بڑی طاقتوں کے مفادات نے اس تنازع کو پوری دنیا کے لیے تشویش کا باعث بنا دیا ہے۔ اس لیے دنیا پریشان ہے کہ ایک معمولی غلطی بھی پورے مشرق وسطیٰ کو ایک ایسی جنگ میں دھکیل سکتی ہے، جس کے اثرات کئی برسوں تک محسوس کیے جائیں گے۔ موجودہ حالات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ طاقت کے استعمال کے بجائے سفارت کاری، باہمی اعتماد، مذاکرات اور بین الاقوامی قانون کو ترجیح دی جائے۔ اگر عالمی برادری بروقت مؤثر کردار ادا کرنے میں ناکام رہی تو یہ بحران نہ صرف مغربی ایشیا بلکہ پوری دنیا کے امن، استحکام اور معاشی ترقی کے لیے ایک سنگین خطرہ ثابت ہوسکتا ہے۔ □□□

وفا نوگانوی فکر وعمل میں نمونۂ مجسم کربلا ہیں

ڈاکٹر شجاعت حسین

تمام حمد وثنا اس ذات کے لیے جس نے انسان کو قلم کے ساتھ لکھنا سکھایا اور درود وسلام ہو اس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسے خالق کائنات نے عالمین کے لیے سراپا رحمت بنا کر مبعوث فرمایا اور سلام ورحمت ہو ان پر جنہوں نے اپنے چند رفقاء کے لہو سے کربلا کو سینچا، سجایا اور دلوں میں بسایا، خاک کربلا کو شفا بنایا اور روز قیامت تک پورے جہاں کے لیے ہدایت کا چراغ اور نجات کی کشتی قرار پایا۔

وفا نوگانوی اپنے عہد کے ایک ممتاز، باوقار عالم اور عظیم المرتبت شاعر ہیں۔ ان کے شعری کاموں میں مرثیہ نگاری، قصیدہ، سلام، رباعی ونوحے کے فنون وصلاحیتوں کا گہرا شعور جھلکتا ہے۔ وہ اپنے شعری اصناف کے ذریعے کربلا کے شہداء کی فضیلت، اوصاف اور روحانی مقام کے مختلف پہلوؤں کو نہایت فکری انداز میں اجاگر کرتے ہیں۔ ان کا کلام شہادت کے مقصد اور پیغام کربلا کو آنے والی نسلوں اور پوری کائنات تک پہنچاتا ہے، کیونکہ حسین علیہ السلام سب کے ہیں اور قیامت تک سب کے لیے ہیں۔ ان کے اشعار گہری عقیدت، ادبی بلندی اور پیغام کربلا سے بھرپور آگہی کی عکاسی کرتے ہیں۔

شاعر اہلبیت علیہم السلام وفا نوگانوی ایک سرکاری ملازم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین شاعر بھی تھے جن کی ہردلعزیز وممتاز شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ مومنین کرام آپ کی علمی، عملی، دینی، اخلاقی واجتماعی شخصیت کے واقف ہیں۔ آپ نے نہ صرف مذہبی، تعمیری، ترقیاتی کاموں میں خاطر خواہ حصہ لیا بلکہ قرآن واحادیث کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کے لیے تاحیات کوشاں رہے۔

سید مختار حسین وفا نوگانوی کی زندگی میں کربلا، شہدائے کربلا، مناظر کربلا، ان کے مصائب، صبر، رضائے الٰہی، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی پیروی، مقاصد ومفہوم واہداف، و پیغام کربلا کو اس قدر اپنے علم ودانش، فہم وادراک وآگہی اور احساس وجستجو کو اپنے جسم کی روح بنالیا کہ نمونہ مجسم کربلا وعزا کے وفا کہلائے۔

نوحے کے صنف سخن سے طبع آزمائی آسان نہیں ہے۔ اس صنف خاص سے وفا کرنا نہایت مشکل ہے لیکن سید مختار حسین وفا نوگانوی نے صنف نوحہ سے قابل قدر وستائش حق ادا کیا ہے۔

وفا نوگانوی کے نوحے کی نمایاں خصوصیات میں موضوعات کا تنوع، منظر نگاری، بھوک وپیاس، زخم، آنسو، لہو، دھوپ کی تپش، صحرا کی گرم ریت وہوائیں، العطش کی صدائیں، آہ وبکا اور اس کو اپنی فکر واحساس سے منظرکشی، کرداروں کی نفسیاتی وانسانی عکاسی، رشتوں کی ہم آہنگی اور رشتوں کی محبت وکشش، ایمان ومعرفت الٰہی، تعلیمات، تربیت اور اردو زبان پر قدرت اور بے مثل گرفت وعبور، کربلا، شہادت، مصائب والم، رزمیہ وبزمیہ عناصر کو خوبصورتی سے سمو کر نوحے کو ایک نئی بلندی پر پہنچایا جس سے اردو ادب میں نوحے کا دامن وسیع ہوا۔ راقم السطور کو امید قوی ہے کہ آپ کا نام نوحے کے 'فروغ وارتقاء' سے جانا اور پہچانا جائے گا۔

وفا نوگانوی کی نظر میں خلقت اشرف المخلوقات محض وقت کا دھارا جیسا ہے۔ یونہی بہتا رہتا ہے اور تاقیامت بہتا رہے گا، ذی حیات آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں لیکن چند خاصان الٰہی عرصہ ہستی میں وہ طریق عمل چھوڑ گئے ہیں جو سالکان راہ رضا کی رہبری کے لیے منارہ نور، ہدایت، شفا ونجات ہے۔ وفا نوگانوی کی نظر میں قرآن، آیات وہدایت، اور مقصد خلقت اشرف المخلوقات فکری عملی طور پر زندگی کا ہمسفر رہا ہے۔

زیر نظر کتاب میں عزاداروں کے لیے وفا نوگانوی کے نوحے شامل ہیں جن کے عنوان ہیں: "نوحہ،" "واردات غم،" "تشنہ لبی،" "ناصر اسلام،" "ثانی زہرا س،" "سکون شہادت،" "صدائے بازگشت،" "خون ناحق،" "ثبات غم،" اور "منشائے شہادت" حقیقتاً ساعت کرنے والے نوحے ہیں۔ ہر لفظ ومصرع واقعات کربلا کا ہولناک منظر پیش کرتا ہے اور نوحہ خوانی کے دوران نوحہ خواں وعزاداروں کی آنکھوں سے زاروقطار آنسو رواں ہوتا ہے۔ سسکیوں کا طوفان اور آنسوؤں کا سیلاب جیسے اُمنڈ پڑا ہو، جو قیام کربلا اور مقصد شہادت یاد دلاتا ہے۔

وفا نوگانوی کا نوحہ جس کا عنوان بھی نوحہ ہے، اس کا ابتدائی شعر آفاقی وابدی ہے جو گزشتہ چار دہائیوں سے عزاداروں کے لبوں پر ہے، ثابت کرتا ہے کہ حسین ع کا غم وفا نوگانوی کا صرف اپنا غم ہی نہیں، بلکہ ان کی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

ہم کو یہ عزاداری جان سے بھی پیاری ہے
اے حسین اے حسین غم تیرا زندگی ہماری ہے

نوحہ 'خون ناحق' ایک ایسا گریہ وبکا ہے جس کے چند الفاظ ایسے ہیں جس کو دیکھتے، پڑھتے یا سنتے ہی خون کے آنسو نکلتے ہیں۔ زخم، لاش، بین، قبر وغیرہ جس کے سینہ میں انسانی وزم دل ہے اس کا جسم کانپ اٹھتا ہے باوجود اس کے وفا نوگانوی میں اس قدر اعتماد ہے کہ وہ لکھتے ہیں:

ذکر غم حسین مٹایا نہ جائے گا
کرب وبلا کا نام بھلایا نہ جائے گا

سید مختار حسین وفا نوگانوی اپنے آپ کو خادم عزا سمجھتے ہیں اور ان کی وفا نوحہ کے درج شعر سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کسی طرح کی بندش کو برداشت نہیں کریں گے۔ ہر حالت غم حسین منائیں گے:

اہل دنیا تم لگاؤ بندشوں پر بندشیں
ذکر ہم کرتے رہیں گے شاہ تشنہ کام کا

وفا نوگانوی صاحب معرکۂ کربلا کی اہمیت وافادیت کے مفہوم کو قرآن کریم میں بیان قصص الانبیاء کے ذریعہ عزاداروں تک پہنچاتے ہیں۔ ان کا نوحہ بھی مثل قرآنی تفسیر ہے:

خواب ابراہیم کی شبیر ع کی تعبیر ہے
کربلا کا معرکۂ قرآن کی تفسیر ہے

کربلا کے بہتر شہداء ہیں۔ جن میں قاسم ع، عون ومحمد ع، اکبر ع، عباس علیہ السلام اور حبیب ابن مظاہر جیسے بزرگ ہیں۔ لیکن سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی کربلا کی جنگ میں کس مقام پر فائز ہیں اس کا اندازہ جناب وفا نوگانوی صاحب کے اس شعر کو دیکھیں:

کیا مٹائیں اعدا رن میں شاہ کہتے تھے
میرا ایک اصغر ہی لشکروں پر بھاری ہے

سید مختار حسین وفا نوگانوی ہاتھ میں قلم، جگر میں کربلا بسائے ہوئے اور فکر میں کربلا سجائے ہوئے شہدائے کربلا کے مقصد وپیغام کو تحریری شکل دے کر اس نے کربلا سے اتنی وفا کی کہ آج وہ زندہ اور عزاخانوں میں ان کے نوحے کی صدا گونج رہی ہے۔ پروردگار عالم سید مختار حسین کی وفائے کربلا اور شہدائے کربلا کے وسیلے سے مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور جوار محمد ص وآل محمد علیہم السلام میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے! ان کے نوحے کو شرف قبولیت بخشے!

سید مختار حسین وفا نوگانوی اپنے عمدہ نوحے کے مجموعے "پیام وفا"، "اشک نقوش وفا" اور "پیغام وفا" نوحے خوانی کرنے والوں اور عزاداروں کے لیے ورثہ کے طور پر چھوڑ گئے۔ فعال، مخلص، ہمدرد وانسان دوست اور علم، نوحہ وعزا شناس کے فرزند محترم اسلم مہدی صاحب ذکر بلا کتاب کی اشاعت کے لیے شب وروز کوشاں ہیں۔ اللہ ان کی مدد ونصرت فرمائے۔ اسلم مہدی صاحب کی اس گرانقدر خدمات کے لیے حلقہ احباب وملت میں مشعل راہ ثابت ہوگا۔ آپ کی صحت، سلامتی، شادمانی اور طولانی عمر کے لیے دعاگو ہوں!

□□□

26/11 کے بعد نصب حفاظتی رکاوٹوں پر بی ایم سی کا تاج محل پیلس ہوٹل کو 22 کروڑ روپے کا نوٹس، رعایت کی درخواست زیر غور

ممبئی: ممبئی کے تاریخی تاج محل پیلس ہوٹل کو برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے 26/11 ممبئی دہشت گردانہ حملوں کے بعد ہوٹل کے اطراف عوامی سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر نصب حفاظتی بولارڈز (Bollards) اور بیریکیڈس کے استعمال کے عوض تقریباً 22 کروڑ روپے کی بقایا جات ادا کرنے کا نوٹس جاری کیا ہے۔ یہ رقم گزشتہ کئی برسوں کے دوران جمع ہونے والے واجبات پر مشتمل ہے۔ 2008 کے دہشت گردانہ حملوں کے بعد، جن میں تاج محل پیلس ہوٹل بھی دہشت گردوں کا نشانہ بنا تھا، سکیورٹی ایجنسیوں کی سفارش پر ہوٹل کے اطراف مضبوط حفاظتی رکاوٹیں نصب کی گئی تھیں تاکہ گاڑیوں کی براہ راست رسائی محدود کی جا سکے اور مستقبل میں

کسی بھی ممکنہ حملے سے تحفظ فراہم کیا جا سکے۔ تاہم، بی ایم سی کے قواعد کے مطابق عوامی سڑک یا فٹ پاتھ کے استعمال پر فیس عائد ہوتی ہے، جس کے باعث وقت کے ساتھ یہ واجبات بڑھ کر 22 کروڑ روپے تک پہنچ گئے۔ بی ایم سی حکام کے مطابق ہوٹل انتظامیہ نے واجبات کی کچھ رقم پہلے ہی ادا کی ہے، لیکن بڑی رقم اب بھی بقایا ہے۔

تاج ہوٹل انتظامیہ نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ حفاظتی ڈھانچہ عوامی مفاد اور قومی سلامتی

کے پیش نظر قائم کیا گیا تھا، اس لیے ان واجبات میں رعایت دی جانی چاہیے۔ اس سلسلے میں ہوٹل اور بی ایم سی حکام کے درمیان بات چیت جاری ہے، جبکہ آئندہ ہفتے حتمی فیصلہ متوقع ہے۔ یہ معاملہ نیا نہیں ہے۔ 2020 میں اس وقت کی بی ایم سی کی قائمہ کمیٹی نے تقریباً 10 کروڑ روپے کی رعایت کی منظوری دی تھی، تاہم 2025 میں شہری انتظامیہ نے اس رعایت کو واپس لے لیا، جس کے بعد بقایا رقم کی وصولی کا عمل دوبارہ شروع کیا گیا۔

اس معاملے نے ایک بار پھر یہ بحث چھیڑ دی ہے کہ دہشت گردی جیسے غیر معمولی حالات میں عوامی مقامات پر نصب حفاظتی انتظامات کا مالی بوجھ کس پر عائد ہونا چاہیے۔ ایک جانب بی ایم سی اپنے ضوابط کے مطابق واجبات وصول کرنے پر زور دے رہی ہے، جبکہ دوسری جانب ہوٹل انتظامیہ کا کہنا ہے کہ یہ حفاظتی اقدامات نہ صرف ہوٹل بلکہ عوامی سلامتی کے لیے بھی ضروری تھے، اس لیے ان پر خصوصی رعایت دی جانی چاہیے۔

نوی ممبئی بین الاقوامی ہوائی اڈہ عالمی پروازوں کے لیے کھل گیا

ابوظہبی سے پہلی بین الاقوامی پرواز کی آمد

ممبئی: نوی ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ (NMIA) نے اپنی پہلی شیڈول بین الاقوامی پرواز کا خیر مقدم کرتے ہوئے باضابطہ طور پر عالمی فضائی آپریشنز کا آغاز کر دیا۔ ایئر انڈیا ایکسپریس کی ابوظہبی سے آنے والی پرواز اس نئے ہوائی اڈے پر اترنے والی پہلی بین الاقوامی مسافر پرواز بنی، جس کے ساتھ ہی نوی ممبئی کو عالمی فضائی رابطے کا نیا دروازہ مل گیا۔ ابتدائی مرحلے میں یہ سروس ہفتے میں دو دن (بدھ اور جمعہ) چلائی جا رہی ہے، جبکہ 29 جولائی سے ایک اضافی اتوار کی پرواز شامل کیے جانے کے بعد اسے ہفتے میں تین پروازوں تک بڑھا دیا جائے گا۔ اسی موقع پر نوی ممبئی ہوائی اڈے نے اپنی پہلی بین الاقوامی کارگو کھیپ بھی روانہ کی، جس میں تقریباً 1,789 کلوگرام تازہ پھل اور سبزیاں ابوظہبی بھیجی گئیں۔ اس اقدام سے خلیجی ممالک کے لیے زرعی مصنوعات کی برآمدات کو نئی رفتار ملنے کی توقع ہے۔ ہوابازی کے شعبے کے ماہرین کے مطابق بین الاقوامی پروازوں کا آغاز نوی ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کی ترقی میں ایک اہم سنگِ میل ہے۔ اس سے نہ صرف ممبئی میٹروپولیٹن ریجن کے مسافروں کو سہولت ملے گی بلکہ تجارت، برآمدات اور سیاحت کو بھی فروغ حاصل ہوگا، جبکہ ممبئی کے موجودہ بین الاقوامی ہوائی اڈے پر بڑھتے ہوئے دباؤ میں بھی کمی آنے کی امید ہے۔

آرے کالونی کے بجائے گوونڈی میں درخت لگانے کا مطالبہ

اے آئی ایم آئی ایم کے کارپوریٹر ضمیر قریشی نے اسٹینڈنگ کمیٹی میں کہا: گوونڈی میں درخت لگانے کی زیادہ ضرورت ہے

ممبئی: برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کی اسٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں ایل بی ایس روڈ پر واقع مہارانا پرتاپ چوک پر 24 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کیے جا رہے اسکائی واک پروجیکٹ کے دوران متاثر ہونے والے درختوں کی جگہ پر پنویل کے وڈگھر علاقے میں 238 درخت لگانے کی ایک تجویز پیش کی گئی جس پر اے آئی ایم آئی ایم کے وارڈ نمبر 136 سے کارپوریٹر اور اسٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر ضمیر قریشی نے مطالبہ کیا یہ درخت گوونڈی علاقے میں لگائے جائیں جہاں پر عام شہریوں کو بہتر آب و ہوا مل سکے۔

ضمیر قریشی نے کہا ایل بی ایس روڈ پر واقع ہنتا تما چوک پر 24 کروڑ روپے کی لاگت سے اسکائی واک بنانے کا ٹھیکہ میسرز اے بی انفرابلڈ لمیٹڈ کو دیا گیا ہے۔ اس دوران متاثر ہونے والے اور کاٹے جانے والے درختوں کے بدلے جگہ نہیں ملنے پر پنویل کے وڈگھر علاقے میں 238 درخت لگانے کی تجویز پیش کی گئی لیکن اس دوران بی جے پی کی کارپوریٹر پریتی ساتم نے آرے کالونی میں درخت لگانے کی بات کہی لیکن ہم نے مطالبہ کیا ممبئی کا گوونڈی علاقہ جہاں سے میں آتا ہوں وہاں پر ان درختوں کو لگانے کی ضرورت ہے۔

انہوں نے کہا کہ آج آپ دیکھیں گے کہ گوونڈی میں ایس ایم ایس کمپنی ہے، گوونڈی میں سیمنٹ پلانٹس ہیں، گوونڈی میں ممبئی کا سب سے بڑا ڈمپنگ گراؤنڈ ہے جس سے یہاں کی آب و ہوا زہریلی ہو گئی ہے۔ یہاں بڑے بزرگ اور بچے خطرناک بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس لیے 238 درخت گوونڈی میں لگائے جانے چاہئیں جس پر کمیٹی کے چیئرمین پربھاکر شندے نے سبھی کارپوریٹروں سے اس سلسلے میں درخت لگانے کے لیے فہرست طلب کی ہے تاکہ ممبئی کی آب و ہوا کو بہتر بنایا جا سکے۔

سرکاری بنگلوں پر مہایوتی میں رسہ کشی

قانون ساز کونسل کے نائب چیئرمین سچن اہیر کو دو الاٹمنٹ منسوخ، آخر کار صرف فلیٹ ملا

ممبئی: مہاراشٹر میں برسرِ اقتدار مہایوتی اتحاد کے اندر سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کو لے کر رسہ کشی سامنے آگئی ہے۔ حال ہی میں مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے نائب چیئرمین منتخب ہونے والے سچن اہیر کو پہلے دو سرکاری بنگلے الاٹ کیے گئے، تاہم دونوں الاٹمنٹ منسوخ ہونے کے بعد انہیں آخر کار چرچ گیٹ کے سنیتی (Suniti) بلڈنگ میں ایک سرکاری فلیٹ الاٹ کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق سچن اہیر کو ابتدا میں منترالیہ کے سامنے واقع رائے گڑھ (A-6) بنگلہ دیا گیا تھا، لیکن یہ بنگلہ سابق وزیر اور مہاراشٹر بی جے پی کے ریاستی صدر رویندر چوان کے زیرِ استعمال ہونے کے باعث الاٹمنٹ واپس لے لی گئی۔ اس کے بعد اہیر نے پورندر (C-3) بنگلے کی درخواست کی، جو ان کی پیش رو نیلم گورہے کے زیرِ استعمال تھا، مگر اس رہائش گاہ پر بھی قانون ساز اسمبلی کے نائب اسپیکر انا بنسوڈے نے دعویٰ کر دیا اور انہیں یہ بنگلہ الاٹ کر دیا گیا۔ تمام دستیاب بنگلے مختص ہو جانے کے بعد جنرل ایڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ نے سچن اہیر کو چرچ گیٹ کی سنیتی بلڈنگ میں ایک سرکاری فلیٹ الاٹ کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق اہیر نے ابھی تک اس فلیٹ کا قبضہ نہیں لیا ہے اور وہ اس معاملے کو نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے سامنے اٹھانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سیاسی مبصرین کے مطابق یہ واقعہ مہایوتی حکومت کے اندر اعلیٰ سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کو لے کر بڑھتی ہوئی مسابقت اور اندرونی کھینچا تانی کی عکاسی کرتا ہے، جہاں اہم عہدوں پر فائز رہنماؤں کے درمیان سرکاری بنگلوں کے لیے کشمکش کھل کر سامنے آ رہی ہے۔

ریاستی حکومت کا لائسنس اب اولا اور اوبر سمیت تمام کمپنیوں کے لیے لازمی ہے: پرتاپ سرنائک

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے ریاست میں ایپ پر مبنی مسافر ٹرانسپورٹ خدمات کو محفوظ، شفاف، جوابدہ اور ریگولیٹ کرنے کے لیے ایک نئی ایگریگیٹر پالیسی نافذ کی ہے۔ اولا، اوبر، ریپیڈو جیسی مجموعی کمپنیوں کے لیے اب یہ لازمی ہو گیا ہے کہ وہ اپنا کاروبار حکومت کے قائم کردہ قواعد و ضوابط کے مطابق چلائیں۔ وزیر ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائک نے کہا کہ یہ پالیسی حکومت کے لیے جائز آمدنی پیدا کرے گی، مسافروں کی حفاظت کو ترجیح دے گی، ڈرائیوروں کے مالی مفادات کا تحفظ کرے گی، اور مقامی نوجوانوں کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا کرے گی۔ وزیر ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائک نے نوٹ کیا کہ ریاست میں لاکھوں مسافر روزانہ ایپ پر مبنی ٹرانسپورٹ خدمات کا استعمال کرتے ہیں۔ تاہم، اس شعبے میں یکساں ریگولیٹری فریم ورک کی عدم موجودگی مسافروں کی حفاظت، ڈرائیوروں کی آمدنی، من مانی کرایوں، شکایات کے ازالے میں تاخیر، اور حکومتی محصولات سے متعلق مختلف مسائل کا باعث بنی۔ نئی پالیسی ان تمام پہلوؤں کو حل کرنے کے لیے ایک قانونی اور شفاف فریم ورک قائم کرتی ہے۔ اس پالیسی کے تحت ریاست میں کام کرنے والی ہر ایگریگیٹر کمپنی کو اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی سے لائسنس حاصل کرنا ہوگا۔ ہر کمپنی کو ایک منفرد لائسنس شناختی نمبر جاری کیا جائے گا، جو ایک مقررہ فیس کے ساتھ مشروط ہے۔

تعمیراتی مزدوروں کے لیے فلاحی اسکیموں میں بڑا اضافہ

مہاراشٹر کابینہ نے مالی امداد، پنشن اور تعلیمی وظائف میں توسیع کی منظوری دی

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے رجسٹرڈ تعمیراتی مزدوروں اور ان کے اہل خانہ کو زیادہ سماجی تحفظ فراہم کرنے کے مقصد سے مختلف فلاحی اسکیموں میں بڑے پیمانے پر اضافے کی منظوری دے دی ہے۔ ریاستی کابینہ کے فیصلے کے مطابق حادثاتی موت، مستقل معذوری، قدرتی موت، پنشن، بچوں کی تعلیم اور خواتین مزدوروں کے لیے زچگی امداد سمیت متعدد اسکیموں کے فوائد میں نمایاں اضافہ کیا گیا ہے۔ حکومت کے مطابق نئی منظوری کے تحت حادثاتی یا کام کے دوران موت اور مستقل معذوری کی صورت میں دی جانے والی مالی امداد بڑھائی گئی ہے، جبکہ قدرتی موت کی صورت میں بھی اہل خانہ کو پہلے کے مقابلے میں زیادہ امداد فراہم کی جائے گی۔ اسی طرح رجسٹرڈ تعمیراتی مزدوروں کی ماہانہ پنشن میں اضافہ کیا گیا ہے تاکہ بڑھتی مہنگائی کے دوران انہیں بہتر معاشی تحفظ حاصل ہو سکے۔ کابینہ نے مزدوروں کے بچوں کے لیے تعلیمی امدادی اسکیم کو بھی وسعت دی ہے۔ اب انجینئرنگ، میڈیکل، پروفیشنل کورسز، اعلیٰ تعلیم اور بیرونِ ملک پی ایچ ڈی جیسے تعلیمی پروگراموں کے لیے بھی زیادہ مالی تعاون فراہم کیا جائے گا، تاکہ مزدور خاندانوں کے بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے بہتر مواقع میسر آ سکیں۔ اس کے علاوہ پہلی مرتبہ رجسٹرڈ خواتین تعمیراتی مزدوروں کے لیے زچگی امداد (میٹرنٹی اسسٹنس) کی خصوصی سہولت بھی متعارف کرائی گئی ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ان اصلاحات کا مقصد تعمیراتی شعبے سے وابستہ ہزاروں مزدور خاندانوں کو بہتر سماجی و معاشی تحفظ فراہم کرنا اور ان کی زندگی کے معیار کو بلند کرنا ہے۔

گوونڈی کے تہذیب اسلامک انگلش اسکول کی مسماری پر عبوری روک

بمبئی ہائی کورٹ نے بی ایم سی کو 20 جولائی تک کارروائی سے روک دیا

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے گوونڈی کے بیگن واڑی علاقے میں واقع تہذیب اسلامک انگلش اسکول کی عمارت کو منہدم کرنے کی کارروائی پر 20 جولائی تک عبوری روک لگا دی ہے۔ عدالت نے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کو ہدایت دی ہے کہ آئندہ سماعت تک اسکول کی عمارت کے خلاف مزید انہدامی کارروائی نہ کی جائے۔ یہ حکم جسٹس ایم ایس کارنک اور جسٹس ایس ایم موڈک پر مشتمل ڈویژن بنچ نے اس وقت جاری کیا جب اسکول چلانے والے اسکالر ایجوکیشن ٹرسٹ نے ہائی کورٹ سے رجوع کرتے ہوئے مؤقف اختیار کیا کہ بی ایم سی کی جانب سے جاری انہدامی حکم کے خلاف اضافی کلکٹر (مضافات) کے سامنے اپیل پہلے ہی زیر سماعت ہے، لیکن اس پر ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ عدالت نے اس صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹرسٹ کو محدود عبوری راحت فراہم کی۔

اس سے قبل منگل کی صبح بی ایم سی نے بھاری مشینری کے ساتھ اسکول کی عمارت کے خلاف انہدامی کارروائی شروع کر دی تھی اور عدالتی حکم موصول ہونے سے پہلے عمارت کی ایک منزل منہدم کی جا چکی تھی۔ عدالتی حکم ملتے ہی مزید کارروائی روک دی گئی۔ درخواست گزار ٹرسٹ نے عدالت میں مؤقف اختیار کیا کہ اسکول میں تقریباً 600 طلبہ زیر تعلیم ہیں، جن میں اکثریت غریب اور کچی آبادیوں سے تعلق رکھنے والے بچوں کی ہے۔ ٹرسٹ نے الزام لگایا کہ مون سون کے دوران عمارت کو منہدم کرنے کی کارروائی سپریم کورٹ کی ہدایات اور ریاستی حکومت کے مون سون ضوابط کے منافی ہے۔ دوسری جانب بی ایم سی کا کہنا ہے کہ متعلقہ عمارت غیر مجاز ہے اور اسے مہاراشٹر سلم ایریاز ایکٹ کے تحت منہدم کرنے کا حکم جاری کیا گیا تھا۔ بی ایم سی حکام کے مطابق شہر میں غیر مجاز اسکولوں کے خلاف مہم جاری ہے۔ ادارے کا کہنا ہے کہ مارچ میں ممبئی کے 164 غیر مجاز اسکولوں کی فہرست جاری کی گئی تھی، جن میں سے متعدد کے خلاف ایف آئی آر درج کی جا چکی ہے۔ شہری انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ انہدامی کارروائی سے قبل طلبہ کو دیگر منظور شدہ اسکولوں میں منتقل کرنے کے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ ہائی کورٹ اب اس معاملے کی اگلی سماعت 20 جولائی کو کرے گی، جس میں اسکول انتظامیہ کی اپیل اور بی ایم سی کی کارروائی سے متعلق مزید قانونی نکات پر غور کیا جائے گا۔

جنسی ہراسانی معاملہ:

ممبئی عدالت نے پولیس کی کلوزر رپورٹ مسترد کر دی، از سرِ نو تحقیقات کا حکم

ممبئی: ممبئی کی ایک عدالت نے شہر کے ایک کالج کے ٹرسٹی کے خلاف درج جنسی ہراسانی کے مقدمے میں پولیس کی جانب سے داخل کی گئی 'بی سمری' (کلوزر) رپورٹ مسترد کرتے ہوئے معاملے کی از سرِ نو تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے قرار دیا کہ موجودہ تحقیقات اطمینان بخش نہیں ہیں، اس لیے کیس کی مزید غیر جانبدارانہ اور جامع جانچ ضروری ہے۔ عدالت نے پولیس کو ہدایت دی ہے کہ تمام دستیاب شواہد، گواہوں کے بیانات اور مقدمے کے دیگر پہلوؤں کا دوبارہ جائزہ لیا جائے اور تازہ تحقیقات مکمل کر کے نئی رپورٹ عدالت میں پیش کی جائے۔ عدالت کا کہنا تھا کہ ایسے حساس معاملات میں مکمل اور مؤثر تفتیش انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ناگزیر ہے۔ پولیس نے اس سے قبل 'بی سمری' رپورٹ داخل کرتے ہوئے مقدمہ بند کرنے کی سفارش کی تھی، تاہم عدالت نے اس سفارش کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ دستیاب مواد کی روشنی میں مزید تحقیقات کی ضرورت ہے۔ قانونی ماہرین کے مطابق عدالت کا یہ فیصلہ اس اصول کی توثیق کرتا ہے کہ جنسی ہراسانی جیسے حساس مقدمات میں اگر تحقیقات نامکمل یا غیر تسلی بخش محسوس ہوں تو عدالت از سرِ نو تفتیش کا حکم دے سکتی ہے، تاکہ تمام حقائق سامنے آ سکیں اور انصاف کے تقاضے پورے ہوں۔

جوہو بیچ پر کچرے کا پہاڑ، بی ایم سی نے دس دن میں 1800 ٹن فضلہ ہٹایا

شدید بارش اور سمندری مدوجزر کے باعث روزانہ تقریباً 350 ٹن کچرا ساحل پر پہنچ رہا ہے، صفائی مہم کے لیے اضافی مشینری اور عملہ تعینات

ممبئی: ممبئی کے مشہور جوہو بیچ پر جولائی کے اوائل میں ہونے والی موسلا دھار بارش اور سمندر میں بلند مدوجزر کے باعث کچرے کے بڑے بڑے ڈھیر جمع ہو گئے ہیں۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے بتایا ہے کہ گزشتہ دس دنوں کے دوران ساحل سے تقریباً 1800 میٹرک ٹن کچرا ہٹا کر سائنسی طریقے سے تلف کیا گیا ہے، جبکہ روزانہ اوسطاً 180 میٹرک ٹن کچرا صاف کیا جا رہا ہے۔ بی ایم سی کے مطابق جولائی کے پہلے ہفتے میں شہر میں ایک ہزار ملی میٹر سے زیادہ بارش ریکارڈ کی گئی، جس کے نتیجے میں نالوں اور قدرتی آبی گزرگاہوں کے ذریعے بہہ کر جانے والا کچرا بحیرۂ عرب میں پہنچ گیا۔ بعد ازاں سمندری لہریں اور مدوجزر یہی کچرا واپس ساحل پر لے آئے، جس سے جوہو بیچ پر صفائی کا بحران پیدا ہو گیا۔ اس وقت تقریباً سات کلومیٹر طویل ساحل پر روزانہ لگ بھگ 350 میٹرک ٹن کچرا جمع ہو رہا ہے۔ صورتحال سے نمٹنے کے لیے بی ایم سی کے محکمہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ نے اضافی مشینری اور صفائی کارکن تعینات کیے ہیں۔ معمول کے انتظامات کے علاوہ مزید بیچ کلیننگ مشینیں، باب کیٹ، ڈمپر، جے سی بی، ٹریکٹر ٹرالیاں اور دیگر بھاری مشینری میدان میں اتاری گئی ہے تاکہ صفائی مہم تیز رفتاری سے جاری رکھی جا سکے۔ بی ایم سی نے شہریوں اور سیاحوں سے اپیل کی ہے کہ ساحلوں اور عوامی مقامات پر کچرا نہ پھینکیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ فضلہ نالوں یا آبی گزرگاہوں میں نہ جائے، تاکہ ممبئی کے ساحلی ماحول اور سمندری حیات کا تحفظ ممکن بنایا جا سکے۔

مہاراشٹر میں بارش کی واپسی

کونکن، مراٹھواڑہ اور وسطی مہاراشٹر میں موسلا دھار بارش کا الرٹ

ممبئی: چند روز کے وقفے کے بعد مہاراشٹر میں ایک بار پھر مانسون سرگرم ہونے جا رہا ہے۔ محکمہ موسمیات (IMD) نے پیش گوئی کی ہے کہ آئندہ 24 سے 48 گھنٹوں کے دوران کونکن، مراٹھواڑہ، وسطی مہاراشٹر اور مغربی مہاراشٹر کے کئی اضلاع میں گرج چمک، تیز ہواؤں اور موسلا دھار بارش کا امکان ہے، جبکہ بعض مقامات پر انتہائی شدید بارش بھی ریکارڈ کی جا سکتی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ممبئی، تھانے، پالگھر، رائے گڑھ، رتناگیری اور سندھودرگ سمیت ساحلی علاقوں میں بارش کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگا، جبکہ پونے، ستارا، سانگلی، کولہاپور، ناسک اور احمد نگر کے گھاٹ علاقوں میں بھی شدید بارش متوقع ہے۔ مراٹھواڑہ کے متعدد اضلاع کے لیے خصوصی احتیاط برتنے کی ہدایت دی گئی ہے، جہاں گرج چمک کے ساتھ تیز بارش اور آندھی چلنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ محکمہ نے بتایا کہ ودربھ میں عمومی طور پر ابر آلود موسم رہے گا اور بعض مقامات پر ہلکی سے درمیانی بارش ہو سکتی ہے، جبکہ شمالی مہاراشٹر اور خاندیش کے علاقوں میں بھی کہیں کہیں بارش کے امکانات ہیں۔ ماہرین کے مطابق بارش کی اس نئی لہر سے آبی ذخائر اور زرعی سرگرمیوں کو فائدہ پہنچنے کی توقع ہے، تاہم نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے اور ٹریفک متاثر ہونے کا خدشہ بھی برقرار ہے۔ ریاستی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور مقامی انتظامیہ نے شہریوں کو غیر ضروری سفر سے گریز کرنے، دریا اور ندی نالوں کے قریب احتیاط برتنے اور محکمہ موسمیات کی تازہ ہدایات پر عمل کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ ماہی گیروں کو بھی سمندر کی خراب صورتحال کے پیش نظر احتیاط برتنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

ممبئی لوکل ٹرین میں جھگڑا، دو مسافر زخمی؛ تحقیقات شروع

ممبئی: ممبئی کی سینٹرل ریلوے لائن پر بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب ایک لوکل ٹرین کے لگیج کوچ میں دو مسافروں کے درمیان ہونے والا جھگڑا پرتشدد شکل اختیار کر گیا، جس میں دونوں افراد سر پر چوٹیں آنے سے زخمی ہو گئے۔ واقعے کے بعد ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF) اور گورنمنٹ ریلوے پولیس (GRP) نے فوری کارروائی کرتے ہوئے تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔ ریلوے حکام کے مطابق یہ واقعہ تقریباً رات 12:30 بجے پربل امبرناتھ لوکل کے لگیج ڈبے میں پیش آیا۔ معمولی تکرار دیکھتے ہی دیکھتے ہاتھا پائی میں بدل گئی، جس کے نتیجے میں دونوں مسافر زخمی ہو گئے۔ اطلاع ملتے ہی ٹرین کو کلیان ریلوے اسٹیشن پر روکا گیا، جہاں آر پی ایف اور جی آر پی کے اہلکار موقع پر پہنچے اور زخمیوں کو فوری طبی امداد فراہم کرتے ہوئے اسٹریچر کے ذریعے رکھمابائی اسپتال منتقل کیا۔ حکام نے بتایا کہ زخمیوں میں سے ایک کے سر پر گہری چوٹ آنے کے باعث اسے مزید علاج کے لیے لوکمانیہ تلک میونسپل جنرل اسپتال (سائن اسپتال) ریفر کیا گیا، جبکہ دوسرے زخمی کی حالت نسبتاً بہتر بتائی گئی ہے۔ ابتدائی تحقیقات میں جی آر پی کو کسی بھی مسافر کے پاس تیز دھار ہتھیار نہیں ملا۔ پولیس کے مطابق ایک مسافر کے ہاتھ میں پہنا ہوا لوہے کا کڑا (کڑا) ہاتھا پائی کے دوران دوسرے شخص کے سر پر لگنے سے شدید چوٹ آئی۔ اسی بنیاد پر پولیس نے مقدمہ درج کر کے مزید قانونی کارروائی شروع کر دی ہے اور عینی شاہدین کے بیانات بھی قلمبند کیے جا رہے ہیں۔ اسی دوران ایک علیحدہ واقعے میں بدھ کی رات کرلا ریلوے اسٹیشن پر ایک شخص کے ہاتھ میں لکڑی کا ڈنڈا دیکھ کر مسافروں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ ریلوے سکیورٹی اہلکاروں نے فوری کارروائی کرتے ہوئے اسے حراست میں لے لیا۔ ابتدائی جانچ میں معلوم ہوا کہ مذکورہ شخص ذہنی طور پر غیر مستحکم معلوم ہوتا ہے، تاہم جی آر پی اس معاملے کی بھی تحقیقات کر رہی ہے۔

فیفا معیار کے نیویل ڈی سوزا فٹبال گراؤنڈ پر خطرہ

کنونشن سینٹر منصوبے کے خلاف فٹبال برادری کا احتجاج

ممبئی: ممبئی کے واحد فیفا معیار (FIFA-standard) کے مخصوص فٹبال میدان نیویل ڈی سوزا فٹبال گراؤنڈ کو کنونشن اور نمائش (ایگزیبیشن) سینٹر میں تبدیل کرنے کی تجویز کے خلاف شہر کی فٹبال برادری نے سخت احتجاج شروع کر دیا ہے۔ کوچز، سابق کھلاڑیوں، ریفریز اور کھیلوں سے وابستہ تنظیموں نے خبردار کیا ہے کہ اگر یہ منصوبہ نافذ ہوا تو ممبئی اپنے واحد اعلیٰ معیار کے مخصوص فٹبال گراؤنڈ سے محروم ہو جائے گا۔ احتجاج کرنے والوں کا کہنا ہے کہ اس گراؤنڈ پر ہر سال تقریباً 2,000 فٹبال میچز منعقد ہوتے ہیں اور ہزاروں نوجوان کھلاڑیوں کو تربیت اور مقابلوں کا موقع ملتا ہے۔ ان کے مطابق یہ میدان ممبئی میں فٹبال کے فروغ اور نوجوان ٹیلنٹ کی تیاری میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے، اس لیے حکومت کو کنونشن سینٹر کے لیے کوئی متبادل مقام تلاش کرنا چاہیے۔ فٹبال برادری کا موقف ہے کہ تیزی سے پھیلتے ہوئے شہروں میں زمین کی بڑھتی ہوئی قیمت کے باعث کھیل کے میدان مسلسل دباؤ کا شکار ہیں، مگر ترقیاتی منصوبوں کی آڑ میں کھیلوں کے بنیادی ڈھانچے کو قربان کرنا مستقبل کی نسلوں کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔ ماہرین کے مطابق یہ تنازع صرف ایک گراؤنڈ کا نہیں بلکہ اس سوال کا بھی ہے کہ شہری ترقی کے دوران عوامی کھیل کے میدانوں اور نوجوانوں کی کھیلوں کی سرگرمیوں کو کس حد تک تحفظ دیا جائے۔

کولابہ سے نوی ممبئی ایئرپورٹ صرف 16 منٹ میں

واٹر ٹیکسی منصوبہ؛ تاراپوروالا ایکویریم بھی عالمی معیار پر تعمیر ہوگا

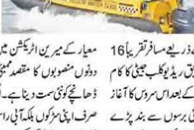

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے ممبئی میں آبی نقل و حمل کو فروغ دینے کے لیے ایک اہم منصوبے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ریڈیو کلب جیٹی کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد کولابہ سے نوی ممبئی بین الاقوامی ہوائی اڈے تک واٹر ٹیکسی سروس شروع کی جائے گی، جس کے ذریعے مسافر تقریباً 16 منٹ میں ایئرپورٹ پہنچ سکیں گے۔ حکام کے مطابق ریڈیو کلب جیٹی کا کام 2027 کے آخر تک مکمل ہونے کی توقع ہے، جس کے بعد اس سروس کا آغاز کیا جائے گا۔ اسی کے ساتھ ریاستی حکومت نے کئی برسوں سے بند پڑے تاراپوروالا ایکویریم کو جدید طرز پر از سرِ نو تعمیر کرنے کا بھی اعلان کیا ہے۔ تقریباً 900 کروڑ روپے کی لاگت سے مجوزہ منصوبے میں ہزاروں اقسام کی آبی مخلوقات، جدید سمندری نمائشیں، انٹرایکٹو گیلریاں اور عالمی معیار کی سیاحتی سہولیات قائم کی جائیں گی، تاکہ اسے بین الاقوامی معیار کے میرین اٹریکشن میں تبدیل کیا جا سکے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ان دونوں منصوبوں کا مقصد ممبئی میں ٹرانسپورٹ، سیاحت اور شہری بنیادی ڈھانچے کو نئی سمت دینا ہے۔ اگر منصوبے مقررہ وقت پر مکمل ہوئے تو ممبئی نہ صرف اپنی سڑکوں بلکہ آبی راستوں کے ذریعے بھی تیز رفتار سفر کے لیے ایک نئی شناخت حاصل کر سکتا ہے۔

چیف الیکشن کمشنر نے بی ایل او، سپر وائزرز اور ای آر او سے انتخابی نظام پر کی گفتگو

ووٹر لسٹ کے تین درجے کنکرنٹ آڈٹ، ووٹنگ اور گنتی کے عمل کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) بھارتی الیکشن کمیشن کے چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانش کمار اور اتر پردیش کے چیف الیکٹورل آفیسر نودیپ رنوا کی موجودگی میں ترتھنکرا مہاویر یونیورسٹی (ٹی ایم یو) مراد آباد کے آڈیٹوریم میں ضلع کے بی ایل اوز، سپر وائزروں اور انتخابی رجسٹریشن افسران کے ساتھ ایک ڈائیلاگ پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس دوران دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہندوستان کے منفرد انتخابی نظام کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔

سوال و جواب کے سیشن کے دوران، سی ای سی گیانش کمار نے BLOs، سپر وائزرز، اور الیکٹورل رجسٹریشن افسران سے بات چیت کی، اور حالیہ انتخابات میں ووٹر کی شرکت، منصفانہ ووٹنگ، شفاف گنتی، اور اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) جیسے اہم کاموں میں ان کے تعاون کی تعریف کی۔ تین سطحی کنکرنٹ آڈٹ کے عمل کے بارے میں تفصیلی معلومات دیتے ہوئے، انہوں نے ان ممالک کا حوالہ دیا جہاں ووٹنگ لازمی ہے، اور ان کا موازنہ ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں ووٹروں کے مسلسل بڑھتے ہوئے ٹرن آؤٹ سے کیا، جو کہ ہندوستانی جمہوریت کی ایک مضبوط پہچان ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی انتخابی نظام کی عالمی ساکھ ہے، اور کئی ممالک کے وفود اس کے کام کاج کا مطالعہ کرنے کے لیے ہندوستان کا دورہ کرتے ہیں۔ چیف الیکشن کمشنر نے بتایا کہ ملک کے تقریباً 95 کروڑ ووٹرز میں سے 60 کروڑ ووٹرز کے لیے خصوصی نظر ثانی (SIR) کا عمل مکمل ہو چکا ہے، جبکہ بقیہ تقریباً 35 کروڑ ووٹرز کے لیے نظر ثانی کا عمل جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا اس وقت انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ڈیموکریسی اینڈ الیکٹورل اسسٹنس (انٹرنیشنل آئی ڈی ای اے) کی سربراہی کر رہا ہے، جو دنیا کی 35 بڑی جمہوریتوں کے انتخابی انتظامی اداروں کا ایک گروپ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی انتخابی نظام کی سب سے بڑی طاقت اس کی شفافیت اور کثیر سطحی نگرانی کا نظام ہے۔ انتخابی فہرست کے خصوصی نظر ثانی (SIR) سے لے کر ووٹنگ اور گنتی تک ہر مرحلے پر سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کی شرکت کو یقینی بنایا جاتا ہے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ پورا عمل منصفانہ، شفاف اور قابل اعتبار رہے۔ انہوں نے بتایا کہ ملک میں اوسطاً فی پولنگ اسٹیشن 873 ووٹرز ہیں۔ ووٹر لسٹ کی نظر ثانی کے دوران، بوتھ لیول آفیسرز (BLOs) گھر گھر جا کر ووٹروں کی تصدیق کرتے ہیں اور غیر حاضر، شفٹ شدہ، فوت شدہ اور ڈپلیکیٹ ووٹروں سے متعلق اندراجات کی جانچ کرتے ہیں۔ اس کی بنیاد پر، مسودہ ووٹر لسٹ کو شائع کرنے سے پہلے، متعلقہ پولنگ اسٹیشن کے لیے سیاسی جماعتوں کی طرف سے نامزد کردہ بوتھ لیول ایجنٹ (BLA) کے ساتھ ایک میٹنگ کی جاتی ہے تاکہ ان کے دستخط کی تصدیق کی جا سکے۔ اس پورے عمل کو کنکرنٹ آڈٹ کہا جاتا ہے۔ بی ایل اے کی تصدیق اور دستخط کے بعد ہی مسودہ ووٹر لسٹ شائع کی جاتی ہے۔ یہ نظام ووٹر لسٹ کی تیاری کے عمل میں مکمل شفافیت کو یقینی بناتا ہے۔ پولنگ کے دن بھی سیاسی جماعتوں کے پولنگ ایجنٹ ہر پولنگ اسٹیشن پر موجود ہوتے ہیں۔ ووٹنگ شروع ہونے سے پہلے ایک ماک پول کرایا جاتا ہے، جس میں ای وی ایم کے ہموار آپریشن کی جانچ کی جاتی ہے۔ پولنگ ایجنٹس پورے عمل سے مطمئن ہونے کے بعد، وہ ماک پول سرٹیفکیٹ پر دستخط کرتے ہیں اور اپنی رضامندی فراہم کرتے ہیں، جس کے بعد ووٹنگ شروع ہوتی ہے۔ اگر پولنگ ایجنٹ ووٹنگ کے دوران کسی ووٹر کی شناخت کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرتا ہے تو پریذائیڈنگ آفیسر ووٹر کی شناخت کی تصدیق کرتا ہے اور الیکشن کمیشن کے سخت قوانین اور طریقہ کار کے مطابق ضروری فیصلے کرتا ہے۔ ووٹنگ ختم ہونے کے بعد، پریذائیڈنگ افسر پولنگ ایجنٹ کو ووٹنگ کی تفصیلات کی ایک کاپی فراہم کرتا ہے، جس پر مقررہ فارم 17(C)، حصہ 1 میں دستخط ہوتے ہیں۔ مزید برآں، پولنگ ایجنٹ کی موجودگی اور دستخط ای وی ایم کی سیلنگ کے دوران ان کے اطمینان کو یقینی بناتے ہیں۔ گنتی کے عمل کے دوران مکمل شفافیت بھی برقرار رکھی گئی ہے۔ ہر امیدوار کو ہر کاؤنٹنگ ٹیبل پر ایک کاؤنٹنگ ایجنٹ مقرر کرنے کا حق ہے۔ گنتی کے ایجنٹ پورے گنتی کے عمل کی نگرانی کرتے ہیں اور مختلف مراحل پر اپنی رضامندی پر دستخط کرتے ہیں۔ ووٹر لسٹ کی تیاری، ووٹنگ، اور گنتی کے تینوں مراحل میں اپنایا جانے والا کنکرنٹ آڈٹ سسٹم ہندوستانی انتخابی نظام کی منفرد پہچان ہے۔ ایسا جامع، کثیر الجہتی اور شفاف نظام دنیا کے کسی بھی ملک میں نہیں ملتا۔ شفافیت کے اعلیٰ معیار جس کے ساتھ ہندوستان کا انتخابی نظام چلتا ہے وہ جمہوری عمل کی ایک روشن مثال ہے۔ چیف الیکٹورل آفیسر اتر پردیش نودیپ رنوا نے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے جب الیکشن کمیشن آف انڈیا کی اعلیٰ قیادت براہ راست بوتھ لیول آفیسرز (بی ایل او) سے بات چیت کر رہی ہے۔ انہوں نے اتر پردیش میں خصوصی گہری نظر ثانی مہم ک (ایس آئی آر) کے دوران BLOs اور سپر وائزروں کی سخت محنت کی تعریف کی، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ BLOs نے گھر گھر جا کر نقشہ بنایا اور ڈیٹا اکٹھا کیا، اور مقررہ وقت کے اندر ووٹروں کی بڑی تعداد کو سنا۔ نتیجتاً یہ سارا عمل نہایت ہموار طریقے سے مکمل ہوا۔ اس سے قبل سی ای سی کو گارڈ آف آنر دیا گیا۔ اس موقع پر ڈویژنل کمشنر انجنیا کمار سنگھ، ڈی آئی جی منیراج جی، ضلع مجسٹریٹ/ضلع انتخابی افسر ڈاکٹر راجیندر پنسیا، سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ستپال انٹل، میونسپل کمشنر دیویانشو پٹیل، اے ڈی ایم انتظامیہ/ڈپٹی ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر مسز سنگیتا گوتم، اور دیگر افسران کی شرکت رہی۔ ٹی ایم یو کے چانسلر سریش جین نے بھی سی ای سی کا خیر مقدم کیا۔

70 لاکھ کے سائبر فراڈ کے الزام میں تین ملزم گرفتار

مرادآباد میں جھارکھنڈ کے جام تاڑا ضلع کے گینگ کا پردہ فاش

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) پولیس نے جھارکھنڈ کے جام تاڑا ضلع سے تین بدنام زمانہ سائبر ملزمان کو گرفتار کر کے سائبر فراڈ کے ایک بڑے گروہ کا پردہ فاش کیا ہے۔ ملزم سے سات موبائل فون، چار پین ڈرائیو، 123 ایکٹیویٹڈ سم کارڈ، پانچ ایرٹیل اور پانچ جیو سم کارڈ، 10 اے ٹی ایم سمارٹ کارڈ، 11 فرضی آدھار کارڈ، سات پین کارڈ، اور 25,000 روپے نقد برآمد ہوئے ہیں۔ گرفتار ملزمان کی شناخت گنڈو انصاری، رفیق انصاری اور کریم انصاری کے طور پر ہوئی ہے، جو جھارکھنڈ کے جام تاڑا کے رہنے والے ہیں۔ پولیس کے مطابق یہ تینوں گزشتہ 18 دنوں سے مرادآباد میں کرائے کے مکان میں رہ رہے تھے اور سائبر فراڈ کو انجام دے رہے تھے۔ ایس پی سٹی کمار رن وجے سنگھ نے پریس کانفرنس کے دوران بتایا کہ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے لوگوں سے تقریباً 70 لاکھ روپے کا فراڈ کیا۔ تفتیش کے دوران ملزمان نے انکشاف کیا کہ وہ واٹس ایپ، ایس ایم ایس اور دیگر سوشل میڈیا کے ذریعے ملک بھر کے لوگوں کو جعلی لنکس اور اے پی کے فائلیں بھیجتے تھے۔ یہ فائلیں بینک اپ ڈیٹس، KYC، بجلی کے بل، کوریئر، سرکاری اسکیموں یا دیگر ضروری خدمات کی آڑ میں ڈاؤن لوڈ کی گئی تھیں۔ ایک بار جب کسی شخص نے فائل ڈاؤن لوڈ کی تو ملزمان نے ان کے موبائل فون کو ہیک کر لیتے۔ اس کے بعد ملزم نے متاثرین کے بینک اکاؤنٹس سے رقم نکالنے کے لیے انٹرنیٹ بینکنگ، UPI اور دیگر حساس معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے لوگوں کو آن لائن گیمنگ، سرمایہ کاری اور ٹاسک بیسڈ اسکیموں میں بونس کا لالچ دے کر بھی دھوکہ دیا۔ انہوں نے لوگوں کو اے پی کے فائلیں ڈاؤن لوڈ کرنے اور ان کے بینک اکاؤنٹس سے رقم نکالنے کے لیے جعلی کسٹمر کیئر نمبرز کا بھی استعمال کیا۔ پولیس کی تفتیش میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ گینگ جعلی سم کارڈز اور میول بینک اکاؤنٹس استعمال کرتا تھا۔ ملزمان 15 سے 20 دن شہر میں سرگرم رہتے، پھر سم کارڈ کو ضائع کر کے دوسرے شہر چلے جاتے۔ دھوکہ دہی کی گئی رقم کو مختلف بینک کھاتوں میں منتقل کیا گیا اور بہار، کولکتہ اور جھارکھنڈ میں نکالا گیا۔ پولیس نے اس گینگ کے خلاف تحقیقات شروع کر دی ہے۔

ہائی ٹینشن لائن کی زد میں آکر دو معصوم بچے جھلسے

دونوں بچوں کو تشویشناک حالت میں ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) پاکبڑاہ تھانے کی حدود میں واقع گاؤں سماتھل میں ایک گھر کی چھت پر کھیل رہے دو معصوم بچے ہائی ٹینشن پاور لائن کی زد میں آکر بری طرح جھلس گئے۔ دونوں بچوں کو تشویشناک حالت میں ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے اور ان کا علاج چل رہا ہے۔ اس واقعہ سے گاؤں میں خوف و ہراس کا ماحول ہے۔ اطلاعات کے مطابق سماتھل گاؤں کے رہائشی التمش ولد حنیف اور ابوذر ولد حسن اپنے گھر کی چھت پر کھیل رہے تھے۔ وہ ان کے گھر کے اوپر سے گزرنے والی ہائی ٹینشن پاور لائن کی زد میں آئے اور انہیں بجلی کا شدید جھٹکا لگا۔ دونوں بچے شدید جھلس گئے، جس سے چیخ و پکار مچ گئی۔ شور سنتے ہی اہل خانہ اور گاؤں والے ضلع اسپتال پہنچے، جہاں طبی نگرانی میں ان کا علاج چل رہا ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق دونوں بچوں کی حالت تشویشناک ہے۔ اس واقعہ کے بعد گاؤں کے لوگوں نے بجلی محکمہ کے خلاف اپنا غصہ ظاہر کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ گاؤں کے اوپر سے گزرنے والی ہائی ٹینشن لائن طویل عرصے سے خطرہ بنی ہوئی ہے اور متعدد حادثات کا سبب بن چکی ہے۔ ان کا الزام ہے کہ بار بار شکایت کے باوجود محکمہ نے لائن کو ہٹانے یا محفوظ کرنے کے لیے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا۔ گاؤں کے لوگوں نے انتظامیہ اور محکمہ بجلی سے مطالبہ کیا ہے کہ آبادی والے علاقے کے اوپر سے گزرنے والی ہائی ٹینشن لائن کو جلد از جلد گاؤں سے باہر منتقل کیا جائے تاکہ مستقبل میں ہونے والے واقعات کو روکا جا سکے۔ دریں اثناء محکمہ بجلی کا کہنا ہے کہ ہائی ٹینشن لائن پہلے سے موجود تھی اور لوگوں نے ضابطوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس کے نیچے مکانات بنائے۔ محکمہ کا کہنا ہے کہ ہائی ٹینشن لائن کے نیچے تعمیرات نہیں کی جانی چاہیے تھی۔ واقعہ کی فی الحال تفتیش جاری ہے۔

یونائیٹڈ اسٹیٹ اف انڈیا وقت کی اہم ضرورت ہے اس پر سنجیدگی سے غور کیا جائے

سبھارتی یونیورسٹی کے چیف ایڈوائزر ڈاکٹر اتل کرشنا کا راشٹر انوبھوتی کے رسم اجرا موقع پر اظہار خیال

دیوبند (عارف عثمانی) یونائٹڈ اسٹیٹ اف انڈیا وقت کی اہم ضرورت ہے اگر اس پر سنجیدگی سے غور کیا جائے تو اس خیال کو عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار سوامی وویکانند سبھارتی یونیورسٹی کے چیف ایڈوائزر، چیئرمین ڈاکٹر اتل کرشنا نے کیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہمیں ہر شعبے میں دنیا کی بڑی طاقتوں سے آگے نکلنا ہے تو "متحدہ بھارت جمہوریہ" (United States of India) کے تصور کو زمین پر عملی جامہ پہنانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی لوگ اکھنڈ بھارت کی بات کرتے ہیں لیکن اس کا حقیقی خاکہ ان کے پاس نہیں ہے۔

ڈاکٹر کرشنا اپنی کتاب 'راشٹر انوبھوتی' حصہ 2 کی اشاعت اور مشاہداتی فکری سیمینار کے موقع پر شہید اشفاق اللہ خان بھون میں خصوصی مقرر کی حیثیت سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہمارے ملک کے سیاستدان مضبوط ارادے اور ایمانداری کے ساتھ متحدہ عرب امارات کی طرز پر وسیع پیمانے پر 'متحدہ بھارت جمہوریہ' (United States of India) کی تشکیل کے بارے میں پڑوسی ممالک سے مشاورت کریں تو اس سے سب کو فائدہ ہوگا اور بھارت دنیا کی سب سے بڑی طاقت بن سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سری لنکا، پاکستان، نیپال، میانمار، بنگلہ دیش وغیرہ اس جمہوریہ کا حصہ بن سکتے ہیں۔ جس میں سب کی ایک فوج، ایک کرنسی اور ایک پاسپورٹ ہو۔ ہر ایک کو اپنے اپنے فرقے اور مذہب کی پالیسیاں اپنے معاشرے کے مطابق بنانے کی آزادی ہوگی۔ اس سے باہمی تناؤ اور امتیاز بھی کم ہو جائے گا۔ لوک سبھا کی ڈپٹی ڈائریکٹر اور سماجی ہم آہنگی مہم سے وابستہ مقررہ نیتا کماری نے کہا کہ ڈاکٹر اتل کرشنا کے نظریات اور وسیع سوچ سے تعلیمی ترقی، قوم کی تعمیر اور صحت کے شعبے میں ملک کو بے مثال فائدہ ہوا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اگر ان کی متاثر کن پالیسیوں سے سرکاری سطح پر فائدہ اٹھایا جائے تو ملک کی عوام مزید مستفید ہو سکے گی۔ اس موقع پر اتراکھنڈ حکومت اردو اکیڈمی کے سابق نائب صدر اور بین الاقوامی شاعر افضل منگلوری نے کہا کہ ڈاکٹر اتل کرشنا کی شخصیت تعلیم، صحت اور کردار سازی کی ایسی زندہ درسگاہ ہے جو کئی یونیورسٹیوں پر بھاری ہے۔ منگلوری نے کہا کہ گوتم بدھ، بھگوان مہاویر، شری کرشن، مرادا پروشوتم شری رام، بابا گرو نانک اور صوفی سنتوں کی تعلیمات اور نظریات کا عکس ڈاکٹر اتل کرشنا کے خیالات اور پالیسیوں میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی تحریک آزادی کے مجاہدین کو سچی خراج عقیدت پیش کرنے کے مقصد سے ان کی کتابیں اور تعلیمی عمارتیں آج ہم سب کے لیے تحریک کا سرچشمہ ہیں۔

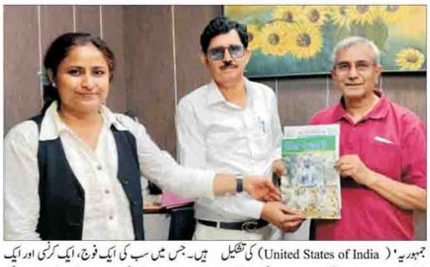

عطر کے تاجر کی تلاش میں ای ڈی ٹیم کی دیوبند میں چھاپہ مار کارروائی

یوپی اے ٹی ایس کی جانب سے درج معاملہ کی بنیاد پر ای ڈی نے یہ کارروائی کی

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند میں صبح سویرے دارالعلوم کے آس پاس ای ڈی کی ٹیم نے ایک عطر تاجر کی تلاش میں کئی مقام پر پہنچ کر پوچھ تاچھ کی۔ بتایا جاتا ہے کہ ای ڈی ٹیم مشتبہ طور سے رقومات کی لین دین کی جانچ کے سلسلہ میں دیوبند پہنچی تھی حالانکہ کافی تلاش کے بعد عطر کا کاروبار کرنے والے کے بارے میں کوئی معلومات حاصل نہیں ہو سکی۔ تفصیل کے مطابق ای ڈی ٹیم نے جمعرات کے روز دیوبند میں کئی مقامات پر دبش دے کر عطر کے کاروبار کرنے والے ایک شخص کو تلاش کیا اور کچھ لوگوں سے معلومات بھی کی۔ ای ڈی ٹیم کے دیوبند پہنچنے کی اطلاع سے تاجروں اور مقامی لوگوں میں اضطرابی کیفیت پیدا ہوگئی۔ جبکہ ای ڈی ٹیم جس شخص کو تلاش کرنے کے لئے آئی تھی اس کے بارے میں اس کو کوئی پختہ جانکاری نہیں مل سکی۔ تفصیل کے مطابق ای ڈی کی ٹیم غیر ملکی لوگوں کی دراندازی اور ان کے نام نہاد مالی نیٹ ورک اور مشتبہ طور پر رقومات کی لین دین کی جانچ کرنے کے سلسلہ میں دارالعلوم کے قریب واقع محلہ محل پہنچی تھی۔ ای ڈی کی یہ ٹیم بنگال کے ایک باشندہ اور عطر کا کاروبار کرنے والے کی تلاش کر رہی تھی جو کچھ سالوں پہلے دیوبند میں عطر کا کاروبار کیا کرتا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ عطر کا کاروبار کرنے والا یہ شخص تقریباً 3/سال پہلے دیوبند چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ ای ڈی افسران نے دیوبند کے محلہ محل کے علاوہ شہر میں واقع عطر کی کئی دکانوں پر پہنچ کر مذکورہ عطر تاجر کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ ای ڈی افسران نے مقامی تاجروں سے اس کے ٹھکانے، کاروبار اور اس کے تعلقات سے متعلق معلومات کیں۔ لیکن اس کے موجودہ ٹھکانے یا سرگرمیوں کے بارے میں کوئی پختہ جانکاری نہیں مل سکی۔ ای ڈی ٹیم نے روہنگیا اور بنگلہ دیشی درانداز کاروں کے نیٹ ورک اور ٹیرر فنڈنگ معاملہ میں دیوبند میں چھاپہ ماری کی، دیوبند کے علاوہ ای ڈی ٹیم نے اتر پردیش دہلی، ہریانہ اور مغربی بنگال میں ایک ساتھ 13/مقامات پر چھاپہ مار کارروائی کی بتایا جاتا ہے کہ کچھ چیریٹیبل ٹرسٹ غیر قانونی طریقے سے غیر ممالک سے رقومات منگا رہے تھے اور ان پیسوں سے در اندازی کرنے والوں کو فرضی دستاویزات تیار کرانے اور ان کی مالی مدد کرنے میں خرچ کی جاتی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ کچھ سالوں قبل اس عطر کے تاجر کا نام ناجائز طریقہ سے دراندازی کرنے کے ایک معاملہ میں سامنے آیا تھا اس وقت بھی ای ڈی نے پوچھ تاچھ کے لئے اس کو حراست میں لیا تھا، لیکن پوچھ تاچھ کرنے کے بعد اس کو چھوڑ دیا گیا تھا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس واقعہ کے بعد وہ دیوبند سے چلا گیا تھا لیکن ای ڈی ٹیم اب بھی مذکورہ شخص کو رقومات کی لین دین اور اس کے ممکنہ نیٹ ورک کو دیوبند میں تلاش کر رہی ہے۔

حکومت مسماری نہیں بلکہ حل تلاش کرے: ڈاکٹر ایس ٹی حسن

نام پلیٹ تنازعہ اور محمد علی جوہر یونیورسٹی کو بلڈوزر نوٹس پر سابق ایم پی کا ردعمل

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) کانوڑ یاترا کے دوران دکانوں پر نام کی تختیوں سے متعلق تنازعہ اور اعظم خان کے تعلیمی ادارے محمد علی جوہر یونیورسٹی رامپور کو بلڈوزر نوٹس جاری کرنے پر سابق ایم پی نے ڈاکٹر ایس ٹی حسن نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے مسلمان دکانداروں پر زور دیا کہ وہ بغیر کسی خوف کے اپنے نام فخر کے ساتھ لکھیں کیونکہ روزی دینے والا واحد اللہ ہے۔ رام پور میں میڈیا سے بات چیت کے دوران ڈاکٹر ایس ٹی حسن نے اعظم خان کے تعلیمی ادارے کو جاری کیے گئے بلڈوزر نوٹس کو انتہائی افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ تعلیمی ادارے برسوں کی محنت اور بڑی مشکل سے بنائے جاتے ہیں۔ اگر تعمیرات میں کوئی تکنیکی یا قانونی خامیاں ہیں تو انہیں براہ راست مسمار کرنے کے بجائے قانونی دائرے میں بات چیت اور اصلاح کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ اور اتر پردیش کے گورنر سے اس معاملے میں مداخلت کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ تعلیمی اداروں کو بچانے اور تنازعہ کا پرامن حل تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندو اور مسلم دونوں برادریوں کے بچے ادارے میں تعلیم حاصل کرتے ہیں، اس لیے اس معاملے کو حساسیت کے ساتھ دیکھا جانا چاہیے۔ کانوڑ یاترا کے دوران نام کی تختی کے تنازعہ پر اپنی رائے پیش کرتے ہوئے سابق ایم پی نے کہا کہ کسی دکاندار کو اپنی شناخت چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے مسلم تاجروں سے اپیل کی کہ وہ بلا خوف و خطر اپنی دکانوں پر اپنا نام لکھیں اور افواہوں یا دباؤ کا شکار نہ ہوں۔

دیوبند کانگریس دفتر پر سنگٹھن سرجن میٹنگ کا انعقاد

کانگریس کی عوامی پالیسیوں کو کارکنان گھر گھر پہنچانے کا کام کریں: راحت خلیل

دیوبند (عارف عثمانی) آنے والے اسمبلی الیکشن کی تیاروں کو لے جمعرات کے روز دیوبند میں واقع کانگریس کے دفتر پر ایک میٹنگ منعقد کی گئی۔ اس میٹنگ نیائے پنچایت صدور کے رول اور پارٹی کو بوتھ سطح تک اور زیادہ مضبوط و فعال بنانے کے لئے پارٹی کارکنان کی ذمہ داریاں طے کرنے، عوامی رابطے کی مہم چلانے اور آنے والے اسمبلی الیکشن میں کئے جانے والے اقدامات پر تفصیل کے ساتھ گفتگو کی۔

میٹنگ میں موجود تمام مقررین نے ان میں پارٹی عہداران اور کارکنان سے متحد ہو کر پارٹی کو مضبوط کرنے اور کانگریس کی پالیسیوں اور خیالات پر اک نیک فرد تک پہچانے کی اپیل کی گئی۔ مقررین نے کہا کہ بوتھ سطح پر اپنے آپ کو مضبوط کرنا ہی الیکشن میں پارٹی کی کامیابی کی بنیاد بنے گا۔ اس موقع پر خصوص طور سے حمزہ نعمان مسعود، سندیپ ورما، ڈاکٹر امیر عالم، راحت خلیل، راغب انجم، عبداللہ قریشی، یوسف خلیل وریام خان، شمشاد جنگ، اشرف بھارتی، حافظ شاہد، راج پال کرن، انوار صدیقی، ریحان قریشی، شازیہ ناز نبیل مسعودی، جمیل شاہ، عبدالرحمٰن، عظیم قریشی، وسیم مغل، شہزاد عثمانی کے علاوہ سیکڑوں کی تعداد میں کانگریس پارٹی کے عہدیداران اور کارکنان موجود رہے۔

شیوراتری کے موقع پر یاتریوں کے لیے میڈیکل کیمپ لگائے جانے کا فیصلہ

دیوبند (عارف عثمانی) بھارت وکاس پریشد کی میٹنگ میں سماجی کام کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا۔ اس میٹنگ کے دوران کوآرڈی نیٹرز کو اعزاز سے نوازا گیا۔ جمعرات کو ریلوے روڈ کے دفتر میں منعقدہ میٹنگ میں بانی صدر وویک تائل اور صدر رابن اگروال نے کہا کہ تنظیم باقاعدگی سے سماجی کاموں میں مصروف رہتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مہیلا منڈل اگست میں تیج فیسٹیول کا انعقاد کرے گا، جس کے لیے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ گروکل نرسن میں شیوراتری کے موقع پر یاتریوں کے لیے ایک میڈیکل کیمپ بھی لگایا جائے گا جس کے کوآرڈی نیٹر راجیش سنگھل ہوں گے۔ اس موقع پر عہدیداروں نے پربھات گپتا، میڈیکل کیمپ کوآرڈی نیٹر سکھوندر بابا، اور یوگا ڈے کوآرڈی نیٹر ستیش ورما کو جون میں نرجالا اکادشی پر ان کے خدماتی کام کے لیے اعزاز سے نوازا۔ اس دوران نئے رکن جتیندر دھیمان کا بھی خیر مقدم کیا گیا۔ اس دوران ڈاکٹر انوج گوئل، روہت سنگھل، امیت چودھری، ڈاکٹر پنکج تیاگی، انو گوئل، سوہن کچھل، ستویر چودھری، امیت سونی، انشول ورما وغیرہ موجود تھے۔

غیر ملکی کمپنیوں پر بھروسہ کرکے الیکشن نہیں جیتا جا سکتا

اکھلیش یادو کے غیر ملکی دوروں پر اوم پرکاش راج بھر نے اٹھائے سوال

لکھنؤ: (پی این ایس) اترپردیش کی سیاست میں ایک بار پھر لفظوں کی جنگ چھڑ گئی ہے۔ یوگی حکومت میں کابینہ کے وزیر اور سبھاسپ (سجاپا) پارٹی کے سربراہ اوم پرکاش راج بھر نے ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کو براہ راست نشانہ بنایا ہے۔ راج بھر نے دعویٰ کیا کہ اکھلیش یادو آئندہ 2027 کے اسمبلی انتخابات جیتنے کے لیے ایک غیر ملکی کمپنی کی مدد لے رہے ہیں، اور یہ کہ ان کے حالیہ غیر ملکی دورے اسی حکمت عملی کا حصہ ہیں۔ تاہم، سجاپا کے صدر نے اپنے دعوؤں کی تائید کیلئے کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کیا ہے۔ سوشل میڈیا پر محاذ کھولتے ہوئے راج بھر نے الزام لگایا کہ سماج وادی پارٹی نے انتخابی فائدہ حاصل کرنے اور ذاتوں کے درمیان تقسیم پیدا کرنے کیلئے ایک 'خفیہ کام' ایک غیر ملکی ایجنسی کو سونپا ہے۔ انہوں نے ایس پی کے بہت بڑے پی ڈی اے (پسماندہ، دلت، اقلیت) فارمولے کو مکمل ناکام قرار دیتے ہوئے کہا کہ کروڑوں روپے خرچ کرکے الیکشن نہیں جیتا جا سکتا۔

اکھلیش یادو کو اے سی اور ٹویٹر والا لیڈر قرار دیتے ہوئے راج بھر نے راہل گاندھی اور اروند کجریوال کی مثالیں بھی دیں۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار صرف بڑے پیمانے پر فنڈنگ اور غیر ملکی حکمت عملی کے ذریعے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اکھلیش کو ماضی کی یاد دلاتے ہوئے راج بھر نے یہ بھی الزام لگایا کہ 2012 میں جب سماج وادی پارٹی کی حکومت آئی تو ریاست میں انتشار اور ذات پات کا تشدد عروج پر تھا۔

ککریل نائٹ سفاری کو سپریم کورٹ کی منظوری

لکھنؤ: (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ میں مجوزہ ککریل نائٹ سفاری پروجیکٹ کو سپریم کورٹ سے بڑی راحت ملی ہے۔ عدالت نے مرکزی بااختیار کمیٹی (CEC) کی سفارشات اور ماحولیاتی حالات سے مشروط اس منصوبے کی منظوری دی۔ اس سے ملک کی پہلی اور دنیا کی پانچویں نائٹ سفاری کی تعمیر کا راستہ صاف ہو جاتا ہے۔ اترپردیش حکومت اب انتظامی رسمی کارروائیاں مکمل کرے گی اور جلد ہی تعمیر شروع کرنے کی تیاری کرے گی۔ دو مرحلہ میں بنے گا پروجیکٹ، دو برس میں ہوگی تعمیر: ککریل نائٹ سفاری تقریباً 900 ایکڑ پر دو مرحلوں میں تیار کی جائے گی۔ پہلے مرحلے پر 631 کروڑ روپے لاگت آئے گی، جبکہ پروجیکٹ کی کل لاگت کا تخمینہ 1510 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ ریاستی کابینہ نے اگست 2022 میں

اصولی منظوری دی اور اخراجات کی مالیاتی کمیٹی نے فروری 2025 میں مالیاتی منظوری دی۔ سپریم کورٹ نے سی ای سی کی سفارشات کے مطابق کئی شرائط عائد کی ہیں۔ ایڈونچر زون نہیں بنایا جائے گا اور چار لین والی سڑک کے بجائے دو لین والی سڑک بنائی جائے گی۔ نواب واجد علی شاہ زولوجیکل پارک کو ککریل کے جنگلاتی علاقے میں منتقل نہیں کیا جائے گا۔ درختوں کی کٹائی کو کم سے کم رکھا جائے گا اور بڑے پیمانے پر شجرکاری کی جائے گی۔ مزید برآں، جنگلی حیات کے لیے دوستانہ کم شدت والی روشنی، گاڑیوں کی محدود آمد و رفت، اور قدرتی نالوں، ندیوں اور گیلے علاقوں کو محفوظ کیا جائے گا۔ یہ پروجیکٹ 5.5 کلومیٹر ٹرام وے، 1.92 کلومیٹر پیدل چلنے کا راستہ، 7D تھیٹر، ایک کیفے ٹیریا، ایک آڈیٹوریم اور پارکنگ جیسی سہولیات تیار کرے گا۔ جنگلی حیات کے پرکشش مقامات میں ایشیائی شیر، بنگال ٹائیگر، چیتے، گھڑیال، ہائینا اور اڑنے والی گلہری شامل ہیں۔ حکومت کا ماننا ہے کہ اس پروجیکٹ سے لکھنؤ کو بین الاقوامی سیاحتی نقشے پر ایک نئی شناخت ملے گی اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔

میونسپل کمشنر اجسوی راج نے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے کی ملاقات

لکھنؤ: وزیراعلیٰ نے ساون کے مہینے میں سبھی انتظامات بالکل ٹھیک رکھنے کے لئے میونسپل کمشنر (نگر آیوکت) کو ہدایات دی ہیں۔ مقدس شہر متھرا میں، متھرا-ورنداون کے نئے میونسپل کمشنر اجسوی راج نے لکھنؤ میں وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے ملاقات کی اور انہیں ٹھاکر بانکے بہاری جی کا پرساد پیش کیا۔ وزیراعلیٰ نے ہدایت دی کہ ساون کے مہینے اور شری کرشنا جنم اشٹمی پر لاکھوں عقیدت مند متھرا-ورنداون آئیں گے۔ زائرین کی سہولت کے لئے تمام سرکاری اور عوامی انتظامات بہترین ہونے چاہئے۔ شہر کی صفائی پر خاص توجہ دی جائے تاکہ باہر سے آنے والوں کو ایک صاف ستھرا برج نظر آئے۔

نئے میونسپل کمشنر نے یقین دلایا کہ پندرہ دن کے اندر متھرا-ورنداون میں صفائی کے بہتر انتظامات نظر آنے لگیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ صفائی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے وہ خود روزانہ گراؤنڈ پر جا کر کام کی نگرانی کر رہے ہیں۔ لاپرواہی کرنے والے افسران کو سخت انتباہ دیا گیا ہے اور ترقیاتی کاموں کو تیز کرنے کی حکمت عملی بھی تیار کر لی گئی ہے۔ کیا آپ متھرا یا ورنداون کی سیر کے بارے میں مزید معلومات جاننا چاہتے ہیں؟ آپ مجھ سے آنے والے تہواروں کی تفصیلات، عقیدت مندوں کے لیے سہولیات، یا یہاں کے مشہور مندروں کے بارے میں پوچھ سکتے ہیں۔

بی جے پی تعلیم میں بھی فرقہ پرستی دیکھتی ہے: اکھلیش

لکھنؤ: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیراعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی تعلیم میں بھی فرقہ پرستی دیکھتی ہے۔ تعلیم، اساتذہ، طلباء اور تعلیم کے بعد نوکریاں بی جے پی کے ایجنڈے میں نہیں ہیں۔ بی جے پی تعلیم مخالف ہے۔ بی جے پی طلبہ اور نوجوانوں کے مستقبل سے کھیل رہی ہے۔ انہوں نے سوال کیا، بی جے پی اپنے غیر رجسٹرڈ اتحادیوں کی غیر قانونی عمارتوں کو کب گرائے گی؟ جب اتحادی خود ہی غیر رجسٹرڈ ہیں تو ان کی عمارتیں، دفاتر اور ادارے کیسے جائز ہو سکتے ہیں؟ سابق وزیراعلیٰ نے کہا ہے کہ بی جے پی حکومت میں کسانوں کی حالت بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ بی جے پی کی ڈبل انجن والی حکومت کی پالیسیاں کسان مخالف ہیں۔ کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے کا وعدہ اب صرف پرانے اخباروں کے ردی کی ٹوکری میں ہی مل سکتا ہے۔ کسانوں کو ان کی فصلوں کی سہارا قیمت بھی نہیں مل رہی ہے۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی کسانوں کو ہر طرح سے مایوس کر رہی ہے۔ کاشتکاری کی لاگت بڑھ رہی ہے۔ کسان کیا کر سکتے ہیں؟ انہیں نہ تو بروقت کھاد، بیج اور کیڑے مار ادویات مل رہی ہیں اور نہ ہی حکومت کوئی امداد فراہم کر رہی ہے۔ بی جے پی کے دور حکومت میں خوراک فراہم کرنے والے بالآخر اپنی جان لینے پر مجبور ہیں۔ آگرہ کے فتح آباد میں قرض میں ڈوبے کسان پدما سنگھ نے

خودکشی کر لی۔ وزیراعلیٰ نے کئی وعدے کیے لیکن کسانوں کے لیے کچھ نہیں کیا۔ عالمی بحران کا حوالہ دیتے ہوئے سپا سربراہ نے کہا کہ کھاد کی درآمدات کے مسئلہ کا بی جے پی حکومت کا دعویٰ جھوٹ کی انتہا ہے۔ حکومت بوائی کے موسم سے پہلے کھادوں کو ذخیرہ کرنے کی ذمہ دار ہے۔ سماج وادی حکومت نے پہلے کھاد اور بیج کا انتظام کیا تھا۔ تاہم، بی جے پی حکومت بروقت کچھ کرنے میں ناکام ہے۔ بی جے پی حکومت کی انتظامی نا اہلی اور دور اندیشی کسانوں کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ کیڑے مار ادویات اور بیجوں میں ملاوٹ ہو رہی ہے۔ بی جے پی حکومت کا تعلق کسانوں سے نہیں بلکہ دلالوں اور بڑی کمپنیوں کے مالکان کے مفادات سے ہے۔ کسانوں کو ان کی فصلوں کی مناسب قیمت نہیں مل رہی ہے۔ حکومت کے تحفظ میں مڈل مین منافع کما رہے ہیں جبکہ کسان پریشانی کے آنسو رو رہے ہیں۔ بڑی کمپنیوں کے ایجنٹ لازمی ایم ایس پی کی عدم موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ اپنی فصلیں من مانے داموں خریدتے ہیں۔ کسانوں کو دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ بی جے پی حکومت میں کسان بے بس ہیں۔ بی جے پی عام لوگوں اور کسانوں کا اعتماد کھو چکی ہے۔ سچ یہ ہے کہ بی جے پی پر اب کوئی بھروسہ نہیں کرتا۔ ہم ان لوگوں سے کیا امید کر سکتے ہیں جنہوں نے بھگوان شری رام کو بھی دھوکہ دیا، ان کے زیورات اور چندے لوٹ لیے؟ کسان بی جے پی کے رویہ سے ناراض ہیں۔ جب عوام 2027 میں کسان مخالف بی جے پی حکومت کو مستقل طور پر ہٹا دے گی جب ہی کسانوں کے گھروں میں خوشحالی آئے گی۔

متنازعہ بنگلہ دیشی مصنفہ کے پروگرام پر اعتراض

مسلم پرسنل لا بورڈ کا کولکاتا کی تقریب کی منسوخی کا مطالبہ

لکھنؤ: (پی این ایس) مسلم پرسنل لا بورڈ آف انڈیا نے یکم اگست کو کولکاتا کے 'رویندر سدن' میں متنازعہ بنگلہ دیشی مصنفہ تسلیمہ نسرین کے مجوزہ پروگرام پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے مغربی بنگال حکومت اور متعلقہ انتظامیہ سے اس کے فوری التوا یا منسوخی کا مطالبہ کیا ہے۔ بورڈ کا کہنا ہے کہ ایسے پروگرام سماجی ہم آہنگی اور فرقہ وارانہ یکجہتی کیلئے نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

بورڈ کے قومی جنرل سکریٹری ڈاکٹر معین احمد خان (ممو) کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ تسلیمہ نسرین گزشتہ کئی برسوں سے اپنی تحریروں اور بیانات کے ذریعے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرتی رہی ہیں، جس کے باعث ان کی عوامی سرگرمیاں مختلف حلقوں میں شدید ردعمل کا سبب بنتی رہی ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ ایسے فرد کو عوامی پلیٹ فارم فراہم کرنا اظہار رائے کی آزادی کے نام پر کروڑوں شہریوں کے مذہبی احساسات کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہے۔ ڈاکٹر معین احمد خان نے کہا کہ ہندوستان جیسے کثیر مذہبی اور کثیر ثقافتی ملک میں حساس مذہبی معاملات سے جڑے پروگراموں کے انعقاد کے دوران سماجی ذمہ داری اور قومی یکجہتی کو مقدم رکھا جانا چاہیے۔ ان کے مطابق اگر کسی پروگرام سے معاشرے میں کشیدگی کا اندیشہ ہو تو انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ دانشمندانہ فیصلہ کرے۔ انہوں نے واضح کیا کہ آئین ہند ہر شہری کو اظہار رائے کی آزادی کا حق دیتا ہے، تاہم یہ آزادی آئینی حدود سے مشروط ہے۔ مسلم پرسنل لا بورڈ آف انڈیا نے مغربی بنگال حکومت، کولکاتا انتظامیہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ امن و امان اور سماجی ہم آہنگی کو ترجیح دیتے ہوئے اس پروگرام کے انعقاد پر نظر ثانی کریں۔

جوہر یونیورسٹی پہنچیں تزئین فاطمہ، پولیس اہلکاروں کو گیٹ سے ہٹایا

رام پور: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے لیڈر اور سابق کابینہ وزیر اعظم خان کے ڈریم پروجیکٹ جوہر یونیورسٹی پر ایک بار پھر قانونی دباؤ بڑھ گیا ہے۔ رام پور ضلع انتظامیہ اور رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے یونیورسٹی کیمپس کی 40 عمارتوں میں سے 38 کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے سخت موقف اختیار کیا ہے۔ افسران نے ان تمام غیر قانونی تعمیرات کو گرانے کا حکم جاری کرتے ہوئے یونیورسٹی انتظامیہ کو ایسا کرنے کیلئے صرف 15 دن کا وقت دیا ہے۔ اس بڑے حکم کے درمیان اعظم خان کی اہلیہ اور سابق ایم ایل اے ڈاکٹر تزئین فاطمہ جمعرات کو اچانک جوہر یونیورسٹی کیمپس پہنچیں۔ اس کے وہاں پہنچتے ہی ماحول گرم ہو گیا۔ ڈاکٹر فاطمہ نے مین گیٹ پر تعینات پولیس اہلکاروں کو یہ کہتے ہوئے وہاں سے جانے کو کہا کہ انتظامیہ نے انہیں 15 دن کا وقت دیا ہے اس لیے اس وقت وہاں پولیس کی ضرورت نہیں ہے۔ دراصل جب اس یونیورسٹی کا سنگ بنیاد 2006 میں رکھا گیا تھا تب رامپور ترقیاتی اتھارٹی کا وجود نہیں تھا اور یہ علاقہ

ضلع پنچایت کے دائرہ اختیار میں آتا تھا۔ ابتدائی طور پر صرف دو عمارتوں کی تعمیر کیلئے ضلع پنچایت سے ضروری منظوری حاصل کی گئی تھی۔ اس کے بعد کیمپس میں تعمیر کی گئی دیگر 38 عمارتوں کیلئے کوئی درست انتظامی اجازت نہیں لی گئی۔ اب، تفصیلی چھان بین اور دستاویزات کی تصدیق کے بعد رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے ان عمارتوں کو اترپردیش ٹاؤن پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ ایکٹ 1973 کی دفعہ 27(1) کے تحت غیر قانونی قرار دیا ہے اور ان کو گرانے کا حکم دیا ہے۔ یہ یونیورسٹی 18 ستمبر 2006 کو ملائم سنگھ یادو کے دور میں قائم کی گئی تھی لیکن اقتدار میں تبدیلی کی وجہ سے اس کا افتتاح جلد ہی ملتوی کر دیا گیا تھا۔ 2012 میں جب سماج وادی پارٹی ریاست میں اکھلیش یادو کی قیادت میں اقتدار میں واپس آئی تو اعظم خان کے اثر و رسوخ کی بدولت ٹھیک چھ سال بعد 18 ستمبر 2012 کو یونیورسٹی کا باضابطہ افتتاح کیا گیا۔ واضح رہے کہ اس سے قبل 2021 میں یونیورسٹی انتظامیہ کی جانب سے تقریباً 70 ہیکٹر اراضی کو یونیورسٹی انتظامیہ کی جانب سے مسترد کرنے کے بعد ہائی کورٹ میں درخواست دی گئی تھی۔

لکھیم پور کھیری تشدد: آشیش اور اجے مشرا کے خلاف کوئی ثبوت نہیں: پولیس

لکھیم پور: (پی این ایس) لکھیم پور کھیری تشدد 2021 معاملے میں گواہوں کو مبینہ طور پر دھمکانے سے متعلق مقدمے کی سماعت کے دوران سپریم کورٹ کو اترپردیش پولیس نے اطلاع دی ہے کہ تحقیقات میں آشیش مشرا اور ان کے والد، سابق مرکزی وزیر اجے مشرا ٹینی کے ملوث ہونے کا کوئی قابل اعتبار ثبوت نہیں ملا ہے۔ آشیش مشرا کی ضمانت سے متعلق عرضی پر سماعت کے دوران ان کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ گواہوں کو دھمکانے کے معاملے میں چارج شیٹ داخل کی جا چکی ہے، تاہم اس میں نہ تو آشیش مشرا کا نام شامل ہے اور نہ ہی اجے مشرا ٹینی کا۔ سپریم کورٹ نے اس بیان کو عدالتی ریکارڈ کا حصہ بنا لیا ہے۔ ریاستی حکومت کی جانب سے داخل کردہ اسٹیٹس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ گواہوں کو دھمکانے سے متعلق درج ایف آئی آر کی تحقیقات مکمل ہو چکی ہیں اور دوران تفتیش آشیش مشرا کے خلاف کوئی ایسا ثبوت سامنے نہیں آیا جس کی بنیاد پر ان کے خلاف فرد جرم عائد کی جا سکے۔ رپورٹ میں یہ

بھی بتایا گیا کہ اس مقدمے میں امان دیپ سنگھ کے خلاف چارج شیٹ داخل کر دی گئی ہے، جس کا متعلقہ عدالت نے نوٹس بھی لے لیا ہے۔ اسٹیٹس رپورٹ کے مطابق اجے مشرا، آشیش مشرا اور دیگر افراد کے مبینہ کردار کی بھی تحقیقات کی گئی تھیں، لیکن ان کے خلاف کسی قسم کے ملوث ہونے کے شواہد دستیاب نہیں ہو سکے۔ سپریم کورٹ نے شکایت کنندہ کو ہدایت دی ہے کہ وہ ریاستی حکومت کی اسٹیٹس رپورٹ کے جواب میں دو ہفتوں کے اندر اضافی حلف نامہ داخل کرے۔ واضح رہے کہ گواہوں کو دھمکانے کے الزامات کے سلسلے میں اترپردیش پولیس نے گزشتہ برس اکتوبر میں مقدمہ درج کیا تھا۔ یہ کارروائی اس وقت عمل میں آئی تھی جب سپریم کورٹ نے شکایت کنندہ بلجیندر سنگھ کی شکایت پر مناسب کارروائی نہ ہونے پر پولیس کی سرزنش کی تھی۔ عدالت کی ہدایت کے بعد ایک سینئر پولیس افسر نے پنجاب کے مکتسر جا کر شکایت کنندہ کا بیان قلم بند کیا تھا، جس کے بعد تعزیرات ہند کی دفعات 195-اے، 506 اور 120-بی کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ اصل مقدمہ 3 اکتوبر 2021 کو اترپردیش کے ضلع لکھیم پور کھیری میں پیش آنے والے تشدد سے متعلق ہے، جس میں چار کسانوں سمیت آٹھ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

زندہ شخص کو سرکاری ریکارڈ میں مردہ قرار دیا گیا

علی گڑھ: (پی این ایس) یہاں کے لودھا بلاک کے گووند پور پھگوئی گاؤں کے رہنے والے بے نامی ولد امر سنگھ کو سرکاری ریکارڈ پر مردہ قرار دیا گیا ہے۔ پچھلے ایک سال سے، وہ حکام کے گرد بھاگ رہا ہے، ایک آواز میں التجا کر رہا ہے۔ صاحب میں زندہ ہوں۔ پریشانی یہ ہے کہ اس کا آدھار کارڈ غیر فعال ہو گیا ہے، اور اس نے راشن کارڈ سمیت سرکاری اسکیموں کے فوائد حاصل کرنا بند کر دیا ہے۔ اس کا انکشاف اس وقت ہوا جب، تقریباً ایک سال پہلے، بے نامی اپنا راشن کارڈ ایکے وائی سی کروانے گیا تھا۔ جب اس کی تفصیلات مشین میں داخل کی گئیں تو عمل مکمل نہیں ہوا۔ تفتیش کرنے پر پتہ چلا کہ وہ آدھار ڈیٹا بیس میں مردہ کے طور پر درج تھا۔ جب کہ بینامی ایک گوشت اور خون کے ساتھ سب کے سامنے کھڑا ہے، نظام اسے قبول کرنے سے انکار کرتا ہے۔ اسے زندہ ثابت کرنے کے لیے منفرد سرٹیفکیٹ جمع کرنے پڑتے ہیں۔ بے نامی اب ہر اس دفتر کے دروازے پر دستک دے رہی ہے جو اسے انصاف فراہم کر سکے۔ اس کا مطالبہ سادہ سا ہے لیکن لاپرواہ نظام کی وجہ سے پیچیدہ ہو گیا ہے۔ اس کا مطالبہ ہے کہ کاغذی موت کے اس فیصلے کو واپس لیا جائے، ریکارڈ کو درست کیا جائے اور ان کے آدھار کارڈ کو دوبارہ فعال کیا جائے۔

رام مندر عطیہ چوری معاملے میں ٹنو اور منیش سے پوچھ گچھ

ایودھیا: (پی این ایس) رام مندر چڑھاوہ چوری کیس کی جانچ فیصلہ کن مرحلے پر پہنچتی دکھائی دے رہی ہے۔ دو ملزمین کی حراستی ریمانڈ کی تکمیل کے بعد، پولیس نے مرکزی ملزم رامشنکر یادو عرف ٹنو اور اس کے بھتیجے منیش یادو سے پورے نیٹ ورک اور چوری کی گئی رقم کی سرمایہ کاری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ ان سے پوچھ گچھ کے بعد پولیس حراستی ریمانڈ حاصل کرنے کے عمل کو بھی آگے بڑھا رہی ہے۔ بدھ کی دیر رات، سبھاش شریواستو اور رام شنکر مشرا کی حراستی ریمانڈ ختم ہونے کے بعد، انہیں ڈسٹرکٹ جیل واپس کر دیا گیا۔ اگلے دن، جمعرات کی صبح تقریباً 8:30 بجے، تفتیشی افسر اور سی او ایودھیا، آشوتوش تیواری، اپنی ٹیم کے ساتھ ڈسٹرکٹ جیل پہنچے۔ ٹنو اور منیش یادو سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک آمنے سامنے پوچھ گچھ کی

گئی۔ تفتیش کا مرکز چوری شدہ چڑھاوے کا فنڈز، ان کی سرمایہ کاری، اور چوری شدہ فنڈز سے حاصل کی گئی جائیدادوں پر مرکوز ہے۔ ذرائع کے مطابق پولیس نے دونوں ملزمان سے مختلف پہلوؤں پر پوچھ گچھ کی اور محکمہ ریونیو سے حاصل زمین کے ریکارڈ کا موازنہ بھی کیا۔ پوچھ گچھ کے دوران تینوں کی کچھ زمینوں کے بارے میں معلومات سامنے آئیں جس کی تصدیق کی جا رہی ہے۔ مزید برآں، پولیس کو چوری کی گئی رقم کی سرمایہ کاری اور کئی دیگر افراد کے ممکنہ کردار کے حوالے سے بھی نئی معلومات ملی ہیں۔ تفتیشی ایجنسیوں کا ماننا ہے کہ ان حقائق کی بنیاد پر ٹنو اور منیش کو حراست میں لینے سے کیس میں اہم انکشافات ہو سکتے ہیں۔ پولیس کو امید ہے کہ دونوں ملزمان سے پوچھ گچھ سے اہم شواہد اور چوری کی گئی رقم کے ٹھکانے، اس کے استعمال اور پورے نیٹ ورک سے متعلق نئی ریکوری کا پتہ چل سکے گا۔

جویلری شاپ میں چوری کرنے والے 6 ملزمان گرفتار

لکھنؤ: (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے گومتی نگر ایکسٹینشن تھانہ کی پولیس نے ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے زیورات کی دکانوں سے چوری کرنے والے ایک بدنام زمانہ بین ریاستی گروہ کا پردہ فاش کیا ہے۔ پولیس ٹیم نے ایک مخبر کی اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے بندھا روڈ پر شالیمار اپارٹمنٹ کے قریب گینگ کے چھ ارکان کو گرفتار کر لیا۔ ان کے پاس سے چوری شدہ سونے اور چاندی کے زیورات، نقدی، موبائل فون اور جرم میں استعمال ہونے والا ای رکشہ برآمد کیا گیا۔ دکان کا شٹر توڑ کر اڑائے تھے زیورات: یہ پورا واقعہ کھڑگپور کے گیتا پوری اسکوائر پر واقع وینکٹیش جیولرس میں پیش آیا۔ دکان کے مالک شیلیندر رستوگی نے پولیس سے شکایت کی تھی کہ 14 جولائی 2026 کی رات نامعلوم چوروں نے دکان کا شٹر توڑ کر سونے اور چاندی کے زیورات چوری کر لیے۔ پولیس نے تیزی سے کارروائی کرتے ہوئے تعزیرات ہند کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا اور چوروں کو پکڑنے کیلئے ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی۔ سی سی ٹی وی فوٹیج اور مخبر کی مدد سے گرفتار ہوئے ملزمان: پولیس ٹیم تھانہ انچارج کی قیادت میں، قریبی جرائم کے مناظر سے سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کی اور سابقہ ملزمان کے ریکارڈ کی تحقیق کی۔ آخر کار آج 16 جولائی 2026 کو پولیس نے گھیرے میں لے کر تمام چھ ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار ملزمان کی

شناخت دھیرج یادو (28 سال) ساکن باگھاموؤ لکھنؤ، نیرج کمار چودھری (24 سال) ساکن چھپرا بہار موجودہ پتہ رام آسرے پوروا، لکھنؤ، سچن راج (23 سال) ساکن خیرآباد، سیتاپور موجودہ پتہ لونا پور، لکھنؤ، سرویش راج (22 سال) ساکن خیرآباد، سیتاپور موجودہ پتہ گومتی نگر ایکسٹینشن، لکھنؤ، دھرمیندر نشاد (19 سال) ساکن تمبور سیتاپور موجودہ پتہ دیپل کھنڈ، لکھنؤ اور سمت سنگھ (20 سال) ساکن آگرہ موجودہ پتہ بی بی ڈی ایریا لکھنؤ کے طور پر ہوئی ہے۔ ملزمان کی نشاندہی اور تلاش کے دوران، پولیس نے 2 کلوگرام سے زائد وزنی چاندی کے برتن اور بت (جیسے چاندی کا جگ، لوٹا، شیشہ، پلیٹ، ہاتھی، چوہا، کچھوا، اور سانپ کے بت، پازیب، کمربند، پیر کی انگوٹھیاں، انگوٹھیاں، انگوٹھیاں) برآمد کر لیں۔ پیلے رنگ کے منگل سوتر، تقریباً 139 سونے کی نوز پنس اور دیگر زیورات برآمد ہوئے۔ تلاشی کے دوران 720 روپے نقد، 7 اینڈرائیڈ اسمارٹ فونز اور مسروقہ سامان لے جانے کے لیے استعمال ہونے والا ای رکشہ (UP32ST5972) برآمد ہوا ہے۔ پولیس نے کیس میں دفعہ 317(2) بی این ایس کا اضافہ کر دیا ہے اور تمام ملزمان کو عدالت میں پیش کرنے کے لیے قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔ یہ بڑی کامیابی حاصل کرنے والی ٹیم میں سب انسپکٹر امنگ کاسودھن، متھلیش سنگھ، سندیپ کمار، شبھم اوستھی، بھیمسین سنگھ اور کئی کانسٹیبل شامل تھے۔

دن میں چلاتے تھے آٹو، رات میں کرتے تھے چوری، لکھنؤ میں 5 شاطر چور گرفتار

لکھنؤ: کمشنریٹ پولیس نے گھر میں چوری کرنے والے ایک شاطر گروہ کا پردہ فاش کرتے ہوئے پانچ ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے چوری شدہ سونے اور چاندی کے زیورات، گھریلو سامان اور جرم میں استعمال ہونے والی کار برآمد کی ہے۔ یہ کارروائی پولیس کمشنر امریندر کمار سینگر اور جوائنٹ پولیس کمشنر اپرنا کمار کی طرف سے دی گئی کارروائی کے ایک حصے کے طور پر کی گئی۔ سی سی ٹی وی فوٹیج نے پولیس کو ملزم تک پہنچایا: یہ معاملہ پی جی آئی تھانہ علاقہ کا ہے۔ متاثرہ شیلندر سنگھ تومر کی اہلیہ پرتیبھا سنگھ نے 14 جولائی 2026 کو ایک شکایت درج کرائی جس میں کہا گیا کہ اپنے گاؤں سے واپسی پر اس نے اپنے گھر کے تالے ٹوٹے ہوئے اور سونے و چاندی کے زیورات سمیت گھریلو سامان چوری ہو چکے تھے۔ اس کے بعد ڈپٹی کمشنر آف پولیس (جنوبی) امت کمار آنند نے تین ٹیمیں تشکیل دیں۔ ٹیموں نے سی سی ٹی

وی فوٹیج اور دیگر الیکٹرانک شواہد کا جائزہ لیا اور پانچوں ملزمان کو 16 جولائی کو ڈلونا ریلوے کراسنگ انڈر پاس کے قریب سے گرفتار کیا۔ آٹو رکشا چلاتے تھے اور مالی تنگی کی وجہ سے چوری کرتے تھے: گرفتار ملزمان کی شناخت شبھم، شانی کمار، دلیپ، گووند لال اور رتن کے طور پر کی گئی ہے۔ سبھی رائے بریلی کا رہنے والے ہے اور آٹو رکشہ ڈرائیور کے طور پر کام کرتے ہے۔

لکھنؤ میں نوجوان کے جسم میں آر پار ہوئیں چار سلاخیں

کے جی ایم یو میں پیچیدہ سرجری، 7 یونٹ خون اور پلازما چڑھا کر بچائی گئی جان

لکھنؤ: کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (کے جی ایم یو) کے ٹراما سینٹر کے ڈاکٹروں نے ایک 23 سالہ شخص کو نئی زندگی دینے کے لیے انتہائی پیچیدہ اور نایاب سرجری کی۔ زیر تعمیر عمارت سے گرنے کے بعد اس کے جسم میں لوہے کی چار سلاخیں آر پار ہو گئیں تھیں۔ اس حادثے میں اس کے پھیپھڑے، ڈائیفرام، معدہ، چھوٹی آنت، تلی اور مثانے سمیت کئی اہم اعضاء زخمی ہو گئے تھے۔ نازک حالت میں ٹراما سینٹر پہنچنے پر ڈاکٹروں نے فوری طور پر علاج شروع کیا اور ساڑھے 8 گھنٹے کی سرجری کے بعد اس کی جان بچائی۔ اطلاعات کے مطابق فرخ آباد کے امرت پور کا امیش 13 جولائی کو لکھنؤ کے بادشاہ نگر میں زیر تعمیر عمارت پر کام کر رہا تھا۔ تبھی وہ اونچائی سے گر گیا اور لوہے کی سلاخیں آر پار ہو گئی۔ مقامی لوگوں نے سلاخیں کاٹیں اور اسی حالت میں اسے کے جی ایم یو ٹراما سینٹر پہنچایا۔

پہلے مریض کو کیا گیا اسٹیبل: ٹراما سینٹر پہنچنے پر مریض کا بلڈ پریشر مسلسل گرتا رہا اور اس کا خون بہت زیادہ بہہ رہا تھا۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ایک راڈ نے بائیں پھیپھڑے میں سوراخ کیا تھا جبکہ دوسری سلاخوں نے چھوٹی آنت، معدہ، تلی، مثانہ اور ڈایافرام کو شدید نقصان پہنچایا تھا۔ پھیپھڑے میں ہوا سے بھر جانے (نیوموتھورکس) کے حالات بننے پر ڈاکٹروں نے پہلے چیسٹ ڈرین ڈال کر مریض کو مستحکم کیا۔ سرجری کے دوران اچانک بلڈ پریشر گر گیا: پروفیسر ڈاکٹر سمیر مشرا اور ڈاکٹر نریندر کمار کی قیادت میں ٹراما سرجری ٹیم نے آپریشن شروع کیا۔ سرجری کے دوران ایک چھڑی کو ہٹاتے ہوئے مریض کا بلڈ پریشر اچانک گر گیا۔ ٹراما، اینستھیزیا، اور دیگر ماہرین کی ایک ٹیم نے فوراً حالات کو سنبھالا اور مریض کو مستحکم کیا۔ اس کے بعد ڈاکٹروں نے احتیاط سے چاروں سلاخوں کو ہٹا دیا اور مثانے کے تین سوراخوں، چھوٹی آنت کے کئی حصوں، معدہ، ڈائے فرام اور تلی کی کامیابی سے مرمت کی۔ حالت میں بہتری آ رہی ہے: آپریشن کے دوران، مریض کو تین یونٹ پیکڈ ریڈ بلڈ سیلز (PRBC) اور چار یونٹ تازہ منجمد پلازما (FFP) چڑھایا گیا۔ کامیاب سرجری کے بعد اسے آئی سی یو میں داخل کر دیا گیا۔ ڈاکٹروں کے مطابق اس کا بلڈ پریشر، نبض اور آکسیجن کی سطح اب نارمل ہے اور ان کی حالت میں بہتری آ رہی ہے۔ کے جی ایم یو اور چندرانی جین چیریٹیبل ٹرسٹ کے تعاون سے معاشی طور پر پسماندہ مریض کا مفت علاج کیا گیا۔

ٹیکہ کاری مہم میں بہرائچ کو ریاستی سطح کا اعزاز حاصل

بہرائچ:(نامہ نگار) مستقبل میں نوعمر بچیوں کو سروائیکل کینسر جیسی سنگین بیماری سے محفوظ رکھنے کے مقصد سے چلائی جارہی ایچ پی وی ویکسینیشن مہم میں شاندار کارکردگی پر بہرائچ کو ریاستی سطح پر اعزاز حاصل ہوا ہے۔ ضلع میں مہم کے مؤثر نفاذ، بہتر رابطہ کاری اور نمایاں کامیابیوں کے لیے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر آئی اے ایس سنیل دھنوتا کو اتر پردیش کی گورنر آنندی بین پٹیل نے ایس جی پی جی آئی کیمپس کے شروتی پریکشا گرہ میں منعقدہ تقریب میں توصیفی سند پیش کرکے اعزاز سے نوازا۔ اس موقع پر محکمہ طبی تعلیم کی منیجنگ ڈائریکٹر آئی اے ایس نہا شرما بھی موجود رہیں۔ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نے بتایا کہ یہ اعزاز محکمہ صحت، محکمہ تعلیم، محکمہ خواتین واطفال کی ترقی، محکمہ پنچایتی راج اور ضلعی انتظامیہ کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔

ضلع میں اسکولوں، آنگن واڑی مراکز اور کمیونٹی کی سطح پر وسیع پیمانے پر عوامی بیداری مہم چلائی گئی۔ والدین کے شکوک وشبہات کا ازالہ کیا گیا اور نوعمر بچیوں تک ویکسینیشن کی سہولت پہنچانے کے لیے خصوصی سیشن منعقد کیے گئے۔ چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر سنجے کمار نے بتایا کہ خواتین میں پائے جانے والے اہم

کینسروں میں سروائیکل کینسر ایک بڑی وجہ ہے اور اس کے تقریباً 99 فیصد معاملات میں ہیومن پیپلو ما وائرس (ایچ پی وی) کے انفیکشن کا کردار پایا جاتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ وائرس عام میل جول، ہاتھ ملانے، ساتھ بیٹھنے یا کھانا شیئر کرنے سے نہیں پھیلتا بلکہ جنسی تعلق کے دوران جلد اور مخاطی جھلیوں کے قریبی رابطے سے منتقل ہوتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایچ پی وی انفیکشن کے ابتدائی مرحلے میں عموماً کوئی علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔

زیادہ تر معاملات میں جسم کا مدافعتی نظام وائرس کو ختم کر دیتا ہے، لیکن بعض خواتین میں یہ انفیکشن طویل عرصے تک برقرار رہتا ہے۔ ایسے معاملات میں 10 سے 15 برس کے دوران رحم کے منہ کی خلیات میں آہستہ آہستہ تبدیلیاں آتی ہیں، جو بعد میں سروائیکل کینسر کی شکل اختیار کرسکتی ہیں۔ سی ایم او نے کہا کہ 9 سے 14 سال کی عمر میں ایچ پی وی ویکسین سب سے زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ اس عمر میں ویکسین لگوانے سے جسم میں وائرس کے خلاف مضبوط قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے، جس سے مستقبل میں سروائیکل کینسر کا خطرہ نمایاں طور پر کم ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ویکسین مکمل طور پر محفوظ اور مؤثر ہے اور اس کے بارے میں پھیلائی جانے والی افواہوں کی کوئی سائنسی بنیاد نہیں ہے۔

ڈی ایچ ای آئی او برجیش سنگھ نے بتایا کہ 13 جولائی 2026 تک ضلع میں 2,508 خصوصی ویکسینیشن سیشن منعقد کیے گئے۔ 41,723 مستحق نوعمر بچیوں کے ہدف کے مقابلے میں 7,814 بچیوں کو ایچ پی وی ویکسین لگائی گئی، جو مجموعی ہدف کا 18.73 فیصد ہے۔ مہم کے دوران محکمہ صحت کی ٹیموں، آشا کارکنان، اے این ایم، آنگن واڑی کارکنان اور اسکولوں کے تعاون سے بڑی تعداد میں نوعمر بچیوں کو ویکسینیشن سے جوڑا گیا۔ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سنیل دھنوتا نے تمام والدین سے اپیل کی ہے کہ وہ مقررہ عمر کی ہر نوعمر بچی کو بروقت ایچ پی وی ویکسین ضرور لگوائیں تاکہ اسے مستقبل میں سروائیکل کینسر جیسی مہلک بیماری سے محفوظ رکھا جاسکے۔

کانپور: جلوسِ محمدیؐ کے روٹ کا پہلا سروے مکمل

سڑکوں کی خستہ حالی، کھلے مین ہول اور لٹکتے تاروں پر جمعیۃ علماء کو تشویش

کانپور: جمعیۃ علماء اتر پردیش کے جنرل سکریٹری مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی کی خصوصی ہدایت پر آج صبح جمعیۃ علماء شہر کانپور کے ایک 10 رکنی نمائندہ وفد نے شہری صدر ڈاکٹر حلیم اللہ خاں کی قیادت میں تاریخی جلوسِ محمدی ﷺ کے روٹ کا پہلا تفصیلی سروے کیا۔ صبح 6 بجے سے شروع ہونے والے اس جائزے میں پریڈ گراؤنڈ سے تکیہ پوروہ چوراہے تک کے

راستے کا باریک بینی سے معائنہ کیا گیا، جس میں روٹ کی ابتر صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔ پریڈ چوراہے سے نئی سڑک تک سڑکیں گڑھوں اور پانی سے بھری ہیں۔ سد بھاؤنا چوراہے سے بیچ باغ اور والیہ ہیلتھ سینٹر کے اطراف جاری کھدائی نے راستے کو انتہائی دشوار گزار بنا دیا ہے، جبکہ رحمانی مارکیٹ سے بابا سویٹ اور دیگر مقامات پر فوری پیچ ورک کی ضرورت ہے۔ چڑا منڈی اور کنگھی محال کے علاقوں میں ننگے لٹکتے تار، طلاق محل میں ٹرانسفارمر کی ٹوٹی جالی اور نشتر چوراہاو تکیہ پوروہ کے عین وسط میں کھلے ہوئے مین ہول (چیمبر) کسی بھی بڑے حادثے کا سبب بن سکتے ہیں۔ مینا الیکٹرانک کے پاس، طلاق محل اور خصوصاً مسجد گھڑی والی کے موڑ پر غلاظت اور بدبو کا شدید غلبہ ہے۔ نیز، گلاب کھوی مسجد کے نیچے چائے کی بھٹیوں جیسی عارضی رکاوٹوں کو جلوس سے قبل ہٹانا ناگزیر ہے۔ البتہ نوین مارکیٹ میں دعاء کا مقام تسلی بخش پایا گیا۔ جمعیۃ علماء شہر کانپور کے ذمہ داران نے ضلع انتظامیہ، نگر نگم، اور بجلی محکمہ (کیسکو) سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ جلوسِ محمدی ﷺ کی حساسیت اور عقیدت مندوں کے ہجوم کے پیشِ نظر ان تمام خامیوں کو ترجیحی اور ہنگامی بنیادوں پر دور کیا جائے۔ ان تمام مسائل کی تحریری رپورٹ متعلقہ محکموں کو ارسال کی جا رہی ہے تاکہ بروقت کارروائی کو یقینی بنایا جا سکے۔ آج کے اس اہم سروے میں ڈاکٹر حلیم اللہ خاں کے ہمراہ مولانا انصار احمد جامعی، مفتی اظہار مکرم قاسمی قاری مجیب اللہ عرفانی، شارق نواب، مولانا عقیل احمد جامعی، مولانا محمد سعد خاں ندوی، حافظ محمد سلمان جامعی، اور مولانا محمد سعود جامعی، شامل رہے۔ بقیہ روٹ کا سروے اگلے مرحلے میں مکمل کیا جائے گا۔

لکھنؤ: دینیات مکتب دار حرم کی تقریب تقسیم انعامات میں مہمان خصوصی خان محمد امان اللہ کو قاری سراج العارفین انجم ندوی کے بدست اعزاز سے نوازا گیا۔

سالانہ مجلس عزا آج

لکھنؤ:(نامہ نگار) گزشتہ سال کی طرح امسال بھی بتاریخ 17 جولائی مطابق 2 سفر، بروز جمعہ، بوقت 9 بجے شب میں، بمقام (4th فلور عالیہ اپارٹمنٹ منصور نگر) میں، ایک مجلس عزا منعقد ہوگی۔ جس مجلس کو خطیب اہلبیت عالیجناب مولانا مرزا عمران حیدر خطاب فرمائیں گے۔ مجلس میں تمام مومنین سے شرکت کی گزارش ہے۔ یہ اطلاع سید اسرار حسین عابدی عرف پپو بھائی کی جانب سے دی گئی ہے۔

مشاورتی جلسہ آج

لکھنؤ: ظفریاب جیلانی میموریل سوسائٹی کے زیر اہتمام 54 ویں جشن رحمت اللعالمین ﷺ کے انعقاد کی تیاریوں کے سلسلہ میں ایک مشاورتی جلسہ ۱۷ جولائی بروز جمعہ بوقت شام 7:30 بجے اسلامیہ کالج، لال باغ، لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ آپ سے شرکت کی پرخلوص گذارش ہے۔

انجمن قمر بنی ہاشم کی شب بیداری کا دوسرا دور مکمل

لکھنؤ: انجمن قمر بنی ہاشم کا طرحی شب بیداری کا آغاز اندرون درگاہ حضرت عباس میں ۲۹ محرم سے شروع ہوا۔ ۲۹ محرم کی شب بیداری میں شب بھر جن انجمنوں نے طرحی سلام پیش کیا وہ حسب ذیل ہیں انجمن حسینیہ قدیم، انجمن غلامان حسین، انجمن شمشیر حیدری، انجمن نور حسینی، انجمن جلاالایمان، انجمن گلدستہ حیدری نے صبح فجر کی نماز تک اپنے اپنے طرحی سلام پیش کیے۔ یکم صفر کی دوسری شب کی مدعو انجمنیں حسب ذیل ہیں انجمن چشمۂ کوثر، انجمن نیر الاسلام، انجمن شبریہ، انجمن رضائے حسین، انجمن معراج الاسلام، انجمن گلدستۂ اسلام جنہوں نے اپنا طرحی کلام دوسری شب میں پیش کیا۔ یہ اطلاع انجمن کے سکریٹری نشر واشاعت محمد اطہر نے دی ہے۔

جوہر یونیورسٹی کے خلاف انہدامی کارروائی فوری طور پر روکی جائے

طلباء کے مستقبل سے کھلواڑ ہرگز قابلِ قبول نہیں: ڈاکٹر محمد متین خان/ نظام الدین خان

لکھنؤ: انڈین یونین مسلم لیگ (IUML)، اتر پردیش کے ریاستی صدر ڈاکٹر محمد متین خان نے آج محترمہ صدر جمہوریہ ہند کے نام ایک یادداشت (میمورنڈم) ارسال کرتے ہوئے محمد علی جوہر یونیورسٹی، رام پور کے خلاف مجوزہ انہدامی کارروائی کو فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ یادداشت میں کہا گیا ہے کہ یہ معاملہ صرف عمارت یا انتظامی کارروائی تک محدود نہیں، بلکہ ہزاروں طلبہ و طالبات کی تعلیم، ان کے روشن مستقبل اور تعلیم کے آئینی حق سے براہِ

راست متعلق ہے۔ اگر یونیورسٹی کے احاطے میں کسی قسم کی قانونی یا تکنیکی کمی موجود ہے تو اس کا حل قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ریگولرائزیشن یا دیگر قانونی طریقۂ کار کے ذریعے نکالا جانا چاہیے۔ کسی بھی صورت میں ایسی کارروائی نہیں ہونی چاہیے جس سے طلبہ کی تعلیم متاثر ہو اور ان کے مستقبل پر منفی اثرات مرتب ہوں۔ ڈاکٹر محمد متین خان نے کہا کہ تعلیمی اداروں کا تحفظ حکومت اور معاشرے دونوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ کسی بھی انتظامی کارروائی کے دوران یہ یقینی بنایا جانا چاہیے کہ بے قصور طلبہ وطالبات کے مفادات متاثر نہ ہوں اور ان کی تعلیم بلارکاوٹ جاری رہے۔ انہوں نے محترمہ صدر جمہوریہ سے اپیل کی کہ وہ اس پورے معاملے میں مداخلت فرماتے ہوئے متعلقہ حکام کو مجوزہ انہدامی کارروائی فوری طور پر روکنے، معاملے کا غیر جانبدارانہ جائزہ لینے اور قانون کے مطابق مناسب حل کو یقینی بنانے کی ہدایت جاری کریں، تاکہ طلبہ کا مستقبل محفوظ رہ سکے۔

سوشل ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا (ایس ڈی پی آئی) اتر پردیش کے ریاستی صدر نظام الدین خان نے رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی جانب سے محمد علی جوہر یونیورسٹی کے خلاف جاری انہدامی کارروائی پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے سیاسی انتقام پر مبنی قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محمد علی جوہر یونیورسٹی کے خلاف کارروائی صرف اس لیے کی جا رہی ہے کیونکہ اس کا نام سینئر سیاسی رہنما اعظم خان سے وابستہ ہے۔ اگر عمارتوں کے نقشوں یا تعمیرات سے متعلق کوئی تکنیکی یا انتظامی اعتراض ہے تو حکومت کے پاس کمپاؤنڈنگ فیس وصول کرکے اور مقررہ جرمانہ عائد کرکے انہیں قانونی دائرے میں لانے کا اختیار موجود ہے۔ ایسے معاملات میں انہدامی کارروائی آخری راستہ ہونا چاہیے، نہ کہ پہلا۔ نظام الدین خان نے کہا کہ ایک ایسے تعلیمی ادارے کو، جہاں ہزاروں طلبہ وطالبات کا مستقبل وابستہ ہو، مسمار کرنا نہ تعلیم کے مفاد میں ہے اور نہ ہی معاشرے کے۔ اگر کسی قسم کی بے ضابطگی موجود ہے تو اسے قانونی طریقۂ کار کے تحت دور کیا جانا چاہیے، نہ کہ علم کے اس مرکز کو منہدم کرکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اتر پردیش میں ہزاروں کثیر منزلہ عمارتیں ایسی ہیں جن کے نقشے منظور شدہ نہیں ہیں یا جن میں تعمیراتی ضابطوں سے متعلق مختلف بے ضابطگیاں موجود ہیں۔ اگر حکومت کا مقصد واقعی قانون کا یکساں نفاذ ہے تو کیا ان تمام عمارتوں کے خلاف بھی اسی طرح بلڈوزر کارروائی کی جائے گی؟ قانون کا اطلاق سب پر یکساں ہونا چاہیے اور اسے کسی خاص فرد یا ادارے کو نشانہ بنانے کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ ایس ڈی پی آئی اتر پردیش نے الٰہ آباد ہائی کورٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس معاملے کا از خود نوٹس لیتے ہوئے رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی جانب سے محمد علی جوہر یونیورسٹی کی عمارتوں کو منہدم کرنے کی کارروائی پر فوری روک لگانے کا حکم صادر کرے، تاکہ اس معاملے کا منصفانہ اور غیر جانبدارانہ عدالتی طریقے سے فیصلہ ہو سکے۔

شجرکاری کی اہمیت اور ذمہ داری پر غور وفکر کی ضرورت

علی گڑھ (ڈاکٹر شجاعت حسین): علم وادب کا شہر اور اس کا دھڑکتا دل، فرینڈز کالونی، سول لائنز میں واقع فرینڈز کالونی پارک میں شجرکاری کی گئی۔ کثرت سے وابستہ جیم ٹولز اور تزئین وآرائش کے کاموں کے نقشہ وتخمینہ کے لیے کارپوریشن کے عہدیداروں نے وزٹ کیا۔ اس موقع پر میونسپل کونسلر، محترم ندیم خان صاحب، نگر نگم کے انجینئر ششم بوکرے صاحب، نگر نگم کے سپروائزر عالم صاحب اور محترم ڈاکٹر شجاعت حسین صاحب نے شرکت کی۔ شجرکاری، جسمانی کثرت، اور ہرے بھرے پارک کی اہمیت، ضرورت اور زمہ داری پر

شرکاء کی توجہ مبذول کراتے ہوئے ڈاکٹر شجاعت حسین نے کہا کہ جس طرح سے ہم اپنے گھروں کی حفاظت کرتے ہیں کہیں اس سے زیادہ اپنی کالونی کے پارک کے پودوں، کثرت کی مشین اور پارک کی حفاظت ضروری ہے اور کالونی کے مکین اپنی زمہ داری نبھائیں ورنہ تاریخ میں انھیں غیر زمہ دار زمرہ میں دیکھا جائے گا۔ آج جو معزز شخصیات موجود ہیں وہ اپنی زمہ داری کو شدت سے احساس کرتے ہیں۔ میونسپل کونسلر ندیم خان صاحب نے کہا کہ اللہ تعالی نے شجرکاری کی اہمیت اور ضرورت کا ذکر قرآن کریم میں چودہ سو سال قبل ہی کر دیا تھا۔ قرآن مجید میں مختلف حوالے سے مختلف شجر کا ذکر کر دیا تھا۔ آپ لوگ ان پودوں کی حفاظت کریں۔ آقا دو جہاں ص کی حدیث پاک کو یاد دلاتے ہوئے کہا "جو شخص درخت لگائے اس کے بعد اس کی نگہداشت، حفاظت اور نگرانی کرکے مکمل درخت کی صورت میں بڑا کر دے تو اس کے لیے اجر کثیر ہے اور یہ صدقۂ جاریہ بن جاتا ہے۔ علی گڑھ نگر نگم کے انجینئر ششم بوکرے صاحب نے کہا کہ پارک میں پودوں کی ہریالی، ورزش کے ٹولز سے سجا اور پارک کی خوبصورتی ڈاکٹر شجاعت صاحب کی محنت اور لگن کے نتیجے ہیں۔ شجاعت صاحب کی درخواست کو منظور کرلی گئی اور عملدرآمد ہوتے ہوئے تزئین وآرائش کے کام بہت جلد شروع ہونے جا رہے ہیں۔ ان کی شخصیت قابل ذکر و ستائش ہیں۔ علی گڑھ نگر نگم کے سپروائزر عالم صاحب نے کہا کہ کالونی کے ہر فرد کی زمہ داری ہے کہ پودوں کی حفاظت کرے۔ پارک میں شجرکاری، اس کی نگہبانی اور تعاون کرنا ہر ایک ذی شعور وذی عقل کا فریضہ ہے۔ آج کے پروگرام کا انعقاد واہتمام ڈاکٹر شجاعت حسین صاحب نے کیا۔ آپ نے سبھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

خادمِ قوم چودھری حاجی انصار قریشی کی یاد میں تعزیتی واعزازی تقریب

لکھنؤ: قریشی برادرس کے زیرِ اہتمام آل انڈیا جمعۃ القریش کے ضلعی صدر محمد شہزاد قریشی کے دفتر میں خادم قوم مرحوم چودھری حاجی انصار قریشی کی یاد میں ایک باوقار تعزیتی واعزازی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب میں مختلف سماجی، صحافتی اور عوامی شخصیات نے شرکت کی اور مرحوم کی قومی، سماجی اور

فلاحی خدمات کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔ تقریب کی صدارت مرحوم حاجی انصار کے بڑے بیٹے حاجی عمران قریشی نے کی جبکہ نظامت کے فرائض محمد شہزاد قریشی نے انجام دیے۔ حافظ امیر احمد نے کہا کہ مرحوم چودھری حاجی انصار قریشی نے اپنی پوری زندگی سماج، قوم اور ضرورت مند افراد کی خدمت میں گزاری۔ ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور وہ نئی نسل کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ اس موقع پر صحافت کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے والی متعدد ممتاز شخصیات کو "خادم قوم چودھری حاجی انصار قریشی ایوارڈ" سے نوازا گیا۔ جن میں عزیز صدیقی (قومی صدر، پرنٹ میڈیا ورکنگ جرنلسٹ ایسوسی ایشن آف انڈیا، اتر پردیش)، شہنشاہ حسین (ایڈیٹر، نیوز الیون)، معید خان (چیف بیورو، ہندوستان نیوز)، جاوید غوری (دوردرشن آرٹسٹ و سنگر)، پرویز اختر (منظور شدہ صحافی)، آفاق منصوری (صحافی، عام پبلش)، محمد عالم (چیف بیورو، منصف ٹی وی)، فیض احمد (ایڈیٹر، سواد ایکسپریس نیوز)، عبدالوحید (جنرل سکریٹری، اتر پردیش ڈسٹرکٹ ایکریڈیٹڈ جرنلسٹ ایسوسی ایشن)، شہاب الدین قریشی (صدر، قریشی برادرس) سمیت دیگر معزز شخصیات شامل تھیں۔

اقتدار میں حصہ داری کے بغیر مسلمانوں کے مسائل کا تصفیہ ممکن نہیں: ڈاکٹر ایوب سرجن

سنت کبیر نگر (پریس ریلیز): آزادی کے بعد اگر مسلمانوں نے شرائط وحصہ داری کی بنیاد پر سیاسی پارٹیوں کے ساتھ سمجھوتہ کر حمایت کی ہوتی تو شائد جو آزادی کے بعد سے آج وہ دلتوں سے ابتر ہیں، نہ ہوتے، اور اقتدار میں حصہ داری سے ان کے حالات بہتر ہوتے، مگر آر ایس ایس کے خوف نے انہیں مبینہ سیکولر پارٹیوں کے سیاسی غلام کے زمرے میں کھڑا کر دیا ہے، جبکہ کانگریس، سماجوادی پارٹی و بی ایس پی نے بھی وہی کردار ادا کیا، جو آر ایس ایس و بی جے پی کرتی ہے۔ اقتدار میں حصہ داری کے لئے مسلمانوں کو اب اپنے دشمنوں سے بھی سمجھوتہ کرنا پڑے تو تاخیر نہیں کرنا چاہیے۔ پیس پارٹی کے قومی صدر ڈاکٹر ایوب سرجن نے مسلمانوں کی اقتدار میں حصہ داری پر تبصرہ کرتے ہوئے مذکورہ خیالات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر ایوب سرجن نے کہا کہ مسلم سماج کو اپنی کامیابی کے لئے اب بی جے پی کے خوف سے مبینہ سیکولر پارٹیوں کے پیچھے بھاگنے کے برعکس اب حکمت عملی کے ساتھ پیس پارٹی کے پرچم کے نیچے جمع ہوکر آئندہ اسمبلی انتخاب میں اقتدار کی چابی حاصل کرنی ہوگی، تاکہ اقتدار میں حصہ داری کو یقینی بنایا جا سکے۔

منظّم مکاتب کا قیام وقت کی اہم ضرورت: غیاث احمد قاسمی

جمعیۃ علماء ضلع لکھنؤ کا ایک روزہ تعمیری وتربیتی پروگرام اختتام پذیر

لکھنؤ: جمعیۃ علماء ضلع لکھنؤ کے زیر اہتمام ایک روزہ تعمیری وتربیتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا جسکی پہلی نشست کی صدارت ضلع صدر مولانا غیاث احمد قاسمی نے کیا اور دوسری نشست کی صدارت کے فرائض دارالعلوم ندوۃ العلماء کے استاذ مولانا محمد طہٰ اطہر ندوی نے انجام دئے۔ مہمان خصوصی کے طور پر جمعیۃ علماء اترپردیش کے خازن سید حسین ہاشمی اور صوبائی مجلس عاملہ کے رکن مولانا سید احمد حاطب نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز مولانا محمد صابر نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ جمعیۃ علماء کا نظریہ اور تعارف پیش کرتے ہوئے مولانا سید احمد حاطب قاسمی نے کہا کہ آج ہماری قوم میں جس تیزی سے بدعقیدگی اور ارتداد پھیل رہا ہے وہ انتہائی تشویش کا باعث ہے اور اسکی بنیادی وجوہات پر غور کرکے اگر ہم نے ضروری اقدامات نہ کئے تو آنے والی نسل کے ایمان کی حفاظت بہت مشکل ہو جائے گی۔ اصلاح باطن اور تزکیہ نفس کے عنوان پر خطاب کرتے ہوئے مولانا راشد وحید قاسمی نے کہا کہ جس طرح ہم اپنے کی طہارت کی فکر کرتے ہیں اسی طرح ہم کو اپنے باطن کی طہارت کی بھی فکر کرنی چاہئے۔ مولانا محمد اسلم ندوی نے مثالی مسجد عنوان پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر علاقہ کی مسجد کو ہمیں مرکزی حیثیت دے کر اس کا مکمل استعمال کرنا چاہئے۔ اپنے صدارتی خطاب میں ضلع صدر مولانا غیاث احمد قاسمی نے کہا کہ مساجد اور دیگر مقامات پر مکاتب کا منظم قیام وقت کی اہم ضرورت ہے کیونکہ مکاتب ہی موجودہ نسل کے ایمان و عقائد کی حفاظت کا اہم ذریعہ ہیں۔ دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ہند کے ناظم مولانا محمد شعیب قاسمی نے کہا کہ مکاتب کے مدرسین اور معلمین کی تربیت کی بہت ضرورت ہے تاکہ ان کی خفیہ صلاحیتوں کو اجاگر کرکے ان کے اندر اعتماد پیدا کیا جاسکے۔ مولانا محمد شعیب قاسمی نے مزید کہا کہ مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری استاذ حدیث دارالعلوم

دیوبند کی سرپرستی میں جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے دینی تعلیمی بورڈ کے قیام کے اثرات پورے ملک میں نظر آرہے ہیں۔ صوبائی جمعیۃ کی جانب سے شریک مولانا ابوفضیل اور مولانا فضل رحیم نے پرزنٹیشن کے ذریعہ جمعیۃ علماء ہند کی جانب چلائے جارہے پروگراموں کو شرکاء کے سامنے بہت سلیقہ اور مؤثر انداز میں پیش کیا۔ ضلع جنرل سکریٹری مولانا عبداللہ بخاری نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

اولیاءِ کرام کی صحبت ایمان کو تازگی بخشتی ہے

آل انڈیا تنظیم اہلسنت کے قومی جنرل سکریٹری قاری شمس تبریز کی بارگاہ مخدوم میں حاضری

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) آل انڈیا تنظیم اہلسنت کے قومی صدر اور مدرسہ شیخ العالم صابریہ چشتیہ لکھنؤ کے رئیس الاساتذہ حضرت قاری شمس تبریز واسطی اپنی تنظیم سے وابستہ علماء وسماجی کارکنان کے ساتھ تارک السلطنت حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمۃ والرضوان کے مزار پرانوار پر حاضری دی اور فیوض وبرکات سے مستفید ہوئے اس کے بعد درگاہ مخدوم ملت کچھوچھہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین سے ان کے دولت کدہ حاضری دی دست بوسی کے بعد ان سے خوب خوب دعائیں لیں کچھوچھہ شریف سے واپسی پر قاری شمس تبریز واسطی نے نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کے ولیوں کی شان اور مخدوم جہانگیر سمنانی ثم کچھوچھوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا فیضان روحانیت اسلام کی ترویج واشاعت کا ایک روشن باب

ہے۔ آپ کی مقدس تعلیمات نے معاشرے کو اخلاقی وروحانی بلندیوں سے ہمکنار کیا اور آج بھی ان کی خدمات امت مسلمہ کے لیے مشعل راہ ہیں۔ قاری شمس تبریز واسطی نے کہا کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں اولیاء اللہ وہ برگزیدہ ہستیاں ہیں جن کے دل اللہ کی محبت اور ذکر سے منور ہوتے ہیں انہوں نے کہا کہ سورہ یونس میں ارشاد باری تعالی ہے کہ "خبردار! جو اللہ کے دوست (ولی) ہیں ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ قاری شمس تبریز واسطی نے کہا کہ اولیاء کرام کی صحبت ایمان کو تازگی بخشتی ہے اور ان کی تعلیمات عشقِ رسولؐ اور شریعتِ مطہرہ پر عمل پیرا ہونے کا درس دیتی ہیں۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جن کے ذریعے دین کی حفاظت اور اشاعت کا کام لیا جاتا ہے۔ قاری واسطی نے کہا کہ کچھوچھہ شریف امبیڈکر نگر، اتر پردیش کا شمار برصغیر کے عظیم ترین روحانی مراکز میں ہوتا ہے۔ غوث العالم مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ سلسلہ اشرفیہ کے بانی ہیں آپ ایران کے شہر سمنان کی حکمرانی چھوڑ کر تصوف اور اشاعتِ اسلام کا راستہ چنا۔ آپ کی تصنیفات اور روحانی تعلیمات نے لاکھوں انسانوں کو ہدایت کے راستے پر گامزن کیا۔ قاری شمس تبریز واسطی نے کہا کہ دور حاضر میں شہزادہ مخدوم ملت حضرت علامہ سید محمد اشرف کچھوچھوی بانی و صدر آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ خانوادہ اشرفیہ کے عظیم چشم و چراغ ہیں۔ آپ نے جدید دور میں صوفی سنی مسلمانوں کی سماجی اور فلاحی بیداری کے لیے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں اور صوفی ازم کے پیغام محبت وامن کو عام کرنے میں اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ اخیر میں قاری واسطی نے کہا کہ اولیاء کرام رحمہم اللہ کی شان اللہ عزوجل کے محبوب بندوں سے محبت وعقیدت کا تعلق قائم رکھتی ہے ان کے نقش قدم پر چلنا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے۔ قاری شمس تبریز واسطی کے ساتھ مولانا حبیب عالم مصباحی، انجنیر محبوب عالم صدیقی اور حافظ عطاء المصطفیٰ کے علاوہ دیگر لوگ شامل تھے۔

سابق اسیرہ ڈاکٹر شیماء ابو غالی کی فلسطینی اتھارٹی کی جیلوں سے رہائی کا مطالبہ

غزہ: فلسطینی سیاسی قیدیوں کے اہل خانہ کی کمیٹی نے غرب اردن کے شمالی شہر جنین میں سکیورٹی کمیٹی کی جانب سے سابق اسیرہ اور ڈاکٹر شیماء ابراہیم اسماعیل ابو غالی کی سیاسی بنیادوں پر گرفتاری کی شدید مذمت کی ہے۔ کمیٹی نے اس واقعے کو ان کی آزادی پر حملہ اور اسیروں، خواتین اسیروں اور شہداء کے خاندانوں کی قربانیوں پر ایک خنجر قرار دیا ہے۔

جمعرات کے روز جاری کردہ ایک بیان میں کمیٹی نے کہا کہ شیماء ابو غالی کی گرفتاری، جو کہ ایک سابق اسیرہ ہیں اور جنہیں صہیونی جیلوں سے رہا ہوئے ابھی صرف تین ماہ ہی گزرے تھے، ایک ایسا افسوسناک عمل ہے جسے ہر قومی اور اخلاقی معیار کے تحت ناقابل قبول اور قابل مذمت قرار دیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ اسیری کے تجربے اور فلسطینی خواتین کی قابض فوج کے خلاف دی گئی قربانیوں کی توہین ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ یہ جرم اس وقت اور سنگین ہو جاتا ہے جب جنین کی مجسٹریٹ کورٹ نے اس غیر منصفانہ حراست کو ختم کرنے اور انہیں فوری رہا کرنے کے بجائے ان کی حراست میں مزید 15 دن کی توسیع کر دی۔ کمیٹی نے نشاندہی کی کہ شیماء ایک شہید کی بیٹی ہیں، اس لیے ان کی مسلسل حراست شہداء کے تقدس، ان کے خاندانوں کے دکھ اور ہمارے عوام کی قربانیوں کا کھلا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ کمیٹی نے اس بات پر زور دیا کہ صہیونی جیلوں سے رہائی کے صرف تین ماہ بعد ہی ایک سابق اسیرہ کو دوبارہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیلنا ایک خطرناک قومی اور اخلاقی زوال کی علامت ہے۔ یہ ہر اسیر، ہر شہید کے خاندان اور ہر اسیر کے خاندان کے لیے ایک صدمے کا پیغام ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ صہیونی جیلوں سے رہائی کے بعد بھی ان کا پیچھا اور مشکلات ختم نہیں ہوں گی۔

کمیٹی نے ڈاکٹر شیماء ابو غالی کی فوری اور غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کیا ہے اور ان کی گرفتاری اور حراست کے ذمہ داروں کو ان کی جسمانی اور نفسیاتی سلامتی کے ساتھ ساتھ حراست کے دوران پہنچنے والے کسی بھی نقصان کا مکمل ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔

کمیٹی نے انسانی حقوق اور قانونی اداروں، قومی و سماجی قوتوں، ڈاکٹرز اور ڈینٹسٹ یونین، نیز اسیروں اور شہداء کے خاندانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس گرفتاری کے خلاف واضح اور فوری موقف اختیار کریں اور ایک ایسی سابقہ اسیر کے تعاقب کے خلاف خاموش رہنے سے انکار کریں جس نے ابھی صہیونی جیلوں سے رہائی کے بعد سکھ کا سانس بھی نہ لیا تھا۔

”اسیرات کے کمروں سے قرآن مجید چھین لیے گئے“
بدنام زمانہ دامون زندان میں فلسطینی خواتین پر مظالم

غزہ: انسانی حقوق کے ذرائع نے الخلیل کے شمال میں واقع قصبے بیت امر سے تعلق رکھنے والی 23 سالہ اسیرہ اور نرس شہد محمد احمد عادی کی جانب سے ایک انتہائی تکلیف دہ اور ہولناک گواہی نقل کی ہے۔ یہ گواہی دامون عقوبت خانے میں قید فلسطینی خواتین کے خلاف قابض اسرائیل کی جیل انتظامیہ کی انتقامی کارروائیوں اور غیر انسانی خلاف ورزیوں کی شدت کو بے نقاب کرتی ہے، جو اب قرآن مجید کو ضبط کرنے، وحشیانہ جسمانی تشدد اور پولیس کتوں کے ذریعے خوف و ہراس پھیلانے کی حد تک پہنچ چکی ہے۔

گواہی کا آغاز اس ملاقات کی تفصیلات سے ہوتا ہے جو آج اس اسیرہ کے ساتھ ہوئی، جنہیں گذشتہ 25 مارچ کو گرفتار کیا گیا تھا۔ انہوں نے ملاقات کے لمحے کا ہولناک منظر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ایک اسیرہ کو سیاہ رنگ کے استعمال شدہ پلاسٹک کے کچرے والے تھیلے سے آنکھوں پر پٹی باندھ کر لایا گیا اور دوسری کو ایک ایسے پرانے میڈیکل ماسک کے ساتھ لایا گیا جسے درجنوں بار استعمال کیا جا چکا تھا۔ یہ تذلیل آمیز سلوک اس بات کا عکاس ہے کہ قابض اسرائیل فلسطینی اسیر خواتین کی عزت نفس کو جان بوجھ کر نشانہ بنا رہا ہے۔

حالیہ انتقامی اقدامات کی تفصیلات بتاتے ہوئے اسیرہ شہد نے بتایا کہ پرسوں آدھی رات کو جب وہ تہجد کی نماز ادا کر رہی تھیں تو قابض اسرائیلی فوج نے ان کے کمروں (6، 7 اور 8) پر دھاوا بول دیا۔ انہوں نے اسیر خواتین کی آنکھوں پر پٹیاں باندھیں اور انہیں تذلیل آمیز انداز میں زمین پر لٹا دیا۔ اس کے بعد کمروں سے قرآن مجید چھین لیے گئے۔ یہ قدم اس لیے اٹھایا گیا تاکہ اسیر خواتین کو قید کے دوران ان کے بنیادی مذہبی اور روحانی حقوق سے محروم کیا جا سکے۔

اسیرہ نے اپنی گرفتاری کی پہلی رات سے جاری مسلسل تکالیف کو یاد کرتے ہوئے بتایا کہ انہیں 'صوریف'، 'جبع' اور 'بیت شیمش' کے کیمپوں میں دیگر قیدیوں کے ہمراہ شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ وہاں سے انہیں 'شارون' جیل منتقل کیا گیا جہاں انتہائی سرد موسم کے باوجود انہیں اپنی عبایا اتارنے پر مجبور کیا گیا اور اسرائیلی فوجی خواتین کی جانب سے تذلیل آمیز سلوک کیا گیا۔

اسیرہ شہد نے دامون عقوبت خانے کے کمروں میں بگڑتی ہوئی رہائشی صورتحال کے بارے میں بھی بتایا۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو موسم گرما کے مناسب کپڑوں سے محروم رکھا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے ان میں جلد کی بیماریاں پھیل رہی ہیں اور انہیں کوئی طبی سہولت میسر نہیں ہے۔ اس کے علاوہ شیریں، نداء اور آیہ جیسی دیگر اسیر خواتین کو بھی من مانی تنہائی میں رکھا جا رہا ہے۔

اسیرہ نے تلخی کے ساتھ اس بڑی مہم کا ذکر کیا جو 13 مئی کو اسیر خواتین کے خلاف چلائی گئی تھی۔ انہوں نے اسے ایک ایسا خواب قرار دیا جو آج بھی انہیں اور ان کے کمرے کی ساتھیوں کو ستاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سپاہیوں نے پولیس کتوں اور ساؤنڈ بموں کے ساتھ سیکشنز پر دھاوا بولا، ان کے سروں پر براہ راست اسلحہ تان کر دھمکیاں دیں اور اس دوران سپاہی ان کا مذاق اڑاتے رہے۔

شہد نے تصدیق کی کہ یہ حرکتیں اب تقریباً معمول بن چکی ہیں، جہاں آدھی رات کو خواتین پر کتے چھوڑے جاتے ہیں تاکہ ان کے دلوں میں خوف اور دہشت پیدا کی جا سکے۔

جیل کی تاریکی اور جلاد کی سفاکیت بھی اسیرہ شہد کو اپنے خاندان اور رشتہ داروں کے لیے محبت اور امید کا پیغام بھیجنے سے نہ روک سکی۔ انہوں نے اپنے بلند حوصلے اور اچھی صحت کا اظہار کرتے ہوئے اسراء اور ایہم کو حمل کے موقع پر خاص دعائیں اور مبارکباد بھیجی۔ انہوں نے شدت سے 'میس' کی پیدائش کے بارے میں پوچھا اور خاندان کے ان تمام بچوں کو چومنے اور ان کی تصاویر بھیجنے کی وصیت کی جنہیں وہ جلد ہی آزادی کی فضا میں گلے لگانے کی منتظر ہیں۔ یہ آزادی وہ ہے جس کی امید میں وہ اور فلسطین کی تمام حریت پسند خواتین زندہ ہیں۔

قابض اسرائیل جنگ بندی معاہدے سے انکاری، غزہ میں قتل و غارت گری کا سلسلہ جاری: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے اس بات پر زور دیا ہے کہ قابض اسرائیل جنگ بندی معاہدے سے مکمل طور پر انکاری ہے اور غزہ کی پٹی میں جنگ اور محاصرے کے ذریعے اپنی مرضی مسلط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

حماس نے ایک پریس بیان میں کہا کہ قابض دشمن غزہ کے مختلف علاقوں میں اپنی وحشیانہ جارحیت جاری رکھے ہوئے ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ قابض دشمن کی تازہ ترین سفاکیت کے نتیجے میں کم از کم پانچ شہری شہید اور درجنوں زخمی ہوئے ہیں۔ یہ منظر ایک بار پھر جاری نسل کشی کی وحشت ناک تصویر پیش کرتا ہے۔

اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے ثالثوں اور معاہدے کی ضمانت دینے والے ممالک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فلسطینی عوام کے خلاف جاری ان روزمرہ کے قتل عام کو روکنے کے لیے اپنی قانونی اور سیاسی ذمہ داریوں کے تحت فوری قدم اٹھائیں۔ جماعت نے مطالبہ کیا کہ جنگی مجرم بنجمن نیتن یاہو کی حکومت کو معاہدے کے تحت کیے گئے وعدوں کا پابند بنایا جائے۔

حماس نے دنیا بھر کے آزاد انسانوں پر زور دیا ہے کہ وہ فلسطینی عوام اور ان کے منصفانہ نصب العین کی حمایت میں اپنی یکجہتی کی سرگرمیوں کو تیز کریں۔ تحریک نے مطالبہ کیا کہ قابض دشمن اور اس کے حامیوں پر دباؤ ڈالا جائے تاکہ اس صدی کے سب سے بڑے جرم کو روکا جا سکے اور دشمن کے خلاف مکمل بائیکاٹ نافذ کیا جائے تاکہ وہ فلسطینی عوام کے خلاف اپنے جاری جرائم اور جارحیت کی بھاری قیمت چکائے۔ واضح رہے کہ کے روز قابض صہیونی فوج کی جانب سے جنگ بندی کی مسلسل خلاف ورزی کرتے ہوئے غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں پر حملوں کے نتیجے میں پانچ فلسطینی شہری شہید ہوئے ہیں۔ فلسطینی وزارت صحت کے اعداد و شمار کے مطابق، دس اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے اب تک شہداء کی تعداد ایک ہزار ایک سو ستائیس تک پہنچ چکی ہے، جبکہ تین ہزار چھ سو سولہ افراد زخمی ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ آٹھ سو افراد کی لاشیں ملبے سے نکالی گئی ہیں۔ اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والی مجموعی جارحیت میں اب تک تقریباً تہتر ہزار دو سو پچاس فلسطینی شہید اور ایک لاکھ تہتر ہزار سات سو ستائیس افراد زخمی ہو چکے ہیں، جو اس جاری جارحیت کی بھاری انسانی قیمت کو ظاہر کرتے ہیں۔

گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران غزہ میں 4 افراد شہید، 28 زخمی

غزہ: غزہ کی پٹی میں وزارت صحت نے اطلاع دی ہے کہ صہیونی جارحیت کے تسلسل کے باعث گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ہسپتالوں میں 4 شہداء کی لاشیں اور 28 زخمی لائے گئے ہیں۔ وزارت کی جانب سے جمعرات کو جاری کردہ بیان میں وضاحت کی گئی ہے کہ شہداء میں سے تین حالیہ حملوں میں شہید ہوئے، جبکہ چوتھے شخص نے پہلے سے لگی گہری چوٹوں کی تاب نہ لاتے ہوئے دورانِ علاج دم توڑ دیا۔ وزارت نے اس بات پر زور دیا کہ ابھی بھی متعدد متاثرین ملبے تلے دبے ہوئے ہیں یا سڑکوں پر پڑے ہیں، تاہم مسلسل بمباری اور میدانی صورتحال کی سنگینی کے باعث ایمبولینس اور سول ڈیفنس کا عملہ ان تک پہنچنے سے قاصر ہے۔ بیان کے مطابق، 10 اکتوبر کو جنگ بندی کے اعلان کے بعد سے اب تک کل شہداء کی تعداد 127,1 اور زخمیوں کی تعداد 643,3 ہو گئی ہے، اس کے علاوہ 800 افراد کی لاشیں ملبے سے نکالی گئی ہیں۔ سات اکتوبر 2023 کو شروع ہونے والی جارحیت کے بعد سے اب تک کی مجموعی تعداد کے مطابق، 250,73 افراد شہید اور 751,173 زخمی ہو چکے ہیں۔

حماس کا مغربی کنارے میں آبادکاروں کی دہشت گردی کے خلاف ہر سطح پر مزاحمت کا مطالبہ

غزہ: فلسطینی تحریک مزاحمت 'حماس' نے مغربی کنارے میں بسنے والے فلسطینی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ آبادکاری کے نشانے پر موجود تمام دیہاتوں اور قصبوں میں بھرپور عوامی اجتماع کریں، میدان میں اپنی موجودگی کو یقینی بنائیں اور آبادکاروں کے حملوں اور ان کی دہشت گردی کا

ہر ممکن ذرائع سے مقابلہ کریں۔ حماس نے کہا کہ قابض فوج اور آبادکاروں کے منصوبوں کو ناکام بنانے، اور زمین پر قبضے اور جبری نقل مکانی کے عزائم کو شکست دینے کے لیے میدان میں نکلنا ضروری ہے۔ جمعرات کے روز اپنے بیان میں حماس کے رہنما عبدالرحمان شدید نے زور دیا کہ آبادکاروں کی دہشت گردی فلسطینی عوام کے حوصلے توڑنے یا انہیں ان کی زمین سے بے دخل کرنے میں کامیاب نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ مزاحمت اور اپنے اصولوں پر ثابت قدمی ہی جارحیت کے خلاف سب سے طاقتور ہتھیار ہے، جو قابض فوج کے انخلاء اور تمام آبادکاری و یہودیت کے منصوبوں کو ناکام بنانے تک جاری رہے گی۔ حماس کے رہنما نے واضح کیا کہ موجودہ مرحلہ قومی اتحاد اور مکمل الرٹ رہنے کا متقاضی ہے، کیونکہ مسلسل حملے اب کسی ایک مخصوص علاقے تک محدود نہیں رہے، بلکہ یہ ایک منظم منصوبہ بن چکا ہے جس کا مقصد جبری نقل مکانی کرانا، زمینوں پر قبضہ کرنا اور مغربی کنارے کے تمام علاقوں میں عوام کے حوصلوں اور استقامت کو توڑنا ہے۔ عبدالرحمن شدید نے ان دیہاتوں اور قصبوں کے عوام کی استقامت کو سراہا جو روزانہ کی بنیاد پر حملوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہوں نے آبادکاروں کا مقابلہ کرنے اور اپنی زمین و املاک کا دفاع کرنے والے شہریوں کے بہادرانہ کردار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ ثابت قدمی آبادکاری کے منصوبے کے خلاف دفاع کی پہلی لائن ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ دھمکیوں کا سامنا کرنے والے علاقوں میں عوامی تحفظ اور پہرے داری کی کمیٹیوں کو مزید فعال کیا جائے، ہدف بنائے گئے علاقوں کی مدد کی جائے، اور قومی و میدانی سرگرمیوں میں تیزی لائی جائے تاکہ شہریوں کی استقامت کو بڑھایا جا سکے اور قابض طاقت کے مذموم منصوبوں کو ناکام بنایا جا سکے۔

'خاندان اپنے پیاروں کے لیے تڑپتے ہیں مگر اسرائیل انہیں واپس غزہ آنے کی اجازت نہیں دیتا'

غزہ کے انسانی حقوق مرکز نے فلسطینی شہریوں کو غزہ کی پٹی میں واپس آنے سے روکنے کی قابض اسرائیلی حکام کی ظالمانہ پالیسی پر گہری تشویش اور برہمی کا اظہار کیا ہے۔ اس پابندی میں خواتین، بچے، مریض اور بوڑھے بھی شامل ہیں، جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ قابض طاقت فلسطینیوں کے اپنے وطن اور رہائش گاہوں پر واپس آنے کے حق کو محدود کرنے، خاندانی بکھراؤ کو گہرا کرنے اور جبری نقل مکانی کے حقائق مسلط کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

پابندی کا ظالمانہ طریقہ کار

مرکز نے جاری کردہ اپنے بیان میں بتایا کہ اسے حالیہ ہفتوں میں ایسی شہادتیں موصول ہوئی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیلی حکام "سکیورٹی مسترد" (Security Refusal) کا سہارا لے کر فلسطینیوں کو غزہ واپس آنے سے روک رہے ہیں۔ غزہ واپسی کا موجودہ طریقہ کار یہ ہے کہ فلسطینی قاہرہ میں فلسطینی سفارت خانے یا کسی نجی کوآرڈینیشن کمپنی کے پاس اپنے نام درج کرواتے ہیں، پھر یہ نام اسرائیلی حکام کو بھیجے جاتے ہیں جو کئی دن یا ہفتے لگا کر منظوری دیتے ہیں۔

بلاجواز پابندیاں

مرکز نے واضح کیا کہ منظوری نہ دینے کے فیصلے اکثر بلاجواز اور اچانک ہوتے ہیں، جن میں خواتین، بچوں اور بزرگوں کو بغیر کسی قانونی وجہ کے روکا جاتا ہے۔ یہ عمل حق واپسی کو ایک ایسے استحقاق میں بدل دیتا ہے جو مکمل طور پر قابض طاقت کی مرضی پر منحصر ہے۔ مرکز نے کئی ایسی خواتین کے کیسز دستاویزی شکل میں محفوظ کیے ہیں جو مہینوں اور سالوں سے اپنے شوہروں اور بچوں سے الگ بیرونِ ملک پھنس چکی ہیں، جبکہ مریض علاج کے بعد بھی وطن واپس آنے سے محروم ہیں۔

متاثرین کی دردناک کہانیاں

ایک 34 سالہ خاتون (م.م) نے بتایا کہ "میں علاج کے لیے گئی تھی، میرے بچے اور شوہر غزہ میں ہیں۔ اب واپسی کے لیے نام لکھوایا تو اچانک معلوم ہوا کہ میرا نام مسترد کر دیا گیا ہے۔ میں صدمے میں ہوں کہ میرے بچے دو سال سے میرا انتظار کر رہے ہیں"۔

عائشہ کی عمر 42 سال ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ "میں مہینوں سے اپنے خاندان سے دور ہوں۔ اپنے گھر واپس آنے کے لیے مجھے قابض دشمن کی اجازت کیوں درکار ہے؟ ہماری زندگیاں ایک ایسے فیصلے سے معلق ہیں جس کی وجہ ہمیں معلوم نہیں"۔

عبدالعزیز نے کہا کہ "میں علاج کے لیے نکلا تھا، اب واپسی پر قابض فوج نے انکار کر دیا ہے۔ میں اپنی تنہائی اور بچوں کی فکر میں گھل رہا ہوں، بس اپنے وطن واپس جانا چاہتا ہوں"۔

بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی

مرکز نے اس بات پر زور دیا کہ فلسطینیوں کی واپسی کو سکیورٹی چیکس سے مشروط کرنا بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ یہ اقدامات نہ صرف نقل و حرکت کی آزادی پر حملہ ہیں بلکہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے کنونشنز (جیسے کہ شہری و سیاسی حقوق کے بین الاقوامی عہد نامے کی شق 12/4) کی بھی صریح خلاف ورزی ہیں، جو کسی کو بھی اپنے ملک میں داخل ہونے کے حق سے محروم کرنے سے روکتی ہے۔ چوتھا جنیوا کنونشن بھی خاندانوں کو تقسیم کرنے اور جبری نقل مکانی کے اقدامات کو سختی سے منع کرتا ہے۔

عالمی برادری سے مطالبہ

غزہ انسانی حقوق مرکز نے اقوام متحدہ، ہلالِ احمر اور انسانی حقوق کے متعلقہ اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ

غزہ سے باہر پھنسے ہوئے تمام فلسطینیوں کی غیر مشروط واپسی کو یقینی بنایا جائے۔

اس ظالمانہ پابندی کی پالیسی کو فوری ختم کیا جائے۔

واپسی کے ایسے انسانی راستے قائم کیے جائیں جو انسانی وقار کا احترام کریں۔

بارڈر کراسنگ پر ہونے والی تذلیل، تشدد اور بھتہ خوری کے ذمہ داروں کا احتساب کیا جائے۔

مرکز نے اپنے بیان کے آخر میں کہا کہ وطن واپسی کا حق اور خاندانی وحدت ناقابلِ سمجھوتہ حقوق ہیں۔ واپسی سے روکنے کی کوئی بھی پالیسی جبری نقل مکانی مسلط کرنے اور فلسطینی آبادی کے ڈھانچے کو تبدیل کرنے کی سازش کا حصہ ہے، جسے روکنے کے لیے عالمی سطح پر فوری مداخلت ناگزیر ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔ 42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر وگروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای. میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+
قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعووں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔